رسمِ قرآنی

اور

اُصولِ کتابت



از:
مولانا محمد احمد مصباحی
ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

باہتمام:
مجلس برکات
الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسم قرآنی

اور اصول کتابت

—(از)—

مولانا محمد احمد مصباحی

ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

---: باہتمام :---

مجلس برکات

الجامعۃ الاشرفیہ - مبارک پور - اعظم گڑھ - یوپی

بار اول ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء — بار دوم ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء


فیضان
درس نظامی

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۷

کتاب : رسم قرآنی اور اصولِ کتابت

مصنف : مولانا محمد احمد مصباحی

کمپوزنگ : حافظ ملت انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹکنالوجی
الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

تصحیح : مولانا سید ظہور احمد و خواجہ حسین (کرناٹک)
زیر تربیت تصنیف، المجمع الاسلامی، مبارک پور
مولانا حافظ محمد قاسم مصباحی سنبھل، و مولانا حافظ محمد فاروق کیرلا،
تربیت افتا، جامعہ اشرفیہ مبارک پور

اشاعت اول : ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

اشاعت دوم : ۱۴۳۶ھ / ۲۰۱۵ء

صفحات : ۶۴ تعداد:

مطبع :

ناشر : مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

ملنے کے پتے

(۱) مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، (یوپی) پن : 276404

(۲) مجلس برکات، 149، گراؤنڈ فلور، کٹرا گوکل شاہ بازار، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی،
پن : 110006 موبائل نمبر: 9911198459

1- MAJLIS-E-BARAKAAT, AL-JAMIATUL ASHRAFIA, MUBARAKPUR, AZAMGARH (U.P.) PIN : 267404

2- MAJLIS-E-BARAKAAT,149,GROUND FLOOR, KATRA GOKUL SHAH BAZAR, MATIA MAHAL, JAMA MASJID, DEHLI PIN : 110006, Mob: 9911198459

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ حامداً و مصلیا و مسلما

۱۸ر رجب ۱۴۳۱ھ مطابق یکم جولائی ۲۰۱۰ء جمعرات کی شام کو الحاج محمد سعید نوری بانی رضا اکیڈمی ممبئی اپنے رفیق جناب محمد عمران وادانی کے ساتھ مبارک پور المجمع الاسلامی میں تشریف لائے۔ اسی دن جناب مختار صفی صاحب، مولانا ضیاء المصطفیٰ مصباحی خطیب مدینہ مسجد آزاد نگر جمشید پور کو ساتھ لے کر تشریف لائے تھے۔ انھیں اپنے ادارہ مرکزی دار القراءۃ ذاکر نگر، جمشید پور سے متعلق حضرت مفتی محمد نظام الدین صاحب رضوی صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور، مولانا قاری احمد جمال عزیزی مصباحی شیخ التجوید جامعہ امجدیہ گھوسی، مولانا عبد المبین نعمانی اور راقم الحروف کے ساتھ ایک میٹنگ کرنی تھی، اس لیے یہ سبھی حضرات موجود تھے۔

الحاج محمد سعید نوری نے اپنا منصوبہ بتایا کہ بڑے سائز پر قرآن مجید۔ الفی (ہر سطر الف سے شروع) کی اشاعت کرنی ہے۔ ساتھ میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ترجمہ کنز الایمان اور صدر الافاضل علیہ الرحمہ کی تفسیر خزائن العرفان بھی ہوگی۔ اکثر حصے کی کتابت اور کمپوزنگ اور ایک دو بار تصحیح بھی ہو چکی ہے۔ آخری تصحیح کے لیے نعمانی صاحب کی توجہ درکار ہے۔ کتابت شدہ پانچ پارے مع ترجمہ و تفسیر لائے بھی تھے، وہ مولانا نعمانی صاحب کو دکھائے۔

اسی درمیان قاری احمد جمال صاحب نے فرمایا کہ آج کل جو مصاحف شائع ہو رہے ہیں ان میں رسم قرآنی کی پوری مطابقت نہیں ہوتی، بہت سی غلطیاں رہ جاتی ہیں، اس لیے قواعدِ رسم کی روشنی میں تصحیح پر بھی توجہ ہونی چاہیے۔ نعمانی صاحب نے قاری صاحب سے کہا: یہ کام تو آپ ہی کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا: مناسب یہ ہوگا کہ غیر قیاسی رسم کی فہرستیں بنالی جائیں تاکہ انھیں سامنے رکھ کر تصحیح و مقابلہ آسان ہو۔ اور قاری صاحب سے میں نے کہا کہ اس موضوع پر اردو میں واحد کتاب "معرفۃ الرسوم" آپ کے استاذ گرامی کی ہے مگر اس کی کتابت میں غلطیاں بہت ہیں اور خاطر خواہ صفائی بھی نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو اس کی اچھی کتابت و طباعت عمل میں لانی چاہیے۔ انھوں نے کہا: میں اس کا حاشیہ لکھ رہا ہوں بعدِ تکمیل، کتاب اور حاشیے کی اچھی کتابت و طباعت کی کوشش ہوگی۔

اس دن کی گفتگو اسی پر ختم ہوگئی اور نعمانی صاحب نے شب برات بعد ممبئی پہنچ کر تصحیح کا کام انجام

دینے کی ذمہ داری قبول کرلی۔ مگر مجھے یہ فکر دامن گیر رہی کہ جب تک حذفِ الف، اثباتِ الف، حذفِ یا، اثباتِ یا، رسم ہمزہ وغیرہ سے متعلق رسم غیر قیاسی کے متعدد چارٹ نہیں بن جاتے، متن قرآن کی خاطر خواہ تصحیح نہ ہو پائے گی۔

اسی فکر کے تحت استاذ القراء قاری محب الدین احمد اللہ آبادی ثم لکھنوی کی کتاب معرفۃ الرسوم کا مطالعہ میں نے شروع کیا۔ اور خیال ہوا کہ اسے نئے انداز سے مرتب کردیا جائے تاکہ طلبہ اور قارئین آسانی سے مدعا تک پہنچ سکیں۔

دو تین صفحے دیکھنے اور لکھنے کے بعد احساس ہوا کہ بہت سے قواعد اور متفرق بیانات متروک ہیں۔ اس لیے یہ کام یہیں روک کر میں نے دوسری کتابیں تلاش کیں۔

امام سیوطی کی الاتقان فی علوم القرآن میں مرسوم خط کی بحث دیکھی پھر امام ابوبکر ابن الانباری (م ۳۲۸ھ) کی کتاب المقطوع والموصول کا ایک نسخہ المجمع الاسلامی کی لائبریری میں ملا جو رضا لائبریری رام پور سے مولانا عرشی خاں کی تحقیق کے ساتھ ۱۰۴۱ھ میں شائع ہوا، اسے دیکھنے کے بعد یہ سمجھ میں آیا کہ مقطوع اور موصول کا ذکر انھوں نے بالاستیعاب کیا ہے۔ اسی طرح اثبات یا اور حذف یا کا بیان بھی بسط سے کیا ہے۔ دیگر قواعد کو اجمالاً بہت مختصر بیان کیا ہے۔ اس کے بعد مجھے امام ابو عمرو دانی (م ۴۴۴ھ) کی کتاب ''المُقْنِع فِی رَسْمِ مَصَاحِفِ الاَمْصَار'' کی تلاش ہوئی۔ کئی جگہ معلوم کیا، کتاب دستیاب نہ ہوئی۔

پھر مولانا ناصر حسین مصباحی نے اپنی الکٹرانک لائبریری سے اس کا ایک مطبوعہ نسخہ نکال کردیا اس میں مجھے سیر حاصل بحث نظر آئی۔ اس میں ص ۶۷ پر رسم ہمزہ کے بیان میں مجھے دو تین سطریں ساقط معلوم ہوئیں۔ مولانا ناصر سے میں نے کہا: تو انھوں نے ایک دوسرا نسخہ نکال کردیا جو تحقیق و تعلیق سے خالی تھا، مگر اس میں وہ ساقط سطریں مل گئیں اور الفاظ تقریباً وہی نکلے جو پہلے نسخے کے حاشیے پر میں نے لکھ رکھے تھے۔ اور بھی ایک مقام پر نصف سطر کی کمی اس دوسرے نسخے سے پوری ہوئی۔

المقنع میں بیانِ رسم کی ابتدا ایک طویل فہرست سے ہوتی ہے جو امام نافع مدنی سے غیر قیاسی رسم کے ذکر میں مروی ہے، پھر اس سلسلے کی کچھ اور روایات ہیں، پھر قواعد کا آغاز ہوتا ہے۔ درمیان میں کہیں یہ بھی لکھتے ہیں کہ کچھ مقامات ان قواعد سے مستثنیٰ بھی ہیں جن کا بیان اسی کتاب میں مناسب جگہوں پر ہے۔ آخر میں ان غیر قیاسی مقامات کا ذکر ہے جن میں مصاحف امصار متفق ہیں۔ پھر وہ جن میں مصاحف عراق کا اتفاق ہے۔ پھر وہ جن میں حجاز، عراق اور شام کے مصاحف کا اختلاف ہے۔

اسی سلسلے میں شہاب الدین احمد بن محمد دِمیاطی متوفی ۱۱۱۷ھ کی کتاب ''اِتْحَافُ فُضَلَاءِ الْبَشَرِ فِی الْقِرَاءَاتِ الْاَرْبَعَةِ عَشَر'' کی بھی بار بار مراجعت کی گئی۔ اس لیے کہ رسم میں اختلاف قراءت کا بھی

اثر ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مصنف نے ہر سورہ کے آخر میں اس سورہ سے متعلق رسم غیر قیاسی کو خاص طور سے بیان کیا ہے۔ تیسرے ابتداے کتاب میں رسم پر ذرا تفصیلی بحث کرتے ہوئے قواعد و ضوابط بھی درج کیے ہیں۔ تینوں مقامات کو دیکھنے سے بہت سے اشکالات کا حل نکل آتا۔

ان کتابوں کی مدد سے میں اپنے ذہنی خاکے کو بزعم خویش بڑی حد تک مکمل کر سکا ہوں۔ جو نقص رہ گیا ہے اس کا ازالہ اہلِ فن کی نشان دہی پر موقوف ہے۔ میں خود اس فن کا آدمی نہیں، ایک ضرورت کا احساس تھا جس کے تحت یہ قلمی و علمی کاوش عمل میں آئی۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور نافعِ خاص و عام بنائے۔ اور کوئی کمی رہ گئی ہے تو جلد اس کی اصلاح کی راہ پیدا فرمائے۔ و هو ذو الفضل العظيم. و الصلاة و السلام على رسوله سيد المرسلين و على آله و صحبه أجمعين.[1]

محمد احمد مصباحی

شب جمعہ ۱۶ر رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / ۲۶ر اگست ۲۰۱۰ء

تکملہ

مسوّدے کا ایک نسخہ برادرِ گرامی مولانا قاری احمد جمال عزیزی شیخ التجوید جامعہ امجدیہ گھوسی کے پاس نظرِ اصلاح کے لیے ماہ رمضان ۱۴۳۱ھ ہی میں بھیج دیا دوسرا کمپوز شدہ نسخہ محترم مولانا قاری نور الحق اعظمی مصباحی استاذ تجوید جامعہ اشرفیہ مبارک پور کو دیا۔ دونوں حضرات نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا اور کوئی ترمیم نہ کی، اس لیے میرا ارادہ ہوا کہ اب کتاب پریس کے حوالے کر دی جائے۔

مگر رمضان کے آخری عشرے میں دیوگھر کے قاری مبارک حسین رضوی استاذ تجوید دار العلوم نور محمدی دیادرہ، بھڑوچ، گجرات کا ممبئی سے فون آیا کہ رسم قرآن سے متعلق آپ کا مسوّدہ نعمانی صاحب نے میرے حوالہ کیا ہے اور کتابت شدہ متن قرآن کے رسم کی تصحیح بھی میرے ذمہ کی ہے۔ پھر انھوں نے بتایا کہ "قراءت اور رسم سے متعلق بہت سی کتابیں سورت سے شائع ہوتی ہیں، میں ممبئی سے واپسی کے بعد وہاں سے حاصل کر کے بھیجوں گا"۔

میں نے مولانا غلام فرید سورتی مصباحی اور ان کے فرزند نثار احمد مصباحی سلمہ کو فون کیا کہ رسم قرآن سے متعلق سورت میں جو کتابیں دستیاب ہوں بعجلت تمام حاصل کر کے بھیجیں، انھوں نے

(۱) کتاب مکمل ہونے کے بعد اس کی ایک فوٹو کاپی ۲۵ر شعبان ۱۴۳۱ھ کو حضرت مولانا اعجاز احمد مبارک پوری استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ذریعہ مولانا عبد المبین نعمانی صاحب کے پاس ممبئی بھیج دی گئی، جو ۲۶ر شعبان کو انھیں مل گئی۔

◎ آخر کتاب میں عام عربی کتابت کے اصول اور علامات وقف وغیرہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے کیوں کہ طلبہ کو اُن کی بھی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔

اَلنَّشر فِي الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ لِلْإِمَامِ الْجَزَرِي اور قاری عبدالرحمٰن مکی الٰہ آبادی کی أَفْضَلُ الدُّرَرِ شَرْحُ عَقِيْلَةِ أَتْرَابِ الْقَصَائِدِ لِلْإِمَامِ الشَّاطِبِي ارسال کیں۔ کچھ دنوں بعد قاری مبارک حسین نے بھی بھیجیں اور یہ بتایا کہ رسم پر سب سے تفصیلی کتاب نَثْرُ الْمَرْجَان ہے۔

جد الممتاز اول کی طباعت کے سلسلے میں محرم ۱۴۰۲ھ / نومبر ۱۹۸۱ء میں جب میں حیدر آباد گیا تھا تو جامعہ نظامیہ کے لائبریرین صاحب نے یہ کتاب مجھے دکھائی تھی، مگر اس وقت نہ مطالعہ کی فرصت تھی نہ کتاب کی اہمیت کا اندازہ۔ سرسری طور پر کچھ اوراق دیکھ کر میں نے کتاب واپس کر دی۔ بعد میں کہیں یہ کتاب نظر سے نہ گزری، نام بھی ذہن سے محو ہو گیا۔

حسن اتفاق کہ مولانا ناصر حسین مصباحی نے انٹرنیٹ میں اسے تلاش کیا تو مرکز جمعۃ الماجد للثقافۃ والتراث، دبئی، متحدہ عرب امارات کی ویب سائٹ www.almajidcenter.org میں اسی نسخے کی الکٹرانک کاپی مل گئی جو میں نے جامعہ نظامیہ میں دیکھا تھا۔ موصوف نے محنت کر کے اس کی ساتوں جلدوں کی بہت صاف کاپی نکال کر مجھے دی۔ میں نے شرح عقیلہ اور نشر سے زیادہ اسی کتاب سے استفادہ کیا۔ اور اپنی کتاب میں بہت سی جگہوں پر اضافہ کیا۔

الکٹرانک نسخے سے پرنٹ کاپی نکالنے کے مصارف حسب وعدہ بذاتِ خود مجھے ادا کرنے تھے مگر جامعہ اشرفیہ کے ناظم الحاج سرفراز احمد صاحب نے کہا کہ ”کتاب ادارے کی لائبریری میں رہے گی اس لیے مصارف ادارے کے ذمہ ہوں گے“ فجزاه الله خيرا، و زادَه حُبّا للعلم وأهله.

حق یہ ہے کہ رسم قرآن پر اس قدر جامع اور مبسوط و مفصل کتاب پوری دنیا میں نہ لکھی گئی۔

پہلی جلد میں مصنف نے رسم قرآنی سے متعلق اصول و ضوابط بیان کیے ہیں اور جا بجا عام رسم عربی کو بھی شرح شافیہ للرضی و للجاربردی و شرح جاربردی وغیرہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ پھر پہلی منزلِ قرآن پہلی جلد میں مکمل کی ہے اس طرح سات منزلیں سات جلدوں میں مکمل ہوتی ہیں۔

رسم کے ساتھ ہر لفظ کا اعراب بھی لکھا ہے، رسم میں اختلاف قراءت کا بھی اثر ہوتا ہے اس لیے محلّ اختلاف میں قراءات سبعہ و عشرہ کو بھی بیان کیا ہے اور بہت سی جگہوں پر شواذ کو بھی ذکر کیا ہے۔ پھر ان کے لحاظ سے اعراب و معانی میں فرق ہوتا ہے تو اسے بھی واضح کیا ہے۔ کہیں مشکل کلمات کے نحوی، صرفی، لغوی حل کی ضرورت آ گئی ہے تو اسے بھی لکھا ہے۔ اس ذیل میں بعض مقامات پر نحویوں کے درمیان اختلاف بتانے اور اعراب قراءت کی صحت ثابت کرنے کی بھی نوبت آئی ہے۔ مصنف نے ان سب کو بڑی بالغ نظری اور اختصار و جامعیت کے ساتھ سر کیا ہے۔ کہاں وقف آیت ہے؟ اس کی بھی نشان دہی کر دی ہے۔

کتاب کی تصنیف ۲۸ر جمادی الاولیٰ ۱۲۲۶ھ روز پنج شنبہ (۲۰ر جون ۱۸۱۱ء) وقت ظہر اختتام پذیر ہوئی ہے۔

پھر سو سال کے چند برس بعد حکومت حیدرآباد کے تعاون سے مجلس اشاعۃ العلوم شبلی گنج حیدرآباد کے زیر انتظام ۱۳۳۲ھ سے ۱۳۴۵ھ تک اشاعت پذیر ہوئی ہے۔ جلد اول تا ششم بحیثیت مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم مولانا حافظ ولی الدین فاروقی کا نام ہے، ہفتم میں مولانا حافظ غلام مرتضیٰ معتمد امور مذہبی کا نام ہے۔ مجلس اشاعۃ العلوم کے بانی شیخ الاسلام فضیلت جنگ مولانا انوار اللہ فاروقی (۱۲۶۴ھ — ۱۳۳۶ھ) وزیر امور مذہبی حکومت حیدرآباد تھے۔ بعد میں صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی (۱۲۸۳ھ — ۱۳۷۰ھ) صدر الصدور ہوئے۔ جلد اول سے چہارم تک حسب فرمائش کے تحت فضیلت جنگ کا نام ہے بعد کی جلدوں میں صدر یار جنگ کا نام ہے۔

ان حضرات کی توجہات، کاوشوں اور محنتوں سے یہ عظیم علمی سرمایہ نہ صرف یہ کہ دست ضیاع سے محفوظ رہا، بلکہ اشاعت پذیر ہوکر اہل علم پر ضیابار بھی ہوا۔ اِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ.

نَثْرُ الْمَرْجَانِ فِيْ رَسْمِ نَظْمِ الْقُرْآنِ کے مصنف مولانا محمد غوث ابن ناصر الدین ابن نظام الدین بن عبداللہ شافعی ہیں۔ ارکاٹ، مدراس کے ایک مقام محمد پور میں ۱۷ر رمضان ۱۱۶۹ھ کو ان کی ولادت ہوئی۔ پہلے اپنے جد بزرگ وار مولانا نظام الدین سے تحصیل علم کی۔ پھر دوسرے علما سے کسب علم کیا۔ بحر العلوم مولانا عبد العلی فرنگی محلی رحمہ اللہ (۱۱۴۲ھ — ۱۲۲۵ھ) جب والا جاہ نواب محمد علی خاں گوپامئوی والیِ مدراس کی دعوت پر اپنے چھ سو طلبہ کے ساتھ مدراس پہنچے اور سلسلۂ درس و تعلیم جاری ہوا تو مولانا محمد غوث بھی حلقۂ تلامذہ میں داخل ہوئے اور وہیں تکمیل کی۔ ان کی تاریخ وفات روز یک شنبہ ۱۱ر صفر ۱۲۳۸ھ ہے۔

بحر العلوم نے ان کی ذہانت و فطانت اور لیاقت دیکھ کر انھیں تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ کیا جس کے نتیجے میں انھوں نے عربی و فارسی میں تقریباً تیس کتابیں لکھیں نثر المرجان غالباً ان کی پہلی تصنیف ہے جس میں انھوں نے محنت شاقہ صرف کی ہے اور تحقیقات بدیعہ رقم کی ہیں۔

رسم قرآن سے متعلق اس کتاب کے خاص مآخذ انھوں نے درج ذیل بیان کیے ہیں:

① اَلْمُقْنِع فِي رَسْمِ مَصَاحِفِ الْأَمْصَار۔ از: امام ابو عمرو عثمان بن سعید دانی متوفی شوال ۴۴۴ھ

② اَلْعَقِيْلَة۔ از: ابوالقاسم قاسم بن فیرّہ ابن خلف بن احمد شاطبی متوفی ۵۹۰ھ۔

یہ ان کا قصیدۂ رائیہ ہے جس میں انھوں نے امام دانی کی ''مقنع'' کو نظم کیا ہے اور اس پر کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

③ اَلْوَسِيْلَة شَرْحُ الْعَقِيْلَة۔ از: علامہ ابوالحسن علی بن محمد سخاوی، متوفی ۶۴۳ھ

یہ عقیلہ کی پہلی شرح ہے۔ جس میں اس پر بہت کچھ اضافہ ہے۔ مصنف نے بذات خود مصحف شامی کا مشاہدہ و مطالعہ کیا تھا، اس کے حوالے سے بھی بعض امور ذکر کیے ہیں جیساکہ علامہ جزری نے نشر میں بیان کیا ہے۔

❹ اَلنَّشْرُ فِی الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ۔ از: شیخ الاسلام محمد بن محمد بن محمد جزری متوفی ۸۳۳ھ "نشر" خاص طور سے قراءات عشرہ کے بیان میں ہے مگر رسم سے متعلق بھی انھوں نے بہت سے مقامات پر گفتگو کی ہے۔ خصوصا رسم ہمزہ کو انھوں نے مکمل بیان کیا ہے۔

اسی ذیل میں انھوں نے بتایا ہے کہ ابوالحسن سخاوی نے جس مصحف شامی کو دیکھنے کا ذکر کیا ہے وہ دمشق کی جامع اموی کے مشہد شرقی شمالی میں ہے جسے مشہد علی کہا جاتا ہے۔ اور ہمارے معتمد شیوخ نے بتایا کہ یہ مصحف پہلے اندرون دمشق مسجد کوشک میں تھا جس کی تعمیر جدید سلطان عادل نورالدین محمود بن زنگی رحمہ اللہ نے کی۔ اور یہاں نورالدین کی آمد کا سبب یہی علامہ سخاوی تھے۔

پھر علامہ جزری نے ایک اور مصحف، "مصحف شامی کبیر" بذات خود دیکھنے کا ذکر کیا ہے جو جامع اموی کے مقصورہ میں تھا اور مصحف عثمانی سے معروف تھا۔ پھر ایک تیسرے مصحف کا مشاہدہ بتایا ہے جو دیار مصر میں "امام" کہا جاتا۔ بتایا ہے کہ وہ قاہرہ کے اندر مدرسۂ فاضلیہ میں ہے۔ (نشر ص ۳۳۹)

❺ اَلْاِتْقَانُ فِی عُلُوْمِ الْقُرْآنِ۔ از: علامہ عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی (م ۹۱۱ھ)

اتقان میں رسم قرآن سے متعلق ایک خاص نوع ہے۔

❻ مصحف جزری۔

۱- اس کی کتابت شیخ الاسلام جزری کے فرزند ابوالخیر محمد نے کروائی۔

۲- اس کے کاتب فاضل ماہر طاہر بن عرب بن ابراہیم حافظ اصبہانی ہیں۔ یہ امام جزری کے شاگرد تھے۔

۳- جس نسخے سے اس کی نقل ہوئی وہ شیخ الاسلام جزری کا تصحیح کیا ہوا تھا۔

۴- یہ نسخہ والی مدراس عظیم الدولہ والا جاہ کے کتب خانے میں تھا وہیں سے مولانا محمد غوث نے بطور عاریت حاصل کر کے اس سے استفادہ کیا۔

۵- یہ بذات خود امام جزری کا لکھا ہوا یا تصحیح کیا ہوا نہ تھا، ہاں ان کے تصحیح کردہ نسخے سے نقل ہوا تھا۔ اصل سے مقابلہ کس نے کیا؟ اس کا ذکر نہیں، غالب گمان ہے کہ امام جزری کے فرزند ابوالخیر محمد اور ان کے تلمیذ کاتب فاضل طاہر بن عرب نے خود مقابلہ کیا ہوگا۔

مولانا محمد غوث نے نثر المرجان میں "مصحف جزری" کہتے ہوئے اس کا حوالہ بے شمار مقامات پر دیا ہے۔ مقدمۂ جلد اول میں مآخذ کے تحت وہ بتاتے ہیں:

"وَ حَيْثُمَا أَقُوْلُ: «مُصْحَفُ الْجَزْرِيْ» فَالْمُرَادُ بِهٖ ذٰلِكَ الْمُصْحَفُ". (۱/ ۱۸)

"میں جہاں مصحف جزری کہتا ہوں اس سے مراد یہی مصحف ہے"۔

نَثْرُ الْمَرْجَانِ فِيْ رَسْمِ نَظْمِ الْقُرْآن کی جلدوں اور صفحات وسالِ اشاعت کا حال حسب ذیل ہے:

جلد	سورہ			صفحات	اشاعت	مطبع
اول	فاتحہ	تا	نسا	۷۱۰	۱۳۳۲ھ	مطبع عثمانی
دوم	مائدہ	تا	توبہ	۶۴۴	۱۳۳۴ھ	مطبع عثمانی
سوم	یونس	تا	نحل	۵۱۰	......	مطبع عثمانی
چہارم	اِسرا	تا	فرقان	۷۳۵	۱۳۳۸ھ	مطبع عثمانی
پنجم	شُعَرا	تا	یٰس	۶۰۰	۱۳۴۰ھ	شمس الاسلام
ششم	صافات	تا	حجرات	۶۸۰	۱۳۴۷ھ	مطبع اعظمیہ
ہفتم	ق	تا	ناس	۸۰۰	۱۳۴۹ھ	شرف پریس

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب میں ہر کلمہ کے رسم پر تحقیقی کلام ہے اور ضمنی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ بحر العلوم نے اپنے حاشیے کے ساتھ جو مصحف شائع کیا تھا، اس سے بھی نثر المرجان میں پورے طور سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس سے بھی ہر فن میں بحر العلوم کے اتقان اور تبحّر کا اندازہ ہوتا ہے۔

الحاصل ان کتابوں سے استفادے اور اضافے کے بعد میں اپنی مختصر کتاب کو تقریباً مکمل سمجھتے ہوئے طباعت کے حوالے کر رہا ہوں، اگرچہ مزید اضافے کی گنجائش موجود ہے مگر روایت حفص کے طلبہ اس قدر بھی ضبط کرلیں تو میری محنت بارآور ہے۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَ دَافِعُ كُلِّ ضَيْرٍ، وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ الْإِنْسِ وَ الْجَانِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ مَا تَعَاقَبَ الْمَلَوَان.

محمد احمد مصباحی

صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ، مبارک پور ❀

۱۱ر محرم ۱۴۳۲ھ / ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۰ء، شنبہ

❀ استاذنا الموصوف ۳۰ر جون ۲۰۱۴ء (یکم رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ) کو صدارتِ مدرسین کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوگئے۔ اب جامعہ اشرفیہ کے ناظم تعلیمات ہیں اور اعزازی طور پر فضیلت سالِ اول، دوم کے طلبہ کو ایک ایک کتاب کا درس بھی دیتے ہیں۔ زیادہ وقت المجمع الاسلامی کی نگرانی اور کتابوں کی تحریر و تصحیح وغیرہ میں صرف کرتے ہیں۔

محمد ناصر حسین مصباحی۔ ۲۲ر ۳ر ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۴ر ۱ر ۲۰۱۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ الْقُرْآن، وَ ضَمِنَ لِحِفْظِهٖ مِنَ التَّغْيِيْرِ وَ التَّبْدِيْلِ وَأَحْدَاثِ الزَّمَان. وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ الْأَكْوَان، الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْفُرْقَان، وَ هُوَ ذِكْرٌ وَّ حِكْمَةٌ وَ لِكُلِّ شَيْءٍ تِبْيَان، وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ أَتْبَاعِهٖ وَأَتْبَاعِهِمُ الَّذِيْنَ تَعَلَّمُوْا وَ عَلَّمُوْا وَ بَلَّغُوْا كِتَابَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحْمٰن.

کتابت اور رسم قرآنی کی حفاظت

خط کی ابتدا خط و تحریر کی ابتدا سے متعلق ابن فارس نے فقہ اللغۃ میں تفصیلی گفتگو کی ہے اور امام سیوطی نے المزھر میں اسے نقل کرتے ہوئے بہت کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔ اتقان میں انھوں نے مختصر کلام کیا ہے۔ اسی کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

ابن اَشتہ نے کتاب المصاحف میں اپنی سند کے ساتھ کعب احبار سے روایت کی ہے کہ عربی، سریانی اور دوسرے سارے خطوط حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی وفات سے تین سو سال پہلے وضع کیے۔ انھیں مٹی میں لکھا، پھر اسے پکا دیا۔ جب زمین غرق ہوئی، اس کے بعد لوگ زمین پر آئے تو ہر قوم نے اپنی تحریر پائی، اور اسی میں لکھنے لگے۔ حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم نے خط عرب پایا۔

پھر ابن اَشتہ نے بطریق عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: سب سے پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے خط عربی وضع کیا۔ انھوں نے ہر تحریر کو اس کے تلفظ اور نطق پر وضع کیا۔ پھر ان سب کو موصول کی طرح ایک تحریر بنا دیا۔ پھر اپنی اولاد میں تقسیم کر دیا۔

یعنی اس تحریر میں انھوں نے سب کلمات باہم ملا دیے، حروف کے درمیان جدائی نہ رکھی مثلاً اس طرح: بِسْمِلّٰلِهِـرَّحْمٰنِـرَّحِيْمِ ۔ پھر ان کی اولاد میں سے ھُمَیْسَع اور قَیْذَر نے کلمات کو فصل کے ساتھ لکھا۔

پھر ابن اَشتہ نے بطریق سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تخریج کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے سب سے پہلی کتاب "ابو جاد" نازل فرمائی۔

ابن فارس نے کہا ہم اسی کے قائل ہیں کہ خط، امر توقیفی ہے، اس لیے کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے: عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ اس نے قلم کی تعلیم دی، انسان کو وہ سکھایا جس کا اسے علم نہ تھا۔ اور فرمایا: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ قسم ہے قلم کی اور تحریروں کی۔ اور یہ حروف ان اسما میں داخل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے۔

ابتدائے تحریر سے متعلق اتقان میں یہ اجمالی کلام ہے۔

رسم قرآنی خاص رسم قرآنی سے متعلق لکھتے ہیں کہ: اس بارے میں متقدمین و متاخرین میں سے بہت سے لوگوں نے مستقل کتابیں لکھی ہیں انہی میں سے امام ابو عمرو (عثمان بن سعید) دانی۔ متوفیٰ ۴۴۴ھ بھی ہیں۔

قرآن کریم میں جو کلمات عام اصولِ کتابت کے خلاف مرسوم ہیں ان کی توجیہ میں ابو العباس احمد بن محمد بن عثمان اَزدی مَراکشی معروف بہ "ابن البنّاء" متوفیٰ ۷۲۱ھ نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "عُنْوَانُ الدَّلِيْلِ فِي مَرْسُوْمِ خَطِّ التَّنْزِيْلِ"۔ اس میں بیان کیا ہے کہ تحریر میں ان حروف کا حال ان کلمات کے معانی کے اختلافِ حال کے لحاظ سے ہے۔

امام دانی "اَلْمُقْنِع" میں اشہب سے روایت کرتے ہیں کہ امام مالک سے دریافت کیا گیا کہ کیا قرآن کو اس ہجا پر لکھا جائے جو آج لوگوں نے ایجاد کی ہے؟ فرمایا نہیں، پہلی ہی تحریر پر لکھا جائے۔ امام دانی فرماتے ہیں: اس بارے میں علماء امت میں سے کوئی بھی امام مالک کے خلاف نہیں۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ امام مالک سے قرآن کے حروف واو، الف سے متعلق سوال ہوا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ کیا مصحف میں اس طرح جو ملے اسے بدل دیا جائے؟ فرمایا: نہیں۔

امام دانی فرماتے ہیں: یعنی وہ واو اور الف جو رسم میں زائد ہوتے ہیں اور تلفظ میں نہیں آتے جیسے "اُولُوْ" کا پہلا واو۔

امام احمد فرماتے ہیں: واو، یا، الف یا اور کسی حرف میں مصحف امام کی مخالفت حرام ہے۔

امام بیہقی شعب الایمان میں لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص مصحف لکھے تو اسے اس ہجا کی پابندی کرنی چاہیے جس پر صحابہ نے یہ مصاحف لکھے۔ اس میں ان کی مخالفت نہ کرے۔ نہ ان کی تحریر میں کوئی تبدیلی لائے۔ اس لیے کہ وہ علم میں ہم سے فائق، دل اور زبان میں ہم سے زیادہ صادق، اور امانت میں ہم سے عظیم تر تھے۔ اپنے بارے میں یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ ہم اُن پر کوئی استدراک کر سکیں گے۔

(الإتقان فی علوم القرآن ج۴، ص۱۴۵ تا ۱۴۷ نوع ۷۶ مرسوم الخط و آداب کتابته)

امام ابو عمرو دانی لکھتے ہیں: اکثر علما اس پر ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے مصحف لکھایا تو اس کے چار نسخے بنوائے اور ہر خطے میں ایک ایک نسخہ بھیجا۔ ایک کوفہ، ایک بصرہ، ایک شام اور ایک اپنے پاس رکھا۔ اور کہا گیا کہ سات نسخے تیار کرائے ایک مکہ، ایک یمن، اور ایک بحرین بھی بھیجا۔ مگر قول اول اصح ہے اور علما اسی پر ہیں۔ (المقنع ص۱۹)

المقنع کے آخر میں امام ابو عمرو دانی نے رسم قرآنی سے متعلق کچھ شکوک و شبہات ذکر کر کے ان کے تشفی بخش جوابات بھی رقم کیے ہیں۔ (ملاحظہ ہو ص۱۱۸ تا ۱۲۵ المقنع فی رسم مصاحف الأمصار مع کتاب النقط۔ بہ تحقیق محمد صادق قمحاوی اشاعت: مکتبہ الکلیات الازہریہ قاہرہ تاریخ اشاعت درج نہیں)

اب آگے کتابتِ قرآن اور رسم قرآنی کے تفصیلی مباحث تحریر کیے جاتے ہیں۔

رسم خط قرآنی: قرآنِ کریم کو اس رسم کے مطابق لکھنا جو حضرت عثمان سے بر بنائے اجماع صحابہ ثابت ہے اور متقدمین سے منقول ہے۔

اس رسم خط کی پیروی ائمۂ اربعہ کے نزدیک واجب ہے۔

موضوع: نقوش قرآنی۔

غایت : قرآن کریم کی رسم و قراءت کی صحت۔

اس رسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) رسم قیاسی (۲) رسم غیر قیاسی۔

رسم قیاسی : وہ جس میں مرسوم مطابقِ ملفوظ ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں : (۱) رسم قیاسی مطلق (۲) رسم قیاسی مقید۔

رسم قیاسی مطلق : وہ جس میں مرسوم مطابقِ ملفوظ بالاتفاق ہو۔ جیسے مَلِكِ النَّاسِ ۞۔

رسم قیاسی مقید : وہ جس میں مرسوم کسی خاص قراءت کے لحاظ سے مطابقِ ملفوظ ہو۔ جیسے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞، بقراءت حذف الف۔

۞ اگرچہ یہ رسم قیاسی کی قسم ہے لیکن رسم غیر قیاسی کے حکم میں ہے، کیوں کہ ایسی رسم کسی نہ کسی قراءت میں مَقرُو کے مخالف ہوگی۔

رسم غیر قیاسی : وہ جس میں مرسوم، مقرُو کے موافق نہ ہو، یا اصل کے موافق نہ ہو اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) **ابدال :** ملفوظ کی جگہ دوسرا حرف لکھنا۔ جیسے: صَلٰوۃ (الف کی جگہ واو ہے)

(۲) **حذف :** کسی حرفِ مقرو کو نہ لکھنا۔ جیسے: سَلٰمٌ، غُلٰمٌ (الف محذوف ہے)

(۳) **اثبات :** کسی حرف غیر مقرو کو لکھنا۔ جیسے: بِاَیْیدٍ (دال سے پہلے دو یا کے ساتھ)

(۴) **وصل :** دو کلموں کو ملا کر لکھنا۔ جیسے: بِئْسَمَا۔ اسے **موصول** کہتے ہیں۔

(۵) **قطع :** ملا کر لکھے جانے والے حروف کو الگ الگ لکھنا۔ جیسے: مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ۔ اسے مقطوع کہتے ہیں۔

رسم غیر قیاسی کی دو قسمیں ہیں: (۱) رسم اصطلاحی (۲) رسم احتمالی۔

رسم اصطلاحی: یہ کہ مرسوم اختلاف قراءت کے احتمال کے بغیر ملفوظ کے برخلاف ہو جیسے: لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۞۔

رسم احتمالی: وہ رسم جو مختلف قراءتوں پر مشتمل اور ان کی محتمل ہو۔ جیسے: **ابرهم**۔ سورۂ بقرہ کے اندر یہ اسم جہاں بھی آیا ہے اس میں دو قراءتیں ہیں: ابراهام (ابن عامر بخلفٍ عن ابن ذکوان)

ابراھیم (باقی قرّا) رسم بالا میں دونوں قراءتوں کی گنجائش ہے: اِبْرٰھٖم ۔ اِبْرٰھٖم۔

حروف پر نقطے اور علامات و حرکات کی ایجاد بہت بعد میں ہوئی۔ عہد صحابہ میں جب مصاحف کی تدوین و کتابت ہوئی یہ چیزیں نہ تھیں۔ قواعدِ رسم کو اسی روشنی میں سمجھنا چاہیے۔

رسم ہمزہ کے احکام

ہر حرف کے لیے کوئی خاص صورت وضع ہوئی ہے مگر ہمزہ کے لیے کوئی اصلی صورت وضع نہ ہوئی۔ یہ کبھی الف، کبھی واو، کبھی یا کی صورت میں ہوتا ہے۔ اگر ان صُورتوں میں سے کسی صورت پر ہے تو کہتے ہیں کہ ہمزہ ثابت اور مرسوم ہے۔ اگر ان تینوں صورتوں میں سے کسی صورت پر نہیں تو کہتے ہیں کہ ہمزہ محذوف ہے۔

بعد میں خلیل ابن احمد نحوی فراہیدی (متوفی ۱۷۰ھ) نے ہمزہ کے لیے عین کا سرا (ء) وضع کیا جسے اب ہمزہ کی اصلی شکل سمجھا جاتا ہے۔ مگر پہلے اس کا وجود نہ تھا۔ اس لیے قواعد رسم میں ایسے ہمزہ کو ثابت نہیں بلکہ محذوف الرسم کہتے ہیں۔ ہاں! اگر الف، یا، واو کی صورت میں ہمزہ کا اثبات ہے اور اشتباہ رسمی سے بچانے کے لیے اوپر ہمزہ بنا دیا گیا ہے تو اس ہمزہ کو محذوف نہیں کہتے۔ جیسے سَأَلَ، سُئِلَ، سُؤْلٌ۔ پہلی مثال میں ہمزہ بصورت الف دوسری میں بصورتِ یا، تیسری میں بصورتِ واو ہے اور ہر ایک کے اوپر ہمزہ کی علامت، اصلی الف، واو، یا سے امتیاز کے لیے ہے۔

اب مصاحف میں چوں کہ اعراب اور حرکات و سکنات بھی ہوتے ہیں اس لیے ہمزہ بصورتِ الف پر عین کا سرا نہیں بناتے بلکہ الف سے امتیاز کے لیے یہ صورت اختیار کی گئی ہے کہ ہمزہ بصورتِ الف اگر متحرک ہے تو اس پر حرکت دے دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ الف نہیں اس لیے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ اس پر کوئی حرکت نہیں آسکتی۔

اور اگر ہمزہ بصورت الف، ساکن ہے تو اس پر جزم (ْ) بنا دیتے ہیں اور الف اصلی ہے تو اسے جزم سے خالی رکھتے ہیں۔ جیسے:

① فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾ (نمل س۲۷ ت۲۲)

فَقَالَ اور بِمَا میں الف ہے اور جو متحرک بصورتِ الف ہیں وہ ہمزہ ہیں۔

② اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾ (نمل س۲۷ ت۳۸)

بِعَرْشِهَا میں الف ہے باقی جو متحرک یا مجزوم بصورتِ الف ہیں وہ ہمزہ ہیں۔

اب عرب سے ایسے مصاحف شائع ہو رہے ہیں جن میں ہمزہ بصورتِ الف پر بھی علامت ہمزہ درج ہوتی ہے۔

اقسام ہمزہ بلحاظ رسم و محل

محل کے اعتبار سے ہمزہ کی تین قسمیں ہیں: ① مُبْتَدِئَه ② مُتَوَسِّطه ③ مُتَطَرِّفَه۔

مبتدئہ: اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو کسی کلمہ کے شروع میں ہو۔ جیسے: اَلْحَمْدُ. اَحْمَدُ۔

متوسطہ: اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو کسی کلمہ کے بیچ میں ہو۔ حقیقۃً بیچ میں ہو جیسے: یُؤْمِنُوْنَ، یا حکمًا یعنی کسی کلمہ کے آخر کا ہمزہ جس کو مُتَطَرِّفَہ کہتے ہیں، وہ کسی وجہ سے متوسط ہو گیا ہو جیسے اٰبَاۗؤُکُمْ۔ رسمًا دونوں کا حکم ایک ہے۔

مگر ہمزۂ متوسطہ بزوائد جیسے لِاَهَبَ یہ ہمزۂ مبتدئہ کے حکم میں ہے۔

مُتَطَرِّفَہ: اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو حقیقۃً کسی کلمہ کے آخر میں ہو جیسے جَاۗءَ۔ شَاۗءَ۔

قواعدِ رسم: اب رسم ہمزہ کے قواعد لکھے جاتے ہیں۔

ہمزہ دو طرح آتا ہے ساکن اور متحرک۔ ہمزۂ ساکنہ وسط میں اور طرف میں آتا ہے اور ہمزۂ متحرکہ ابتدا، وسط، طرف تینوں جگہ آتا ہے۔

ہمزۂ ساکنہ: اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ یعنی (۱) فتحہ کے بعد بصورتِ الف (۲) کسرہ کے بعد بصورتِ یا (۳) ضمہ کے بعد بصورتِ واو۔

مثالیں:

(۱) متوسطہ بشکل الف جیسے اَلْبَاْسَ، الضَّاْنِ، فِیْ شَاْنٍ، فِیْ شَاْنِهِمْ۔

متطرفہ بشکل الف جیسے اِقْرَاْ، اِنْ یَّشَاْ، اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ۔

(۲) متوسطہ بشکل یا جیسے اَنْۢبِئْهُمْ، نَبِّئْنَا، جِئْتَ، جِئْنَا، شِئْتَ، شِئْنَا، لَمُلِئْتَ۔

متطرفہ بشکل یا جیسے نَبِّئْ، هَيِّئْ، یُهَيِّئْ۔

(۳) متوسطہ بشکل واو جیسے اَلْمُؤْمِنُوْنَ، اَلْمُؤْتُوْنَ، یُؤْفَكُ، یُؤْفَكُوْنَ، تَسُؤْكُمْ۔

متطرفہ بشکل واو جیسے لُؤْلُؤْ، لَمْ یَسُؤْ، لِتَبُوْۗءَ۔

استثنا: رُءْیَا، الرُّءْیَا، رُءْیَاكَ، رُءْیَایَ اور رِءْیًا میں ہمزہ محذوف الرسم ہے۔

ہمزۂ متحرکہ: اس سے متعلق مبتدئہ، متوسطہ، متطرفہ کے احکام الگ الگ لکھے جاتے ہیں۔

۱- مبتدئہ: یہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے خواہ اس پر فتحہ ہو یا کسرہ یا ضمہ جیسے:

(۱) اَخَذَ، اَمَرَ، اَتٰی، اَحْمَدُ، اَیُّوْبَ۔

(۲) اِبْرٰهِیْمَ، اِسْمٰعِیْلَ، اِسْحٰقَ، اِلَّا، اِمَّا، اِذْ، اِذَا۔

(۳) اُنْزِلَ، اُمْلِیْ، اُولٰۗىِٕكَ، اُوْحِیَ۔

مبتدئہ سے قبل کوئی حرف آکر اس سے متصل ہو جائے تو بھی وہ الف ہی کی شکل میں مرسوم ہوگا۔

جیسے (۱) سَاَصْرِفُ ۔ فَبِاَیِّ ۔ اَفَاَنْتَ ۔ بِاَنَّهٗ ۔ كَاَنَّهٗ ۔

(۲) بِاِیْمَانٍ ۔ لِاِیْلٰفِ ۔ لَبِاِمَامٍ ۔

(۳) فَلِاُمِّهٖ ۔ سَاُنْزِلُ ۔ لَاُقَطِّعَنَّ ۔

استثناء: مگر (۱) هٰٓؤُلَآءِ ، اور يَبْنَؤُمَّ (طٰہٰ س ۲۰ ت ۹۴) کا ہمزہ اپنی حرکت کے موافق واو کی شکل میں مرسوم ہے۔ ان کی اصل یہ تھی: هَا اُولَاءِ يَا ابْنَ اُمَّ ۔

(۲) اور درج ذیل کلمات میں بھی ہمزہ اپنی حرکت کے موافق یا کی شکل میں مرسوم ہے: لَئِنْ، لِئَلَّا، يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ۔ (اصل: لَاِنْ . لِاَنْ لَا ۔ يَوْمَ اِذْ ۔ حِيْنَ اِذْ)

اگر کسی کلمہ کے شروع میں دو الف جمع ہوں (خواہ اصل میں دونوں ہمزہ ہوں، یا ایک ہمزہ ایک الف) تو ایک محذوف ہوگا۔ اور ایک ہی مرسوم ہوگا جیسے ءَاَنْذَرْتَ ، اٰمَنَ ۔

لیکن درج ذیل کلمات میں (اصلاً دو ہمزہ بشکل الف ہیں) پہلا ہمزہ بشکل الف اور دوسرا اپنی حرکت کے موافق یا کی صورت میں مرسوم ہے۔

① اَئِنَّكُمْ ۔ ۴ جگہ، اصل: آاِنَّكُمْ ۔

۱- اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ ۔ انعام س ۶ ت ۱۹

۲- اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ ۔ نمل س ۲۷ ت ۵۵

۳- اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ ۔ عنکبوت س ۲۹ ت ۲۹

۴- اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ ۔ حم سجدہ س ۴۱ ت ۹

② اَئِنَّا ۔ ۲ جگہ، اصل: آاِنَّا ۔

۱- اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۔ نمل س ۲۷ ت ۶۷

۲- اَئِنَّا لَتَارِكُوْا ۔ صافات س ۳۷ ت ۳۶

③ اَئِنَّ لَنَا ۔ ایک جگہ۔

۱- اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا ۔ شعرا س ۲۶ ت ۴۱ اصل: آ اِنَّ ۔

④ اَئِذَا ۔ ایک جگہ۔

۱- اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۔ واقعہ س ۵۶ ت ۴۷ اصل: آ اِذَا ۔

⑤ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۔ یٰسٓ، س ۳۶ ت ۱۹ اصل: آ اِنْ ۔

⑥ اَئِفْكًا اٰلِهَةً ۔ صافات س ۳۷ ت ۸۶ اصل: آ اِفْكًا ۔

⑦ اَئِمَّة کا ہمزۂ ثانیہ ہر جگہ بصورت یا مرسوم ہے۔

(اس میں دوسرا ہمزہ مبتدئہ نہیں متوسطہ ہے۔ مگر دو ہمزہ شروع میں ہیں اس لیے یہاں ذکر ہوا)

(۸) أَؤُنَبِّئُكُمْ ۔ آل عمران، س ۳، ت ۱۵۔ میں دوسرا ہمزہ اپنی حرکت کے موافق واو کی شکل میں مرسوم ہے۔ اصل: أَأُنَبِّئُكُمْ ۔

متوسط: ہمزہ متحرکہ متوسطہ کا ماقبل متحرک ہوگا یا ساکن،

اگر متحرک ہے تو ہمزہ اور ماقبل دونوں کی حرکتوں کا لحاظ کرتے ہوئے کل نو حالتیں ہوں گی۔ تین حالتوں میں ہمزہ اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف کی شکل میں ہوگا۔ اور چھ حالتوں میں ہمزہ خود اپنی حرکت کے موافق حرف کی شکل میں ہوگا۔ تفصیل آگے ہے:

شمار	ہمزہ	ماقبل ہمزہ	حکم	صورت رسم	مثال
۱	مفتوح	مفتوح	موافق خود	الف	سَاَلَ ۔ رَاَيْتُ
۲	مفتوح	مکسور	موافق ماقبل	یا	خَاطِئَه ۔ نَاشِئَه
۳	مفتوح	مضموم	موافق ماقبل	واو	مُؤَجَّلًا ۔ بِسُؤَالِ
۴	مضموم	مفتوح	موافق خود	واو	لَؤُمَ ۔ تَبَوَّءُكَ
۵	مضموم	مکسور	موافق ماقبل	ی	اُنَبِّئُكُمْ ۔ سَنُقْرِئُكَ
۶	مضموم	مضموم	موافق خود	واو	لُؤْلُؤٌكَ ۔
۷	مکسور	مفتوح	۔۔	ی	سَئِمَ
۸	مکسور	مکسور	۔۔	ی	عِنْدَ بَارِئِكُمْ
۹	مکسور	مضموم	۔۔	ی	سُئِلَ

خلاصہ یہ کہ جب ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مکسور یا مضموم ہو تو ہمزہ اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق ہوگا یعنی ماقبل مکسور ہو تو یا کی شکل میں، ماقبل مضموم ہو تو واو کی شکل میں ہوگا ــــ اسی طرح جب ہمزہ مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو ہمزہ اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق یا کی شکل میں ہوگا۔

ان تین صورتوں (۲، ۳، ۵) کے علاوہ باقی چھ صورتوں میں ہمزہ اپنی حرکت کے موافق حرف کی شکل میں ہوگا۔

متوسطہ متحرکہ، ماقبل ساکن: اگر ہمزہ متحرکہ متوسطہ کا ماقبل ساکن ہے۔ خواہ وہ حرف صحیح ہو یا حرف علت۔ تو ہمزہ محذوف الرسم ہوگا۔ ایسی جگہ ع کا سرا (ء) بنا دیا جاتا ہے۔ یہ متاخرین نے غلطی سے بچانے کے لیے کیا ہے۔

مثالیں: (۱) يَسْئَلُ ۔ يَسْئَلُوْنَ ۔ لَا تَجْئَرُوا ۔ يَجْئَرُوْنَ ۔ قُرْءَان ۔[1]

(۲) سَوْءَةٌ ۔ شَيْءًا ۔ سِيْءَتْ ۔ بَرِيْءُوْنَ ۔ بَرِيْءًا ۔ هَنِيْءًا مَرِيْءًا ۔

---

(۱) یہاں اگر یَسْئَلُ، کی شکل ہوتی تو کہتے کہ ہمزہ بشکل الف ہے اور اگری کے بعد چار شوشے کے ساتھ یَسْئِلُ کی شکل ہوتی تو کہتے ہمزہ بشکل یا ہے۔ اور اگر یَسْؤلُ کی شکل ہوتی تو کہتے کہ ہمزہ بشکل واو ہے۔ مگر یَسْــلُ (بعد یا تین شوشے) میں کہا جائے گا کہ ہمزہ محذوف ہے خواہ علامت ہمزہ (ء) بنی ہو یا نہ بنی ہو۔

استثنا : مگر نَشْاَةَ (عنکبوت س۲۹ ت ۲۰۔ نجم، س ۵۳، ت ۴۷۔ واقعہ س۵۶، ت ۶۲) میں ہمزہ بشکل الف اور مَوْىِٕلًا (کہف س ۱۸، ت ۵۸) میں بشکل یا مرسوم ہے۔ اور اَفْىِٕدَةً ابراہیم س ۱۴ ت ۳۷ میں بعد فا کا ہمزہ بصورتِ یا ہے۔ باقی جگہوں میں صورتِ ہمزہ محذوف ہے: اَفْـِٕدَةً

ہمزہ متحرکہ، محذوف الرسم:

درج ذیل صورتوں میں ہمزہ متحرکہ رسماً محذوف ہوتا ہے۔

① ہمزہ مفتوح ہو اور اس کے بعد الف ہو۔

جیسے: ءَامَنَ - ءَادَمَ - ءَازَرَ - شَنَـَٔانُ - اَنْ تَبَوَّءَا - رَءَا - تَـَٔا - رَءَاكَ - فَرَءَاهُ - قُرْءَانَ -

(واضح رہے کہ یہ امام دانی کا موقف ہے۔ علامہ سخاوی کا موقف الگ ہے۔ تفصیل حذفِ الف کے بیان میں آ رہی ہے)

لیکن اگر ہمزہ مفتوحہ سے پہلے ضمہ ہو تو ہمزہ بصورت واو ہوگا جیسے سُؤَال، فُؤَاد اور اگر اس سے پہلے کسرہ ہو تو بصورتِ یا ہوگا جیسے رِئَآءَ ، ذِئَابٌ ، لِئَامٌ ۔

② ہمزہ مکسور ہو اور اس کے بعد یا ہو: جیسے: خٰسِـِٕیْنَ - خٰطِـِٕیْنَ - مُتَّكِـِٕیْنَ - اِسْرَآءِیْلَ -

③ ہمزہ مضموم ہو اور اس کے بعد واو ہو:

جیسے: یَـُٔوْدُهٗ - یَـُٔوْسًا - لَیَـُٔوْسٌ - فَادّٰرَءْتُمْ - مُبَرَّءُوْنَ - بِرُءُوْسِكُمْ -

④ ہمزہ مفتوح ہو اور اس سے پہلے الف ہو:

جیسے: اٰبَآءَنَا - نِسَآءَنَا - مَا جَآءَنَا - اَبْنَآءَكُمْ - نِسَآءَكُمْ - لَقَدْ جَآءَكُمْ -

❁ اگر ہمزہ مضموم ہو اور اس سے پہلے الف ہو تو بصورتِ واو مرسوم ہوگا۔

جیسے: اٰبَآؤُكُمْ - اَبْنَآؤُكُمْ - اَوْلِیَآؤُهٗ -

❁ اگر ہمزہ مکسور ہو اور اس سے پہلے الف ہو تو بصورتِ یا مرسوم ہوگا۔

جیسے: اِلٰی نِسَآىِٕكُمْ - اِلٰٓی اَوْلِیٰٓىِٕكُمْ - بِاٰبَآىِٕنَا -

استثنا : آخر کے دونوں قاعدوں سے کچھ استثنا ہے یا نہیں؟ اس کا ذکر آگے ہوگا۔

متطرفہ : جو ہمزہ متحرکہ طرف میں واقع ہو اس کا ماقبل متحرک ہوگا یا ساکن،

① اگر اس کا ماقبل متحرک ہو تو ہمزہ حرکتِ ماقبل کے موافق حرف کی صورت میں لکھا جائے گا، خود ہمزہ کی حرکت جو بھی ہو۔

مثالیں: بشکل الف (۱) بَدَاَ - اَنْشَاَ - (۲) مِنْ سَبَاٍ - بِنَبَاٍ - (۳) الْمَلَاُ - یُسْتَهْزَاُ - نَتَبَوَّاُ -

بشکل یا (۱) قُرِئَ - اسْتُهْزِئَ - (۲) لِكُلِّ امْرِئٍ - مِنْ شَاطِئِ - (۳) یَسْتَهْزِئُ - یُبْدِئُ - تُبَوِّئُ -

بشکل واو (۱) اِنِ امْرُؤٌ - اللُّؤْلُؤُ -

② اگر ہمزہ کا ماقبل ساکن ہو، خواہ حرف صحیح ہو یا حرف مد و لین، تو ہمزہ محذوف الرسم ہوگا۔

جیسے:(۱) الخبء ۔ بین المرء ۔ دفء ۔ ملء الارض ۔ جزء۔
(۲) شیء ۔ سوء ۔ السیء ۔ بریء ۔ قروء ۔ سوء ۔
شاء ۔ جاء ۔ یشاء ۔ الماء ۔ من السماء ۔ ماء ۔ سواء ۔
استثنا: دو جگہ ہمزہ متطرفہ ماقبل ساکن بشکل الف مرسوم ہے۔
(۱) ان تبوٓا باثمی ۔ مائدہ س ۵ ت ۲۹
(۲) لتنوٓا بالعصبۃ ۔ قصص س ۲۸ ت ۷۶
مذکورہ دونوں کلمات میں ہمزہ بشکل الف ہونا امام دانی کی رائے ہے، امام شاطبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ امام جزری "لتنوٓا" سے متعلق لکھتے ہیں کہ اس میں صورت ہمزہ محذوف ہے اور الف مرسومہ وہ الف زائد ہے جو جمع مذکر کے مشابہ کلمات مثلاً یعبوا تفتوا وغیرہ میں لکھا گیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہی احتمال ان تبوٓا میں بھی ہے۔ (النشر ص ۳۳۴)
ہمزہ متوسطہ متحرکہ ماقبل متحرک: رسماً محذوف نہیں ہوتا۔ مگر امام ابو عمرو دانی فرماتے ہیں:
"میں نے دیکھا کہ اہل مدینہ و عراق کے اکثر مصاحف میں الف جو ہمزہ کی رسمی شکل ہے درج ذیل کلمات میں بالاتفاق محذوف ہے۔"
۱۔ لاملئن جہنم جہاں بھی واقع ہو۔
۲۔ واطمانوا یونس س ۱۰ ت ۷
۳۔ اشمازت قلوب الذین زمر س ۳۹ ت ۴۵
۴۔ امتلات ق، س ۵۰، ت ۳۰۔ (یہاں ہمزہ ساکنہ ماقبل مفتوح ہے، قاعدے کے مطابق اسے الف کی صورت میں ہونا چاہیے۔)
"اور بعض مصاحف میں دیکھا کہ ان سب میں قیاس کے مطابق الف ثابت ہے" یعنی لاملان ۔ واطمانوا ۔ اشمازت ۔ هل امتلات مرسوم ہے۔
"اطمانتم" سورۂ نساء (س ۴، ت ۱۰۳) میں تمام مصاحف میں الف مرسوم ہے۔ اور "فادارءتم بقرہ (س ۲، ت ۷۲) میں ہمزہ کی رسمی شکل والا الف (جو "تم" سے پہلے ہے) تمام مصاحف میں بالاتفاق محذوف ہے۔" (المقنع لرسم مصاحف الامصار ص ۳۴)

ہمزۂ متوسطہ مضمومہ و مکسورہ بعد الف:

قاعدے کے تحت الف کے بعد ہمزۂ مضمومہ واو کی صورت میں اور ہمزۂ مکسورہ یا کی صورت میں ہوگا لیکن امام ابو عمرو دانی (متوفی ۴۴۴ھ) لکھتے ہیں:
"کتاب ہجاء السنہ اور ہمارے قدیمی عامۂ مصاحف میں
۱۔ "ان اولیآءہ" انفال میں (س ۸ ت ۳۴)

۲ ۔ اور ''جَزَآءُہٗ'' یوسف میں (س ۱۲، آیت ۷۴، ۷۵) تینوں جگہ بغیر واو کے ہیں۔ اور انھی دونوں (کتاب ہجاء السنّہ، ہمارے قدیمی عامۂ مصاحف) اور مصاحف اہلِ عراق میں (درج ذیل کلمات:)

۳ ۔ اَوْلِیٰٓئُھُمُ بقرہ (س ۲ ت ۲۵۷)
۴ ۔ اِلَیٰٓ اَوْلِیٰٓئِھِمْ انعام (س ۶ ت ۱۲۱)
۵ ۔ وَقَالَ اَوْلِیٰٓؤُھُمْ انعام (س ۶ ت ۱۲۸)
۶ ۔ اِلَیٰٓ اَوْلِیٰٓئِکُمْ احزاب (س ۳۳ ت ۶)
۷ ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فصّلت (س ۴۱ ت ۳۱)

میں نہ الف ہے، نہ واو، نہ یا۔ ''انتھیٰ''۔(۱)

اس کے بعد اپنی سند کے ساتھ امام نافع سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

''قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُہٗ'' ''قَالُوْا جَزَآؤُہٗ.... فَھُوَ جَزَآؤُہٗ'' سب میں واو ہے۔ یعنی رسم میں۔

میرے سامنے ''مقنع'' کے جو دو نسخے ہیں ان میں امام نافع سے مروی عبارت اِتنی ہی ہے۔ اس کے بعد امام دانی لکھتے ہیں: ''و هذا الإسناد الصحيح يُوذِنُ بإطلاق القياس و يَرُدُّ صِحّة ما خرج عنه'' یہ سندِ صحیح آگاہی دے رہی ہے کہ قاعدہ عام ہے اور بعض کلمات کے استثنا کی بات صحیح نہیں۔ (المقنع ص ۴۵)

امام دانی سے سو سال متقدم امام ابو بکر محمد ابن قاسم انباری بغدادی متوفی ۳۲۸ھ کی دو عبارتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قاعدہ عام ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

① وكل ما كانت الهمزة فيه مرفوعةً و توسَّطت في الكلمة فهي مصوَّرة واوا مثل ''اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ'' و ''جَزَآؤُهٗ'' و ''اَوْلِيَآؤُهُمْ'' و ''جَزَآؤُهُمْ'' و ''اٰبَآؤُهُمْ'' و ''شُفَعَآؤُنَا'' و نظائره.
(كتاب المقطوع و الموصول ص ۲۰، مطبوعہ ۱۴۰۱ھ رضا لائبریری، رامپور)

② (و كل همزة أتت بعد ألف و اتصل بها ضمير ، فإن كانَتْ مكسورة صُوِّرت ياءً و إن) كانت مضمومة صورت واوا.

فالمكسورة نحو: ''مِنْ اٰبَآئِهِمْ'' و ''مِنْ نِّسَآئِهِمْ'' و ''اَوْلِيَآئِهِمْ'' و ''اَرْجَآئِهَا'' و ما أشبه ذلك.

والمضمومة نحو: ''جَزَآؤُهُمْ'' و ''اٰبَآؤُهُمْ'' و ''اَوْلِيَآؤُهٗ'' و ''اَحِبَّآؤُهٗ'' و ''اَبْنَآؤُكُمْ'' وشبهه حيث وقع. (كتاب المقطوع و الموصول ص ۴۰-۴۱، مطبوعہ ۱۴۰۱ھ رضا لائبریری، رامپور)

شروع کی عبارت بین القوسین مخطوطہ میں نہ تھی، ناشر نے المقنع سے لے کر شامل کی ہے، جیسا کہ حاشیے میں اظہار کیا ہے۔

---

(۱) اسی طرح اِنْ اَوْلِیٰٓؤُہٗ۔ انفال س ۸ ت ۳۴۔ سے متعلق نشر میں علامہ جزری نے حذفِ واو بعض مصاحف میں، اور حذفِ الف بعد یا، تمام مصاحف میں بتایا ہے تو یہاں صورتِ رسم یہ ہوگی: اَوْلِیٰؤُہٗ باثبات واو۔ اَوْلِیٰٓئُہٗ بحذف واو۔ امام شاطبی نے ''اولیاء'' مضاف بضمیر میں حذفِ الف ہر جگہ بتایا ہے خواہ ہمزہ بصورت واو یا یا مرسوم ہو یا نہ ہو۔ (نثر المرجان ۲ / ۴۸۴)

ہمزہ بشکل واو کے غیر قیاسی مقامات

درج ذیل کلمات میں ہمزہ بصورت واو مرسوم ہے اور واو کے بعد ایک الف زائد کا اثبات ہے۔

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۱	ابراہیم	۱۴	نَبَؤُا الَّذِيْنَ	۹
۲	ص	۳۸	نَبَؤُا الْخَصْمِ	۲۱
۳	ص	۳۸	نَبَؤٌا عَظِيْمٌ	۶۷
۴	تغابن	۶۴	نَبَؤُا الَّذِيْنَ	۵
جہاں بھی نبأ رفعی حالت میں ہے واو کے ساتھ نبؤ ہے غیر حالتِ رفع میں الف کے ساتھ نبأ ہے۔ (مقنع)				
۵	یوسف	۱۲	تَفْتَؤُا	۸۵
۶	نحل	۱۶	يَتَفَيَّؤُا	۴۸
۷	طٰہٰ	۲۰	اَتَوَكَّؤُا	۱۸
۸	طٰہٰ	۲۰	لَا تَظْمَؤُا	۱۱۹
۹	نور	۲۴	يَدْرَؤُا	۸
۱۰	فرقان	۲۵	قُلْ مَا يَعْبَؤُا	۷۷
۱۱	جہاں بھی ہو		يَبْدَؤُا الْخَلْقَ	
۱۲	زخرف	۴۳	اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا	۱۸
۱۳	قیامہ	۷۵	يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ	۱۳
۱۴	-	-	الْمَلَؤُا	
	مومنون	۲۳	فَقَالَ الْمَلَؤُا	۲۴
	نمل	۲۷	يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ	۲۹
	//	//	يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ	۳۲
	//	//	يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ	۳۸
			یہ کلمہ ان مقامات کے ماسوا میں بغیر واو کے "ملأ" الف کے ساتھ ہے	

شمار	سورہ	نمبر	کلمات	آیت
۱۵			جَزٰٓؤُا	
	مائدہ	۵	وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ	۲۹
	مائدہ	۵	اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ	۳۳
	زمر	۳۹	جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ	۳۴
	شوریٰ	۴۲	وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ	۴۰
	حشر	۵۹	وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ	۱۷
	طٰہٰ	۲۰	جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى (مختلف)	۷۶
۱۶			شُرَكٰٓؤُا	
	انعام	۶	فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا	۹۴
	شوریٰ	۴۲	اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا	۲۱
۱۷			اَنْۢبٰٓؤُا	
	انعام	۶	فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا	۵
	شعرا	۲۶	فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا	۶
۱۸			عُلَمٰٓؤُا	
	شعرا	۲۶	عُلَمٰٓؤُا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	۱۹۷
	فاطر	۳۵	مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا	۲۸
۱۹			الضُّعَفٰٓؤُا	
	ابراہیم	۱۴	فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا	۲۱
	مومن	۴۰	فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا	۴۷
۲۰	ہود	۱۱	فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا	۸۷
۲۱	مومن	۴۰	وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ	۵۰
۲۲	روم	۳۰	مِنْ شُرَكَآىِٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا	۱۳
۲۳	صافات	۳۷	الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ	۱۰۶
۲۴	دخان	۴۴	بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ	۳۳
۲۵	ممتحنہ	۶۰	اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ	۴
۲۶	آل عمران	۳	قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ	۱۵

۱ تا ۲۵ ہمزہ بشکل واو آخر میں ہے تو صیغۂ جمع (تقوا، دعوا، نشوا وغیرہ) سے صورۃً مشابہت کے باعث الف زائد بھی ہے۔ ۲۶ میں ہمزہ متوسط ہے جو بجائے الف کے واو کی شکل میں ہے۔

مذکورہ کلمات کے مشابہ دیگر کلمات میں ہمزہ بشکل واو نہیں۔ مثلاً:

يُسْتَهْزَأُ بِهَا-	نساء	س ۴	ت ۱۴۰
ظَمَأٌ-	توبہ	س ۹	ت ۱۲۰
يَتَبَوَّأُ مِنْهَا-	یوسف	س ۱۲	ت ۵۶
نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ-	زمر	س ۳۹	ت ۷۴

(المقنع، ص ۶۱ تا ۶۵)

حذف الف کے مقامات

نوٹ: الف کے حذف و اثبات کے بیان میں کچھ اس ہمزہ کا بھی ذکر شامل ہوگا جو الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔

رسم قرآن کریم میں درج ذیل اقسام و مقامات کے الف محذوف ہیں:

① "يا" ندائیہ کا الف۔ جیسے: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ - يٰنُوحُ - يٰرَبِّ ۔

② "ھا" برائے تنبیہ کا الف۔ جیسے: هٰذَا - هٰذٰنِ - هٰٓاَنْتُمْ - هٰٓؤُلَآءِ ۔

③ تثنیہ مرفوع کا الف اسم میں ہو یا فعل میں، بشرطے کہ طرف میں واقع نہ ہو۔

جیسے: امْرَاَتٰنِ - رَجُلٰنِ - لَسٰحِرٰنِ - مَا يُعَلِّمٰنِ - يَحْكُمٰنِ - اَضَلّٰنَا - تُرْزَقٰنِهٖ

مگر "بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ" کا الف ثابت رہے گا۔ سورۂ رحمٰن میں فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ میں تُكَذِّبٰنِ کے الفِ تثنیہ کے حذف و اثبات میں اختلاف ہے۔[1]

④ ضمیر جمع متکلم کا الف، جب کوئی اور ضمیر اس سے متصل ہو۔

جیسے: اَنْجَيْنٰكُمْ - اٰتَيْنٰكُمْ - مَكَّنّٰهُمْ - عَلَّمْنٰهُ - اَرْسَلْنٰكَ - فَرَشْنٰهَا۔

⑤ جمع مذکر سالم کا الف حذف ہوگا۔

جیسے: الْعٰلَمِيْنَ - الصّٰبِرِيْنَ - الْكٰفِرُوْنَ - الْخٰسِرُوْنَ - اسی طرح الشَّيٰطِيْنُ کا الف بھی محذوف ہوگا۔

استثنا: لیکن اگر الف کے بعد ہمزہ یا حرف مشدّد آئے تو الف ثابت رہے گا۔

---

(۱) قال الداني: و في الرحمن كتبوا في بعض المصاحف "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ" بالألف، وفي بعضها "تُكَذِّبٰنِ" بغير ألف من أول السورة إلى آخرها. انتهى.

وتابعه الشاطبي و السخاوي. و قال صاحب الخزانة : في بعض المصاحف بحذف ألف التثنية للاختصار ، وفي بعضها بإثباتها على الأصل، و الأولى اَولى؛ لكونه موافقا للضابطة . اھ . (نثر المرجان في رسم نظم القرآن . ج۷ ص ۱٤۲)

جیسے: السَّآئِلِيْنَ - وَالْقَآئِمِيْنَ - الظَّآنِّيْنَ - الضَّآلِّيْنَ - حَآفِّيْنَ - الْعَآدِّيْنَ۔

مستثنیٰ: (۱) قَوْمٌ طَاغُوْنَ - ذاریات۔ س ۵۱، ت ۵۳۔ طور۔ س ۵۲، ت ۳۲۔

(۲) كِرَامًا كَاتِبِيْنَ - انفطار۔ س ۸۲، ت ۱۱۔

ان دونوں کلمات (طَاغُوْنَ۔ كَاتِبِيْنَ) کا الف ثابت رہے گا۔

⑥ جمع مؤنث سالم کا الف محذوف ہوگا۔ جیسے: الْمُسْلِمٰتِ - الْمُؤْمِنٰتُ - ظُلُمٰتٌ - كَلِمٰتٌ۔

⑦ جمع مؤنث سالم میں اگر دو الف جمع ہوں تو دونوں حذف ہوں گے۔ جیسے: الصّٰلِحٰتُ (اصل: الصالحات) - النّٰزِعٰتِ - الصّٰٓفّٰتِ - الصّٰٓئِمٰتِ - سٰٓئِحٰتٍ - اٰيٰتٌ - سَمٰوٰتٍ۔

مستثنیٰ: ۱- رَوْضَاتُ الْجَنَّاتِ (سورۂ شوریٰ س ۴۲، ت ۲۲) میں دونوں کلموں کا الف قبل تا ثابت رہے گا۔ (مقنع ص ۳۱)(۱)

۲- اٰيٰتِنَا کا الف جو بعد یا ہے، دو جگہ مرسوم ہے۔

(۱) اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ - یونس، س ۱۰ ت ۱۵۔ (۲) مَكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا (س ۱۰، ت ۲۱)

۳- سَمٰوٰتٍ کا الف جو بعد واو ہے ایک جگہ مرسوم ہے: سَبْعَ سَمٰوَاتٍ (فُصِّلَتْ۔ س ۴۱، ت ۱۲) البتہ الف بعد میم ہر جگہ محذوف ہے۔

⑧ تین سے زیادہ حروف پر مشتمل کثیر الاستعمال اسمائے عجمیہ کا درمیانی الف محذوف ہوتا ہے۔

جیسے: اِبْرٰهِيْمَ - اِسْمٰعِيْلَ - اِسْحٰقَ - هٰرُوْنَ - لُقْمٰنَ - سُلَيْمٰنَ۔

اسی طرح عِمْرٰنَ - صٰلِحٌ - مٰلِكٌ - غیر عجمی اسما کا الف کثرت استعمال کی وجہ سے حذف ہوتا ہے۔

طَالُوْتَ - جَالُوْتَ - يَاْجُوْجَ - مَاْجُوْجَ اور ان کے مثل قلیل الاستعمال اسما کا الف مرسوم ہوتا ہے۔

هَارُوْتَ - مَارُوْتَ - قَارُوْنَ - کا الف اکثر مصاحف میں مرسوم ہے۔

دَاوٗدَ کا الف بالاتفاق مرسوم ہے چوں کہ اس اسم کا ایک واو محذوف رہتا ہے۔ اسی طرح اِسْرَآءِيْلَ کا الف اکثر مصاحف میں مرسوم ہے، چوں کہ اس کلمہ کی ایک "ی" جو ہمزہ کی رسمی شکل ہے۔

---

(۱) مقنع کی عبارت یہ ہے: قال محمد بن عيسى الأصبهاني في كتابه في هجاء المصاحف "قوم طاغون" في و الذاريات والطور، و "يلق أثاما" في الفرقان، و في "روضات الجنات" في عسق، و في النبأ "ولاكذّابا" الستّ كلم مرسومة بالألف. قال أبو عمرو: و كذا رأيتها أنا في مصاحف أهل العراق-اھ۔ چھ کلمے روضات اور جنات دونوں کو شمار کرنے کے بعد ہی پورے ہوں گے۔ مگر امام سیوطی نے اتقان میں استثنا کے تحت صرف "روضات" کو شمار کیا ہے..... وإلا "روضات" في الشورى (اتقان ۴/ ۱۴۸)

اسی سے صاحب نثر المرجان نے جنات میں حذف کو ترجیح دی ہے اور مقنع کی عبارت میں "الست کلم مرسومہ" کی جگہ "آنست مرسومہ" نقل کیا ہے۔ (نثر المرجان ج ۶، ص ۳۵۸)

(اِسْرَآئِیْل) محذوف ہوتی ہے۔

ھٰامٰنَ کا الف بعد میم بالاتفاق محذوف ہے، اس لیے اس کا الف بعد "ہ" ثابت ہے۔

⑨ وہ الف جو دو لام کے درمیان ہو، محذوف ہوتا ہے:

جیسے الضّٰلّٰلُ - فِیْ ظِلٰلٍ - الضّٰلٰلَةُ - خِلٰلُ - اَغْلٰل - سَلٰسِلَ -

⑩ الف بعد لام درج ذیل کلمات میں محذوف ہوتا ہے۔

الْغُلٰمُ - غُلٰمٌ - بِغُلٰمٍ - غُلٰمًا - لِغُلٰمَیْنِ - سَلٰسِل - بَلٰغٌ - الْبَلٰغُ - بَلٰغًا - خِلٰفَكَ -

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - خَلٰٓئِفَ - اٰلٰفٍ (جمع "اَلْف") - الْخَلّٰقُ - سَلٰمٌ - السَّلٰمُ - سَلٰمًا -

الْمَلٰٓئِكَةُ - مَلٰٓئِكَةٌ - مَلٰٓئِكَتُهٗ - اِلٰهٌ - اِلٰهَهٗ - اِلٰهُكُمْ - اِلٰهُنَا۔

اسی طرح اللّٰعِنُوْنَ - مِنَ اللّٰعِبِیْنَ - اللّٰتَ (وَالْعُزّٰی) - الّٰتِیْ - الّٰٓئِیْ - مُلٰقُوْا۔ مُلٰقُوْهُ۔ فَمُلٰقِیْهِ -

یُلٰقُوْا۔ میں، یہ سب جہاں بھی واقع ہوں۔ اسی طرح کلمۂ اللّٰهُ ، اللّٰهُمَّ کا الف بعد لام، ہر جگہ

محذوف ہے۔

⑪ درج ذیل کلمات کا الف بھی محذوف ہوتا ہے۔

۱- ذٰلِكَ - ذٰلِكُمْ - ذٰلِكُنَّ - اُولٰٓئِكَ - اُولٰٓئِكُمْ۔

۲- لٰكِنْ - لٰكِنَّ - لٰكِنَّهٗ - لٰكِنِّیْ - وغیرہ۔

۳- اسم "الرَّحْمٰنُ" جہاں بھی ہو۔

۴- کلمۂ سُبْحٰنَ - سُبْحٰنَكَ - سُبْحٰنَهٗ - مگر ایک جگہ اکثر مصاحف میں ثابت ہے: قُلْ سُبْحَانَ

رَبِّیْ (اسرا، س۱۷، آ۹۳)۔

۵- الف بعد عین "تَعٰلٰی، فَتَعٰلٰی" اور عٰلِم میں، جیسے عٰلِمُ الْغَیْبِ۔ اور الف بعد قاف "بِقٰدِرٍ" میں۔

۶- الف بعد با "تَبٰرَكَ" میں، اسی طرح بٰرَكَ اور اس کی فروع مُبٰرَكٌ ، مُبٰرَكَةً وغیرہ میں۔

۷- الف بعد یا "الْقِیٰمَةِ" میں۔ الف بعد ضاد مُضٰعَفَةً اور یُضٰعِفُ معروف و مجہول میں جہاں

بھی ہوں۔

۸- الف بعد طا "اَلشَّیْطٰنُ، اور سُلْطٰنٌ" میں، جہاں بھی ہوں۔

۹- الف بعد سین "الْمَسٰجِدَ - مَسٰجِدَ - الْمَسٰكِیْنُ - مَسٰكِیْنَ - مَسٰكِنُ میں جہاں بھی ہوں۔[1]

---

(۱) امام عمرو دانی نے المقنع میں یہی کلمات دیے ہیں اور کچھ کلمات ذکر کیے ہیں جو متفرقات کے تحت بیان ہوں گے مگر علامہ سیوطی کی عبارت یہ ہے "و من كل جمع علی "مفاعل" "أو شبهه" نحو المسٰجد و مسٰكن، و اليتٰمی، و النصٰری، و المسٰكين ، و الخبٰئث ، و الملٰئكة، و الثانية من "خطٰينا" كيف وقع"۔ (اتقان ٤: ١٤٨) =

۱۰- اسمائے عدد "ثَلٰثُ - ثَلٰثَةٌ - ثَمٰنِيَةٌ - ثَمٰنِيَ حِجَجٍ - ثَمٰنِيْنَ" میں۔ اسی طرح ثُلٰثَ، رُبٰعَ میں۔ یہ سب کلمات جہاں بھی ہوں۔ مگر عدد ترتیبی مثلاً رَابِعُهُمْ، سَادِسُهُمْ، ثَامِنُهُمْ میں رسم الف پہ اتفاق ہے۔

۱۱- الف بعد حا "اَصْحٰبُ" میں۔ جیسے اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ - اَصْحٰبُ النَّارِ۔ اسی طرح الف بعد ہا اَنْهٰرٌ میں نکرہ ہو یا معرفہ۔[1]

۱۲- الف بعد صاد و تا "نَصٰرٰى - يَتٰمٰى" میں جہاں بھی آئیں۔

= صاحب نثر المرجان نے اس کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر جمع منتہی الجموع کے صیغے سے الف حذف ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں کہ کل نو اوزان ہیں: ۱- مفاعل ۲- فواعل ۳- افاعل ۴- فعاعل ۵- فعائل (۲ تا ۵ وزن عروضی کے لحاظ سے مفاعل کے مشابہ ہیں) ۶- مفاعیل ۷- فواعیل ۸- افاعیل ۹- فعاعیل۔ (یہ چار، مفاعل کے وزن پہ نہیں مگر جمع منتہی الجموع ہونے میں اس کے مشابہ ہیں) علامہ جزری نے اپنے مصحف میں ان سبھی اوزان سے الف حذف کیا ہے اور وہ ثقہ امام ہیں۔ پھر اپنی طرف سے صاحب نثر نے اس کی کچھ توجیہ اور اس توجیہ پہ اپنے استاذ بحر العلوم فرنگی محلی رحمہ اللہ کی تحسین کا تذکرہ کیا ہے۔ (ج ۱ ص ۳۵ تا ۳۷)

وہ لکھتے ہیں:

اعلم أن حذف الألف من صيغ منتهى الجموع كلها، كما فعله الجزري و ضبطه السيوطي، متحتم؛ لأن الألف توجب انقطاع الكلمة عما بعدها، لأنها من حروف التميز كما تقدم، و الألف في صيغ منتهى الجموع تقع ثالثة، و أقل بناء الاسم و الفعل على ثلاثة أحرف، فيوهم أنها كلمة مستقلة، و كلما تمت الكلمة جاز الوقف عليها.

على أنهم قد أطبقوا على جواز الوقف على ما رُسم مقطوعا في المصاحف العثمانية، كما أنه يجوز الوقف على لام "مالِ" في قوله تعالى: "مالِ هذا الرسول" لرسم اللام مقطوعة عن "هذا" في الإمام، فإثبات الألف في الصيغ المذكورة يوهم جواز الوقف على الألف، والوقف في أثناء الكلمة غير جائز بالإجماع، فلا جرم تحذف الألف منها لدفع هذا الوهم.

هذا ما سَنَحَ لي حين تحرير المقام فعرضته على الأستاذ النحرير ملك العلماء مولانا عبد العلي محمد رحمه الله رحمة الأبرار فحسّنه تحسينا بليغا. والله الموفق. (نثر المرجان ج ۱ ص ۳۷)

[1] نثر المرجان میں ہے:

(الف) "افعال" کے وزن پہ جمع کے یہ چند کلمات امام دانی و شاطبی نے ذکر کیے ہیں، جن کا دوسرا الف رسم قرآنی میں محذوف ہے۔

(۱) أَصْحٰب - الأَصْحٰب (۲) أَنْهٰر - الأَنْهٰر (۳) أَغْلٰل - الأَغْلٰل (۴) أُلٰف (جمع أَلْف)

مگر مصحف جزری میں اس کے ہم وزن سبھی کلمات میں دوسرا الف محذوف ہے۔ جیسے أَبْصٰر - أَنْدٰد - الأَنْصٰر - الأَوْبٰر - الأَشْعٰر وغیرہ۔ مگر جس کلمۂ جمع میں الف کے بعد ہمزہ یا تا ہے اس میں دوسرا الف محذوف نہیں۔ جیسے: (۱) الأَبْنَاء - الأَسْمَاء۔ (۲) الأَمْوَات - أَشْتَاتًا۔ (ج ۱ ص ۳۸)

(ب) اسی طرح "خَلّٰق" صیغۂ مبالغہ بفتح خا و تشدید لام۔ قرآن میں جہاں بھی ہے، اس کا الف بعد لام باجماع علمائے رسم محذوف ہے۔ اس کے ہم وزن دیگر کلمات جیسے خوان جبّار، صبّار، کفّار کا الف مرسوم ہے۔ مگر مصحف جزری میں اکثر مقامات پہ محذوف ہے۔ (نثر المرجان ۱/ ۳۸)

۱۳- الف بعد یا "الرِّیٰحُ" میں مگر ایک جگہ ثابت ہے: اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ۔ روم س ۳۰ ت ۴۶۔

۱۴- الف بعد لام "الْئٰنَ" میں۔ مگر ایک جگہ مرسوم ہے: فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ۔ سورۂ جن س ۷۲، ت ۹۔

۱۵- "مَا" استفہامیہ پر جب حرف جر داخل ہو تو اس کا الف محذوف ہوگا، ایسا جہاں بھی واقع ہو۔ قرآن میں یہ پانچ حروف جارہ کے ساتھ آیا ہے: عَمَّ، فِیْمَ، بِمَ، لِمَ، مِمَّ۔

جیسے (۱) عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ (۲) فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا (۳) بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ (۴) لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۵) مِمَّ خُلِقَ۔

اسی طرح اِلَامَ، عَلَامَ، حَتَّامَ مگر قرآن میں اِلٰی، عَلٰی، حَتّٰی کے ساتھ "مَا" استفہامیہ نہیں آیا۔

۱۶- "تُرٰبًا" میں الف بعد را تین جگہ محذوف ہے: (۱) اِذَا كُنَّا تُرٰبًا۔ رعد، س ۱۳، ت ۵۔ (۲) اِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَآ۔ نمل، س ۲۷، ت ۶۷۔ (۳) یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا۔ نبا، س ۷۸، ت ۴۰۔ ان کے علاوہ جگہوں میں یہ الف مرسوم ہے۔

۱۷- "كِتٰبٌ" کا الف بعد تا ہر جگہ محذوف ہے صرف چار جگہ مرسوم ہے۔

(۱) لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ۔ رعد، س ۱۳، ت ۳۸ (۲) اِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ۔ حجر، س ۱۵، ت ۴

(۳) مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ۔ کہف س ۱۸، ت ۲۷ (۴) تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔ نمل س ۲۷، ت ۱۔

۱۸- اَیُّهَا کا آخری الف تین جگہ محذوف ہے: (دیگر مقامات میں مرسوم)۔

(۱) اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ نور، س ۲۴، ت ۳۱ (۲) یٰٓاَیُّهَ السّٰحِرُ۔ زخرف، س ۴۳، ت ۴۹

(۳) اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ۔ رحمٰن س ۵۵، ت ۳۱۔

۱۹- سٰحِرٌ کا الف ہر جگہ محذوف ہے (سٰحِرٌ) صرف ایک جگہ مرسوم ہے: اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ۔ ذاریات س ۵۱، ت ۵۲۔

۲۰- "قُرْءٰنًا" کا الف بعد ہمزہ دو جگہ محذوف ہے۔

(۱) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا۔ یوسف، س ۱۲، ت ۲ (۲) اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا۔ زخرف، س ۴۳، ت ۳۔

۲۱- مِیْعٰدٌ کا الف ایک جگہ۔ انفال س ۸، ت ۴۲ "فِی الْمِیْعٰدِ"۔ میں محذوف ہے۔ باقی ہر جگہ مرسوم۔

۲۲- اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ سورۂ شعرا (س ۲۶ ت ۱۷۶) اور سورۂ صٓ (س ۳۸ ت ۱۳) میں اس طرح مرسوم ہے کہ "الْاَیْكَةِ" میں نہ لام سے پہلے الف ہے نہ بعد میں۔ اور سورۂ حجر (س ۱۵ ت ۷۸) اور سورۂ قٓ (س ۵۰ ت ۱۴) میں۔ لام کے قبل و بعد الف مرسوم ہے "الْاَیْكَةِ"۔

۲۳- تَرٰٓءَ الْجَمْعٰنِ شعرا (س ۲۶ ت ۶۱) وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ۔ (اسرا، س ۱۷، ت ۸۳- فصلت، س ۴۱، ت ۵۱) میں ایک ہی الف مرسوم ہے، دوسرا محذوف ہے۔ اس لیے کہ ان کلمات کی اصل رسم یہ ہے:

تَرَاءَ یٰ - نَاٰیٰ - دوسرا الف ی سے بدلا ہوا ہے اس لیے اس کی جگہ ی لکھی جاتی ہے۔
مذکورہ کلمات میں نہ دوسرا الف مرسوم ہے۔ نہ اس کی اصل "ی"۔

۲۴- "رَاٰی" قرآن میں جہاں بھی آیا ہے ایک ہی الف سے مرسوم ہے۔ لام کلمہ کی جگہ جو الف بشکل یا ہوتا ہے وہ نہیں لکھا جاتا، خواہ اس کے بعد ساکن آیا ہو یا متحرک۔
جیسے: رَاٰ کَوْکَبًا - رَآٰ اَیْدِیَھُمْ - فَلَمَّا رَاٰہُ - فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ - رَاَ الشَّمْسَ۔
استثنا: مگر سورۂ نجم کے دو مقام مستثنیٰ ہیں۔ (۱) مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی (س ۵۳، ت ۱۱)۔ (۲) لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ (س ۵۳، ت ۱۸)

اسی طرح سورۂ روم (س ۳۰، ت ۱۰) میں ہے "اَسَآٰءُوا السُّوْٓاٰی"۔ السُّوْٓاٰی، فُعلیٰ کے وزن پر ہے۔ لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہے، اس کے بعد الف بصورتِ یا مرسوم ہے۔

⑫ منصوب منوّن الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ جیسے عَلِیْمًا حَکِیْمًا، اس طرح "مَآءًا" ہونا چاہیے، مگر ایسے تمام کلمات جن کے آخر میں ہمزہ اور اس کے ماقبل الف ہے، ان کا آخری الف جو تنوین کی جگہ آتا ہے، محذوف ہوتا ہے۔
جیسے مَآءً - غُثَآءً - جُفَآءً - سَوَآءً - نِسَآءً۔

⑬ جو ہمزہ طرف میں واقع ہے اور اس کا ماقبل مفتوح ہے تو حسب قاعدہ اسے بشکل الف مرسوم ہونا چاہیے اب اگر وہ منصوب منوّن ہو تو ایک الفِ نصب بھی چاہیے جیسے خَطَأًا، اسی طرح اگر اس کے بعد الف "تثنیہ" ہو تو بھی دو الف جمع ہوں گے جیسے اَنْ تَبَوَّاٰا، مگر دونوں صورتوں میں صرف ایک الف لکھا جائے گا اور ایک الف کتابت میں محذوف ہوگا تاکہ اجتماع مثلین نہ ہو۔ کون سا الف محذوف ہوگا؟ وہ جو ہمزہ کی رسمی شکل ہے یا الف نصب و الف تثنیہ؟ امام ابو عمرو دانی کے نزدیک الف نصب یا الف تثنیہ ثابت رہے گا اور اس سے پہلے والا ہمزہ محذوف ہوگا تو ان کے قول پر درج ذیل کلمات اس طرح مرسوم ہوں گے: خَطْـًٔا - مَلْجَـًٔا - مُتَّکَـًٔا - اَنْ تَبَوَّءَا لِقَوْمِکُمَا۔

علامہ ابوالحسن علی بن محمد سخاوی (صاحب الوسیلہ شرح العقیلہ، ولادت ۵۵۸ھ - وفات ۶۴۳ھ) کا مختار یہ ہے کہ الف نصب و الف تثنیہ حذف ہوگا، اس لیے کہ وہ طرف میں واقع ہے اور طرف محلِّ تغیر ہوتا ہے۔ اور ہمزہ جزو کلمہ ہے تو وہ اثبات کا زیادہ مستحق ہے۔ صاحب نثر المرجان نے دونوں حضرات کے موقف پر کلام کے بعد علامہ سخاوی کے قول کو اس بنا پر ترجیح دی ہے کہ امام جزری کے مصحف میں اسی طرح مرسوم ہے۔ اس قول پر مذکورہ کلمات اس طرح مرسوم ہوں گے:
خَطَاً - مَلْجَاً - مُتَّکَاً - اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِکُمَا۔ (نثر المرجان ۱/ ۶۴۳)

مگر مَآءً ، مَلْجَاً دونوں قسم کے کلمات پر عَلِیْمًا حَکِیْمًا کی طرح وقف الف کے ساتھ ہوگا اور "مَآءَا" "مَلْجَئَا" پڑھا جائے گا۔

فائدہ:- آخر میں تاے مدوّرہ والا کلمہ جب منصوب منوّن ہو تو وہاں بھی الف مرسوم نہ ہوگا اور بحالتِ وقف ۃ کی جگہ ہ ادا کی جائے گی۔ جیسے رَحْمَۃً ، نِعْمَۃً کو رَحْمَہْ ، نِعْمَہْ پڑھا جائے گا۔ بلکہ ایسے کلمہ پر جب بھی وقف ہوگا تو ۃ کی جگہ ہ ادا ہوگی خواہ اس کلمہ پر تنوین ہو یا نہ ہو، اور خواہ اس پر فتحہ ہو یا کسرہ یا ضمہ۔

❁ جہاں نون تاکید خفیفہ بصورت الف مرسوم ہے۔ لَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ (س۱۲، ت۳۲) لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ (س۹۶ ت۱۵) ان پر بھی وقف الف کے ساتھ ہوگا۔

⑭ واو جمع کے بعد بعض کلمات میں الف زائد محذوف ہے۔ وہ کلمات درج ذیل ہیں:

۱- وَجَآءُوْ ۲- وَبَآءُوْ جہاں بھی آئیں۔ ۳- فَاِنْ فَآءُوْ - بقرہ س۲، ت۲۲۶۔

۴- وَعَتَوْ عُتُوًّا۔	فرقان	س	۲۵	ت	۲۱
۵- وَالَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْٓ اٰیٰتِنَا۔	سبا	س	۳۴	ت	۵
۶- وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ۔	حشر	س	۵۹	ت	۹

دوسرے تمام مقامات میں واو جمع کے بعد الفِ زائد مرسوم ہے جیسے اٰمَنُوْا۔ کَفَرُوْا۔ نَسُوا اللّٰہَ وغیرہ۔

⑮ کبھی دو الف جمع ہو جاتے ہیں مثلاً "اَقْرَرْتُمْ" جس کے شروع میں ہمزۂ مبتدیہ بصورت الف ہے، اس پر ہمزۂ استفہام داخل ہو تو "ءَاَقْرَرْتُمْ" ہوگا اور دو الف جمع ہوں گے۔

اسی طرح "اَمِنَ" کے اسم فاعل "اٰمِنٌ" بروزن فَاعِلٌ میں دو الف ہوں گے پہلا اصلی، دوسرا زائد۔ اور "اٰمَنَ" فعل ماضی بروزن اَکْرَمَ میں دو الف ہوں گے پہلا قطعی، زائد۔ دوسرا ہمزۂ اصلی سے بدلا ہوا۔

اسی طرح "اِلٰہ" بروزنِ فِعال کی جمع "اٰلِھَۃ" بروزنِ "اَفْعِلَۃ" میں دو الف ہیں، پہلا زائد، دوسرا ہمزۂ اصلی سے بدلا ہوا ــــ اب اگر اس پر ہمزۂ استفہام داخل ہو تو ءَاٰلِھَۃ ہوگا اور تین الف جمع ہوں گے۔

ان سب صورتوں میں ایک ہی الف مرسوم ہوگا:

❁ دو الف ہوں تو ایک جو مرسوم ہوگا، وہ کون ہوگا؟ پہلا یا دوسرا؟ اس میں تفصیل ہے ــ اگر پہلا ہمزہ برائے استفہام نہ ہو تو امام سخاوی (ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالصمد شافعی صاحب جمال القراء، وسیلہ شرح عقیلۂ شاطبی ۵۵۸ھ - ۶۴۳ھ) کا مختار یہ ہے کہ پہلا الف مرسوم ہوگا، دوسرا حذف

ہوگا۔ دیار ہند میں اسی پر عمل ہے کیوں کہ اس میں اختصار ہے۔

امام ابو عمرو دانی فرماتے ہیں: میرے نزدیک دوسرا ثابت رہے گا۔ مثلاً ''ءَاٰلِهَة'' میں ''ءَالِهَة'' اور ''اٰلِهَة'' دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اول امام دانی کی پسندیدہ ہے۔ دوم امام سخاوی کے یہاں مختار اور دیار ہند میں معمول بہ ہے۔

پہلا اگر ہمزۂ استفہام ہو تو کون ثابت رہے گا؟ فرّا، ثعلب اور ابن کیسان کا قول ہے کہ ہمزۂ استفہام ثابت رہے گا، اس لیے کہ اس کی حاجت ہے۔ امام کسائی اور اہل مصاحف کا قول ہے کہ ہمزۂ اصلیہ ثابت رہے گا۔ اس کو امام دانی نے ''اَوْجَه'' (زیادہ وجیہ اور بہتر) بتایا۔ صاحب نثر المرجان کہتے ہیں: یہی زیادہ قرین قیاس ہے، اس لیے کہ ہمزۂ استفہام بکثرت حذف ہوتا رہتا ہے تو اسی کو حذف کرنا زیادہ مناسب ہے۔

مثلاً ءَاَقْرَرْتُمْ میں دو صورتیں ہیں: (۱) ءَاَقْرَرْتُمْ (۲) اَءَقْرَرْتُمْ۔ اول اوجہ، اقیس اور مختار ہے۔

⊛ اگر شروع میں تین الف ہوں جن میں پہلا ہمزۂ استفہام ہو تو تین شکلیں ہوں گی۔

(۱) ءَءَالِهَه (۲) اَءَالِهَة (۳) ءَاٰلِهَة۔ اول امام دانی کی مختار ہے۔ دوم فرّا، ثعلب اور ابن کیسان کے مطابق ہے۔ سوم امام سخاوی کے مطابق اور دیار ہند میں معمول بہ ہے۔

مثالیں:

(۱) ءَاَنْذَرْتَهُمْ ۔ ءَاَقْرَرْتُمْ ۔ ءَاَشْفَقْتُمْ ۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۔ ءَاِذَا مِتْنَا ۔ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ۔

(۲) ءَامَنُوْا ۔ ءَامَنَ ۔ ءَادَمُ ۔ ءَاخَر ۔ ءَازَر ۔ ءَامِّيْنَ۔ ءَاسِنٍ۔ (مختار امام دانی)

یا اٰمَنُوْا ۔ اٰمَنَ ۔ اٰدَمُ ۔ اٰخَرَ ۔ اٰزَرَ ۔ اٰمِّيْنَ ۔ اٰسِنٍ۔ (مختار امام سخاوی)

(۳) ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ ۔ (زخرف س۴۳ ت۵۸)

⑯ جس کلمہ میں اختلافِ قراءت ہو اور ایک قراءت پر اثباتِ الف ہو، دوسری پر حذفِ الف، وہاں بھی الف محذوف الرسم ہوگا۔ مثلاً ایک قراءت میں وٰعَدْنَا ہے دوسری میں وَعَدْنَا، اور امام حفص کی قراءت وٰعَدْنَا ہے تو حذف کے ساتھ وٰعَدْنَا لکھا جائے گا۔ يُضٰعِفُ اور يُضَعِّفُ دو قراءتیں ہیں۔ امام حفص کی قراءت اول ہے تو رسم یوں ہوگی ''يُضٰعِفُ'' اگر حرکت و اعراب نہ لگائیں ''یضعف'' تو قراءتیں جاننے والا اسے دونوں طرح پڑھ سکتا ہے۔

⑰ بہت سے دیگر کلمات جن میں الف محذوف ہے مگر وہ قواعد بالا کے تحت نہ آئے۔

امام ابو عمرو دانی نے اپنی کتاب ''المقنع فی رسم مَصَاحف الامصار'' میں مختلف عنوانات کے تحت مصاحف میں رسم قرآنی کا حال بڑی تحقیق و تفصیل سے لکھا ہے۔ ان بیانات سے میں نے وہ

کلمات جمع کیے جو ضوابط کی شکل میں یہاں مذکور نہ ہوئے۔ ان کی فہرست آگے دی جا رہی ہے۔ بہت سے مقامات پر علامہ شہاب الدین احمد بن محمد دمیاطی متوفی ۱۱۱۷ھ کی کتاب "اِتحافُ فُضَلاءِ البَشَر فی القراءاتِ الأربعة عشر" سے بھی مدد لی گئی ہے۔

اُن کلمات کو فہرست سے کم کر دیا ہے جو امام حفص کی قراءت پر موافق قیاس مرسوم ہیں مگر کسی اور قراءت کے تحت ان کی رسم غیر قیاسی ہے۔ اب تمام مصاحف امام عاصم کی قراءت بروایت امام حفص کے مطابق لکھے جاتے ہیں اور روایت حفص کے طلبہ دیگر قراءتوں سے آشنا نہیں ہوتے، اس لیے دیگر قراءتوں کے لحاظ سے رسم کا بیان ان کے لیے پریشانی کا سبب ہو سکتا ہے۔

حذف الف کے متفرق مقامات

جو قواعد کے تحت نہ آئے

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر	نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۱	فاتحہ	۱	مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	۳	۱۵	بقرہ	۲	وَقٰتِلُوْهُمْ	۱۹۳
۲	بقرہ	۲	يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ	۹	۱۶	بقرہ	۲	فَرِهٰنٌ	۲۸۳
۳	بقرہ	۲	وَاِذْ وٰعَدْنَا	۵۱	۱۷	آل عمران	۳	وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا	۱۹۵
۴	بقرہ	۲	خَطٰيٰكُمْ	۵۸	۱۸	آل عمران	۳	مٰلِكَ الْمُلْكِ	۲۶
۵	بقرہ	۲	تَشٰبَهَ	۷۰	۱۹	نساء	۴	ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا	۹
۶	بقرہ	۲	فَادّٰرَءْتُمْ (الف بعد دال ورا)	۷۲	۲۰	نساء	۴	اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ	۴۳
۷	بقرہ	۲	تَظٰهَرُوْنَ	۸۵	۲۱	نساء	۴	فَلَقٰتَلُوْكُمْ	۹۰
۸	بقرہ	۲	اُسٰرٰى	۸۵	۲۲	نساء	۴	مُرٰغَمًا كَثِيْرًا	۱۰۰
۹	بقرہ	۲	تُفٰدُوْهُمْ	۸۵	۲۳	نساء	۴	اِلَّآ اِنٰثًا	۱۱۷
۱۰	بقرہ	۲	مِيْكٰلَ	۹۸	۲۴	نساء	۴	يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ	۱۴۲
۱۱	بقرہ	۲	عٰهَدُوْا	۱۰۰	۲۵	مائدہ	۵	قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً	۱۳
۱۲	بقرہ	۲	لَا تُقٰتِلُوْهُمْ	۱۹۱	۲۶	مائدہ	۵	بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	۹۵
۱۳	بقرہ	۲	يُقٰتِلُوْكُمْ	۱۹۱	۲۷	مائدہ	۵	قِيٰمًا لِّلنَّاسِ	۹۷
۱۴	بقرہ	۲	فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ	۱۹۱	۲۸	انعام	۶	وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ	۳۸

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۲۹	انعام	۶	فَلِقُ الْحَبِّ (بعض مصاحف میں فلِقُ ہے بعض میں فَالِقُ (مقنع))	۹۵
۳۰	انعام	۶	اَکٰبِرَ مُجْرِمِیْهَا	۱۲۳
۳۱	اعراف	۷	اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ	۱۳۱
۳۲	اعراف	۷	وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ	۱۳۹
۳۳	اعراف	۷	وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى	۱۴۲
۳۴	اعراف	۷	عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ	۱۵۷
۳۵	اعراف	۷	مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ	۲۰۱
۳۶	هود	۱۱	وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ	۱۶
۳۷	یوسف	۱۲	غَيٰبَتِ الْجُبِّ	۱۰ و ۱۵
۳۸	یوسف	۱۲	لِفِتْيٰنِهِ	۶۲
۳۹	یوسف	۱۲	خَيْرٌ حٰفِظًا	۶۴
۴۰	رعد	۱۳	وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ	۴۲
۴۱	ابراہیم	۱۴	بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ (بعض میں ہے بعض میں بِاَيَّامِ اللہ ہے (مقنع))	۵
۴۲	بنی اسرائیل	۱۷	طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ	۱۳
۴۳	بنی اسرائیل	۱۷	اَوْ كِلٰهُمَا	۲۳
۴۴	کہف	۱۸	تَزٰوَرُ	۱۷
۴۵	کہف	۱۸	فَلَا تُصٰحِبْنِيْ	۷۶
۴۶	کہف	۱۸	لَتَّخَذْتَ	۷۷
۴۷	مریم	۱۹	تُسٰقِطْ	۲۵
۴۸	طٰہ	۲۰	لَا تَخٰفُ دَرَكًا	۷۷
۴۹	طٰہ	۲۰	وَوٰعَدْنٰكُمْ	۸۰
۵۰	انبیا	۲۱	قٰلَ	۴ و ۱۱۲
۵۱	انبیا	۲۱	جُذٰذًا	۵۸
۵۲	انبیا	۲۱	تَعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ	۷۴
۵۳	انبیا	۲۱	كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ	۹۰
۵۴	انبیا	۲۱	وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ	۹۵
۵۵	حج	۲۲	سُكٰرٰى	۲
۵۶	حج	۲۲	بِسُكٰرٰى	۲
۵۷	حج	۲۲	يُدٰفِعُ	۳۸
۵۸	حج	۲۲	يُقٰتَلُوْنَ	۳۹
۵۹	حج	۲۲	مُعٰجِزِيْنَ	۵۱
۶۰	مومنون	۲۳	الْمُضْغَةَ عِظٰمًا	۱۴
۶۱	مومنون	۲۳	يُسٰرِعُوْنَ	۶۱
۶۲	مومنون	۲۳	فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ	۱۴
۶۳	مومنون	۲۳	سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ	۶۷
۶۴	مومنون	۲۳	قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ	۱۱۲
۶۵	مومنون	۲۳	قٰلَ اِنْ لَبِثْتُمْ	۱۱۴
۶۶	فرقان	۲۵	فِيْهَا سِرٰجًا	۶۱
۶۷	نمل	۲۷	فَنٰظِرَةٌ (بعض میں فناظرة)	۳۵
۶۸	نمل	۲۷	طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ	۴۷
۶۹	نمل	۲۷	بَلِ ادّٰرَكَ	۶۶
۷۰	قصص	۲۸	فٰرِغًا	۱۰
۷۱	لقمان	۳۱	فِصٰلُهٗ	۱۴
۷۲	احزاب	۳۳	تُظٰهِرُوْنَ	۴
۷۳	سبا	۳۴	مُعٰجِزِيْنَ	۵ و ۳۸
۷۴	سبا	۳۴	نُجٰزِيْٓ	۱۷
۷۵	سبا	۳۴	رَبَّنَا بٰعِدْ	۱۹
۷۶	صافات	۳۷	فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ	۷۰
۷۷	زمر	۳۹	مَنْ هُوَ كٰذِبٌ	۳
۷۸	زمر	۳۹	لِلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ	۲۲

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر	نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۷۹	شوریٰ	۴۲	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	۳۷	۸۹	تحریم	۶۶	وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ	۴
۸۰	زخرف	۴۳	عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ	۱۹	۹۰	قلم	۶۸	لَوْ لَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ	۴۹
۸۱	احقاف	۴۶	اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ	۴	۹۱	معارج	۷۰	بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ	۴۰
۸۲	احقاف	۴۶	اِحْسٰنًا	۱۵	۹۲	معارج	۷۰	وَالْمَغٰرِبِ	۴۰
۸۳	احقاف	۴۶	فِصٰلُهٗ	۱۵	۹۳	انسان	۷۶	عٰلِيَهُمْ	۲۱
۸۴	فتح	۴۸	بِمَا عٰهَدَ	۱۰	۹۴	مرسلات	۷۷	جِمٰلَتٌ	۳۳
۸۵	نجم	۵۳	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ	۳۲	۹۵	نبا	۷۸	الْاَرْضَ مِهٰدًا	۶
۸۶	واقعہ	۵۶	بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ	۷۵	۹۶	نبا	۷۸	كِذّٰبًا	۳۵
۸۷	مجادلہ	۵۸	يُظٰهِرُوْنَ	۲	۹۷	مطففین	۸۳	خِتٰمُهٗ مِسْكٌ	۲۶
۸۸	مجادلہ	۵۸	يُظٰهِرُوْنَ	۳	۹۸	فجر	۸۹	فِيْ عِبٰدِيْ	۲۹

چند مختلف فیہ مقامات جن میں حذفِ الف راجح ہے:

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر	نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۱	آل عمران	۳	قٰتَلَ	۱۴۶	۴	ص	۳۸	عِبٰدَنَا	۴۵
۲	مومنون	۲۳	يُسٰرِعُوْنَ	۶۱	۵	زخرف	۴۳	قٰلَ	۲۴
۳	قصص	۲۸	تَظٰهَرَا	۴۸	۶	بلد	۹۰	اِطْعٰمٌ	۱۴

اثباتِ الف کے مقامات

بعض مقامات پر الف کا تلفظ نہیں ہوتا مگر کتابت میں ثبت ہوتا ہے اسی کو اثبات الف کہتے ہیں۔ جیسے واو جمع کے بعد ایک الف لکھا جاتا ہے، اس کا کہیں تلفظ نہیں ہوتا محض کتابت میں آتا ہے جیسے فَعَلُوْا - قَالُوْا - اشْتَرَوْا - اَسَآءُوا وغیرہ۔

اثبات الف کے مقامات یہ ہیں:

① اگر واو جمع کے بعد ضمیر نہ ہو تو اس کے بعد الف ہر جگہ مرسوم ہوگا سوائے چند مقامات کے جن کا بیان گزرا [جَآءُوْ - بَآءُوْ جہاں بھی ہوں، اور - فَآءُوْ (س۲، ت۲۲۶) عَتَوْ - (س۲۵ ت۲۱) سَعَوْ - (س۳۴ ت۵) تَبَوَّءُوْ (س۵۹، ت۹)]

② واو اصلیہ جو - يَدْعُوْ، تَدْعُوْ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ - اور ان کے مثل کلمات کے آخر میں واقع ہے، اس کے بعد بھی الف مرسوم ہے۔ جیسے تَدْعُوْا، تَرْجُوْا، فَلَا يَرْبُوْا، لِيَرْبُوْا، اِنَّمَآ اَشْكُوْا، اَدْعُوْا،

لِيَبْلُوَا، اَنْ يَعْفُوَا، لَنْ نَدْعُوَا۔

مگر ایک جگہ الف محذوف ہے: عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ (نساء-س۴، ت۹۹)

③ واو علامت رفع کے بعد، جب کہ نون جمع یا کوئی ضمیر اس سے متصل نہ ہو۔

مثالیں: (۱) اُولُوْ کے بعد الف زائد مرسوم ہے، جہاں بھی ہو۔ جیسے اُولُوا الْاَلْبَابِ - اُولُوا الْعِلْمِ - اُولُوْا بَقِيَّةٍ۔

(۲) بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ (یونس س۱۰ ت۹۰)

(۳) مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ (بقرہ س۲ ت ۴۶) - (ہود س۱۱ ت ۲۹) - مُلٰقُوا اللّٰهِ (بقرہ س۲ ت ۲۴۹)۔

مُرْسِلُوا النَّاقَةِ (قمر، س۵۴ ت۲۷) كَاشِفُوا الْعَذَابِ (دخان، س۴۴ ت۱۵)

اور اس طرح کے کلمات۔

④ مِائَةٌ اور مِائَتَيْنِ جہاں بھی واقع ہوں ان میں میم کے بعد الف زائد مرسوم ہے۔ مگر فِئَةٌ اور فِئَتَيْنِ بلا الف مرسوم ہیں۔

⑤ واو "الرِّبٰوا" کے بعد، قرآن میں جہاں بھی ہو۔

⑥ جہاں بھی ہمزۂ متطرفہ بشکل واو مرسوم ہے اس کے بعد الف زائد مرقوم ہے۔ جیسے اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ (نساء س۴ ت۱۷۶) يَعْبَؤُا۔ تَفْتَؤُا۔ لَا تَظْمَؤُا - يَبْدَؤُا - الضُّعَفٰٓؤُا۔ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا - الْعُلَمٰٓؤُا - بَلٰٓؤُا - الْبَلٰٓؤُا - جَزٰٓؤُا۔ (مائدہ س۵ ت۲۹، ت ۳۳۔ طٰہٰ س۲۰ ت۷۶۔ زمر س۳۹ ت ۳۴۔ شوریٰ س۴۲ ت۴۰ حشر س۵۹ ت۱۷) چھ مقامات میں۔

⑦ "شَيْءٍ" ہر جگہ بغیر الف ہے، صرف وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْىءٍ (کہف س۱۸ ت۲۳) میں الف زائد کے ساتھ مرسوم ہے۔

⑧ چار مقامات میں "لَا" کا الف زائد مرسوم ہے:

① لَاۡاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ - (آل عمران س۳ ت ۱۵۸) ② لَاۡاَوْضَعُوْا - (توبہ س ۹ ت ۴۷)

③ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗ - (نمل س۲۷ ت۲۱) ④ لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ - (صٰفّٰت، س۳۷ ت۶۸)

⑨ مَلَاۡئِهٖ - مَلَاۡئِهِمْ جہاں بھی ہو۔

⑩ کچھ کلمات متفرقہ کے آخر میں اثبات:

① لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ۔ کہف س۱۸ ت ۳۸۔ اسی طرح انا ضمیر کا آخری الف جو وصل میں نہیں پڑھا جاتا اور اس پر وقف ہو تو پڑھا جاتا ہے۔

② الظُّنُوْنَا۔	احزاب	س	۳۳	ت	۱۰
③ الرَّسُوْلَا۔	احزاب	س	۳۳	ت	۶۶

④ السَّبِیْلَا۔ احزاب س ۳۳ ت ۶۷

⑤ سَلٰسِلَاْ۔ دہر س ۷۶ ت ۴

⑥ قَوَارِیْرَاْ قَوَارِیْرَاْ۔ دہر س ۷۶ ت ۱۵،۱۶

اول میں اثبات بالاتفاق، ثانی میں مصاحف اہلِ حجاز و کوفہ میں باثبات۔

⑦ "لُؤْلُؤًا" ۔حج۔ س ۲۲ ت ۲۳۔ بالاتفاق۔ فاطر۔ س ۳۵ ت ۳۳۔ باختلاف۔ مصحف مدنی میں اثبات۔ بروایتے، مصحفِ کوفی میں بھی اثبات۔

⑧ ثَمُوْدَاْ ۔ ہود۔ س ۱۱ ت ۶۸ــ فرقان۔ س ۲۵ ت ۳۸۔ عنکبوت۔ س ۲۹ ت ۳۸ــ نجم۔ س ۵۳ ت ۵۱۔

⑨ جِاْیْٓءَ۔ زمر۔ س ۳۹ ت ۶۹۔ فجر، س ۸۹ ت ۲۳ (اس کا ذکر عقیلۂ شاطبی میں ہے۔ اور اتحاف للدمیاطی میں ہے کہ مصحف اندلسیین میں جیم اور یا کے درمیان الف زائد کا اثبات ہے۔ واعتمادھم فیھا علی المصحف المدنی العام. ص ۴۸۳۔و۔ ۵۸۴)

الف وصل: یعنی ہمزۂ وصل جو الف کی صورت میں ہوتا ہے۔ ہمزۂ وصل دو طرح کا ہے:

ایک ہمزۂ وصل مفتوح جو "ال" تعریفیہ میں ہوتا ہے۔ دوسرا ہمزۂ وصل مکسور یا مضموم جو فعل امر یا فعل ماضی کے شروع میں آتا ہے۔ یہ ماقبل سے وصل کے وقت قراءت میں نہیں آتا۔ مگر کتابت میں بالاتفاق ثبت ہوتا ہے۔ پانچ مقامات مستثنیٰ ہیں، ان میں وہ کتابت میں بھی نہیں آتا۔ وہ مقامات درج ذیل ہیں:

① تسمیہ جو سورتوں کے شروع میں ہوتی ہے۔ اور سورۂ نمل آیت ۳۰ میں ہے۔ اسی طرح بِسْمِ اللهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا۔ (ہود س ۱۱ ت ۴۱) بلا الف ہے۔ "بِاسْمِ رَبِّكَ" "بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ" وغیرہ میں ہمزہ بصورت الف بالاتفاق ثبت ہے۔

② ہمزۂ وصل مکسور جب اس پر ہمزۂ استفہام داخل ہو۔

جیسے: قُلْ اَتَّخَذْتُمْ۔ (بقرہ، س ۲، ت ۸۰) اَسْتَكْبَرْتَ (ص، س ۳۸، ت ۷۵) اَفْتَرٰى (سبا، س ۳۴، ت ۸)

اگر ہمزۂ وصل مفتوح پر ہمزۂ استفہام داخل ہو تو کون ثابت ہوگا کون محذوف؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام دانی کے نزدیک اَوْجَہ یہ ہے کہ ہمزۂ وصل ثابت رہے گا، ہمزۂ استفہام محذوف الرسم ہوگا۔

جیسے: قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ (انعام، س ۶ ت ۱۴۳۔ ۱۴۴) قُلْ ءٰٓاللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ (یونس، س ۱۰ ت ۵۹) ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ (نمل س ۲۷ ت ۵۹)

③ ہمزۂ اصلی ساکن پر جب واو یا فا داخل ہو تو ہمزۂ وصل کتابت میں نہ آئے گا۔

جیسے سورۂ بقرہ میں فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ (ت ۲۳) وَاْتُوا الْبُيُوْتَ (ت ۱۸۹) فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ (ت ۲۲۳)

فَلَاتِ بِهَا (ت ۲۵۸) سورۂ یوسف س ۱۲ ت ۹۳۔ اور سورۂ نمل س ۲۷ ت ۳۱ میں وَ اْتُونِیْ
سورۂ طلاق میں وَ اْتَمِرُوْا بَیْنَکُمْ (س ۶۵ ت ۶)
اگر ثُمَّ یا اور کوئی کلمہ منفصل آئے تو ہمزہ ثابت رہے گا جیسے ثُمَّ ائْتُوْا (طٰہٰ س ۲۰ ت ۶۴) قَالَ ائْتُوْنِیْ۔(یوسف س ۱۲ ت ۵۹) الَّذِی اؤْتُمِنَ (بقرہ ۲۸۳)

④ سأل یسأل کے فعل امر پر جب واو یا فا آئے۔
جیسے وَ سْئَلِ الْقَرْیَۃَ (س ۱۲، ت ۸۲) فَسْئَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (س ۱۷، ت ۱۰۱) فَسْئَلُوْھُمْ (س ۲۱ ت ۶۳)

⑤ جب لام تعریف پر لام تاکید یا لام جارہ داخل ہو۔
جیسے لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ ۔ لَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ ۔ لِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ ۔ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔

● کلمۂ ابن و ابنۃ قرآن میں جہاں بھی ہیں ان میں الف وصل کا اثبات ہے۔
جیسے: عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ۔مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ (س ۶۶ ت ۱۲) یَبْنَؤُمَّ مستثنیٰ ہے۔

چند فوائد متفرقہ

① نون خفیفہ بصورت الف لکھنے پر مصاحف کا اتفاق ہے۔ یہ دو جگہ ہے:
۱۔ وَ لَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ۔ یوسف (س ۱۲ ت ۳۲)
۲۔ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ۔ علق (س ۹۶ ت ۱۵)

② "اِذَنْ" کا نون ہر جگہ بشکل الف مرسوم ہے۔
جیسے: وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ ۔ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ ۔ اِذًا لَّاَذَقْنٰکَ ۔ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا۔

③ "کَاَیِّ" جہاں بھی آیا ہے اس کی تنوین بشکل نون مرسوم ہے "وَ کَاَیِّنْ"۔

④ درج ذیل کلمات تلفظ کے مطابق، الف سے مرسوم ہیں:
(الف) الْعَذَابُ - الْعِقَابِ - الْحِسَابُ - الْغَفَّارُ - الْجَبَّارُ - السَّاعَۃُ - النَّھَارُ -
سورۂ مومنون (س ۲۳ ت ۷۲) میں ۔ فَخَرَاجُ رَبِّکَ۔ یہ تمام مصاحف میں الف سے ہے۔
مقنع میں ہے: و کتبوا "فَخَرَاجُ رَبِّکَ" في جمیع المصاحف بالألف (ص ۹۹)
(ب) اسی طرح جو بھی کلمات فَعَال - فِعَال (فتح فاو کسرفا) کے وزن پر ہوں۔
(ج) یا فَاعِل کے وزن پر ہوں۔ جیسے ظَالِمٌ۔ کَاتِبٌ ۔ شَاھِدٌ۔ مَارِدٌ۔ شَارِبٌ ۔ طَارِدٌ۔
(د) یا فَعَّال کے وزن پر ہوں۔ جیسے خَوَّان ۔ خَتَّار ۔ صَبَّار ۔ کَفَّار۔
(ہ) یا فُعْلَان کے وزن پر ہوں۔ جیسے بُنْیَان۔ طُغْیَان۔ کُفْرَان۔ قُرْبَان۔ خُسْرَان۔ عُدْوَان۔
(و) یا فِعْلَان کے وزن پر ہوں۔ جیسے صِنْوَان۔ قِنْوَان۔

(ز) یا مِفْعَال کے وزن پر ہوں۔ جیسے مِیْعَاد۔ مِیْثَاق۔ مِیْرَاث۔

(ح) اسی طرح ان کے مشابہ کلمات جن کے وزن میں الف زائد ہے یا ی، یا واو سے بدلا ہوا ہے۔

نوٹ: ان سب اوزان سے وہ کلمات مستثنیٰ ہیں جن سے متعلق حذفِ الف کی صراحت موجود ہے۔[1]

---

(۱) یہ امام ابو عمرو دانی کی تصریح ہے مگر نثر المرجان میں ان اوزان پر آنے والے بہت سے کلمات کو مصحف جزری میں بحذفِ الف لکھا ہے۔ نثر المرجان میں کہیں کہیں اس پر کچھ کلام بھی کیا ہے۔ یہاں ابتداے سورۂ بقرہ سے چند مثالیں درج کی جاتی ہیں:

۱. غِشَاوَةٌ۔ (بروزن فِعَالَة) آیت ۷:

بإثبات الألف بعد الشين عند الأكثر، و حذفها البعض قاله صاحب الخلاصة، وحذفها الجزري أيضا في مصحفه- الخ- (۱۰۶/۱)

۲. فِي طُغْيَانِهِمْ۔ (بروزن فُعْلَان) آیت ۱۵:

نص الداني على إثباتها و الجزري حذفها في مصحفه. (۱۱۱/۱)

۳. تِجَارَتُهُمْ۔ (بروزن فِعَالَة) آیت ۱۶:

إن الجزري حذفها في مصحفه ولم أجد له وجها ۔(نثر، ۱۱۲/۱)

۴. فِيْٓ اٰذَانِهِمْ۔ (جمع، بروزن اَفْعَال) آیت ۱۹:

أما الألف بعد الذال فحذفها الجزري في مصحفه ولم أجد ذلك في كتب الرسم۔(نثر، ۱۱۳/۱)

۵. فِرَاشًا۔ (بروزن فِعَال) آیت ۲۲:

حذفها الجزري في مصحفه، و أشار إلى الاختلاف برسم الألف صفراء۔(۱۱۶/۱)

۶. الْحِجَارَةُ۔ (جمع بروزن فِعَالَة) ت ۲۴ : رسمها الجزري بحذف الألف. (۱۱۹/۱)

۷. مُتَشَابِهًا۔ (بروزن مُتَفَاعِل) ت ۲۵:

بإثبات الألف بعد الشين المعجمة في أكثر المصاحف ، و حذفها الجزري في مصحفه۔(۱۲۱/۱)

۸. اَزْوَاجٌ۔ (جمع بروزن اَفْعَال) ت ۲۵:

بإثبات الألف بين الواو و الجيم في أكثر المصاحف ، والجزري حذفها، ولا يذهب عليك أنه يحذف الألف في كل جمع على وزن "أفعال" مثل الأبصار، و الأذان ، والأنداد، لعله قاس على "الأنهر" فإنّ الألف فيه محذوف ، أو وجدها هكذا في المصاحف القديمة ، والله أعلم بالصواب۔ (۱۲۱/۱)

۹. مِيْثَاقِهٖ۔ (بروزن مِفْعَال) ت ۲۷:

بإثبات الألف بعد الثاء المثلثة كما نص عليه الداني حيث عده فيما أثبتت فيه الألف التي زيدت للبناء، ولكن الجزري حذفها في مصحفه۔ (۱۲۳/۱)

۱۰. جَاعِلٌ۔ (بروزن فَاعِلٌ) ت ۳۰ :

بإثبات الألف بعد الجيم في أكثر المصاحف إلا أن الجزري حذفها ولم أقف على وجهه۔(۱۲۵/۱)

۱۱. مَتَاعٌ۔ (بروزن فَعَالٌ) ت ۳۶: حذفها في مصحفه ولم أقف على وجهه ۔(۱۳۲/۱)

۱۲. بِالْبَاطِلِ۔ (بروزن فَاعِل) ت ۴۲:

بإثبات الألف بعد الباء على الأكثر و حذفها الجزري في مصحفه، ولا أعرف له وجها، على أن الداني ضبط إثبات الألف فيما هو على وزن فاعل لأنها زيدت للبناء، و أما الحمل على قوله "بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" فغير موجه، لأن الداني والشاطبي جعلاه مما حذف ألفه للاختصار، و حصراه في سورة الأعراف وهود، و تبعهما السيوطي ، و ذكره فيما لم يدخل حذف ألفه تحت ضابطة كما ستعرف

⑤ یہ دو کلمے بھی الف سے مرسوم ہیں: ۱- تَتْرَا (س۲۳ت۴۴)۔ ۲- كِلْتَا۔ "كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ"۔ کہف (س۱۸، ت۳۳)۔ (الفتح ص ۵۰-۵۱)

الف کی جگہ واو

بعض کلمات میں اصل کی طرف اشارہ کرنے اور تفخیم کے لیے الف کی جگہ واو لکھا گیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

① چار کلمات: ۱- الصَّلٰوة ۲- الزَّكٰوة ۳- الْحَيٰوة ۴- الرِّبٰوا جہاں بھی ہوں۔ (تفصیل آگے دی جا رہی ہے)

② بِالْغَدٰوةِ (انعام س ۶ ت ۵۲- کہف، س۱۸، ت۲۸)

③ كَمِشْكٰوةٍ (نور س ۲۴ ت ۳۵)

④ النَّجٰوةِ (مومن س ۴۰ ت ۴۱)

⑤ وَمَنٰوةَ (نجم س ۵۳ ت ۲۰)

❁ الصَّلٰوة، الزَّكٰوة، الْحَيٰوة، الرِّبٰوا میں تفصیل یہ ہے کہ ان کی چار حالتیں ہیں:

اول: یہ معرّف باللام ہوں، کسی ضمیر کی طرف مضاف نہ ہوں۔

اِس صورت میں یہ واو سے الصَّلٰوة، الزَّكٰوة، الْحَيٰوة، الرِّبٰوا۔ مرسوم ہوں گے۔

دوم: یہ کسی اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں۔

یہ حالت صرف کلمۂ صلوة میں پائی جاتی ہے، وہی اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو کر قرآن میں آیا ہے، باقی تینوں کلمات قرآن میں اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو کر نہ آئے۔ صَلٰوة جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو تو واو سے مرسوم ہوگا جیسے صَلٰوةُ الْعِشَآءِ۔

سوم: یہ نکرہ ہوں۔ اس صورت میں حَيٰوة ، زَكٰوة واو سے مرسوم ہوں گے۔ رِبًا نکرہ کو امام دانی نے مختلف فیہ بتایا ہے یعنی بعض مصاحف میں یہ الف سے، بعض میں واو سے مرسوم ہے۔

هناك إن شاء الله تعالى، و القياس لا يسوغ في رسم المصحف ۔(۱۳۸/۱)

۱۳. شَفَاعَةٌ۔(بروزن فَعَالَةٌ) ت۴۸:

بإثبات الألف بعد الفاء في الأكثر و حذفها الجزري في مصحفه، ولم أقف على وجهه۔(۱۴۱/۱)

۱۴. الْفُرْقَانَ۔(بروزن فُعْلَان) ت۵۳:

الألف بعد القاف ثابتة في أكثر المصاحف كما نص عليه الداني، لكن حذفه الجزري في مصحفه۔(۱۴۴/۱)

۱۵. بِاتِّخَاذِكُمُ۔(بروزن اِفْتِعَال) ت۵۴:

أما الألف بعد الخاء ، فإثباته أكثر، و قيل بحذفها كذا في الخزانة و الخلاصة ، و حذفها الجزري في مصحفه۔(۱۴۵/۱)

"صَلٰوۃ" قرآن میں بصورت نکرہ نہ آیا۔

چھارم : یہ کسی ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔

زَکٰوۃ اور رِبٰو قرآن میں مضاف ہوکر نہ آئے۔صَلٰوۃ اور حَیٰوۃ ضمیر کی طرف مضاف ہوکر آئے ہیں۔ اِس صورت میں یہ الف سے مرسوم ہوں گے۔جیسے صَلَاتَهٗ - صَلَاتِیْ - صَلَاتُكَ - حَیَاتُنَا - حَیَاتُکُمْ - حَیَاتِیْ -

مگر: (۱) اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ. (توبہ۔س۹ ت ۱۰۳) (۲) اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ (ہود۔س۱۱ ت ۸۷) میں صَلٰوۃ ضمیر کی طرف اضافت کے باوجود واو سے مرسوم ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں صَلٰوۃ اور صَلَوٰات واحد وجمع دونوں قراءتیں ہیں۔اور رسم قرآنی جمع کے لحاظ سے ہے۔

نکرہ کی مثالیں:

① زَکٰوۃً (کہف س ۱۸ ت ۸۱۔ مریم-س۱۹ ت ۱۳)

② مِنْ زَکٰوۃٍ (روم س ۳۰ ت ۳۹)

③ عَلٰی حَیٰوۃٍ (بقرہ س ۲ ت ۹۶)

④ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً (نحل س ۱۶ ت ۹۷)

⑤ لَا حَیٰوۃً (فرقان س ۲۵ ت ۳)

مضاف بضمیر کی مثالیں:

۱- وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ - عَنْ صَلَاتِهِمْ - (ضمیر جمع غائب کی جانب اضافت کے ساتھ) جہاں بھی واقع ہوں۔

۲- قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ۔ (انعام س ۶ ت ۱۶۲)

۳- لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ۔ (بنی اسرائیل س ۱۷ ت ۱۱۰)

۴- صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ۔ (نور س ۲۴ ت ۴۱)

۵- حَیَاتُنَا الدُّنْیَا۔ جہاں بھی ہو۔

۶- فِیْ حَیَاتِکُمْ۔ (احقاف س ۴۶ ت ۲۰)

۷- لِحَیَاتِیْ۔ (فجر س ۸۹ ت ۲۴)

❀- مِنْ رِّبًا۔ (روم س ۳۰ ت ۳۹) بعض مصاحف میں یہ کلمہ الف سے ہے، جیساکہ پہلے ذکر ہوا۔

❀ مَرْضَات۔ (جیسے مَرْضَاتِ اللهِ - مَرْضَاتِیْ) ہر جگہ الف سے ہے۔

واوی، مرسوم بہ یا

ایسے اسما و افعال جن کے لام کلمہ کی جگہ اصلاً واو ہو اور سہ حرفی ہوں، ان کی کتابت الف سے ہونے پر مصاحف کا اتفاق ہے۔(یعنی جب کہ واو بوجہ تعلیل الف سے بدلا ہو)[1]

جیسے: الصَّفَا۔ شَفَا۔ سَنَا۔ اَبَآ اَحَدًا۔ خَلَا۔ عَفَا۔ دَعَا۔ بَدَا۔ نَجَا۔ لَعَلَا۔

استثنا: مگر گیارہ جگہ ایسے بعض کلمات یا سے مرسوم ہیں۔

۱- ضُحًى۔	اعراف	س	۷	ت	۹۸۔
۲- وَ اَنۡ یُّحۡشَرَ النَّاسُ ضُحًی۔	طٰہٰ	س	۲۰	ت	۵۹۔
۳- مَا زَکٰی مِنۡکُمۡ۔	نور	س	۲۴	ت	۲۱۔
۴- دَحٰهَا۔	نازعات	س	۷۹	ت	۳۰۔
۵-۶- ضُحٰهَا۔	نازعات	س	۷۹	ت	۲۹ و ۴۶۔
۷- وَضُحٰهَا۔	شمس	س	۹۱	ت	۱۔
۸- تَلٰهَا۔	شمس	س	۹۱	ت	۲۔
۹- طَحٰهَا۔	شمس	س	۹۱	ت	۶۔
۱۰- الضُّحٰی۔	ضحی	س	۹۳	ت	۱۔
۱۱- وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی۔	ضحی	س	۹۳	ت	۲۔[2]

یائی مرسوم بالف

❁ وہ اسما اور افعال جن کے آخر میں یا ہے مصاحف میں وہ یا ہی سے مرسوم ہیں، خواہ ان کے بعد ضمیر متصل ہو یا نہ ہو، اور خواہ ان کے بعد ساکن ہو یا متحرک۔

---

(۱) آخر میں جو الف واو سے بدلا ہوا ہو، وہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے: دَعَا - عَفَا - عَلَا - تَلَا۔
اور جو یَا سے بدلا ہوا ہو، وہ ی کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ خواہ یَا اصلاً ہی ہو یا واو سے بدل کر آئی ہو۔
اول۔ جیسے: رَمٰی - هُدٰی - جَزٰی - فُعۡلٰی - نُصۡرٰی - فَعۡلٰی - مَرۡضٰی۔
دوم۔ جیسے: یَرۡضٰی - یُدۡعٰی - یُتۡلٰی - اَعۡلٰی - اَدۡنٰی - اَقۡصٰی۔

(۲) عقیلہ میں امام شاطبی نے "شَدِیۡدُ الۡقُوٰی" (نجم۔ س ۵۳ ت ۵) کو بھی شمار کیا ہے نثر المرجان (ج ۷ / ۸۰) میں اس پر امام دانی کا بھی حوالہ دیا ہے اور مقنع کی عبارت "وذلک علی الاتباع۔ الخ۔" بھی پیش کی ہے۔ مگر میرے پاس مقنع کے جو نسخے ہیں، ان میں یہ مذکور نہیں، قوۃ کی جمع قویٰ ہے۔ اس کی اصل قُوَوٌ ہے۔ واوِ متحرک فتحۂ ماقبل کی وجہ سے الف ہوا تو اسے "دَعَا" کی طرح الف سے مرسوم ہونا چاہیے، یَا سے مرسوم ہونا خلاف قیاس ہے۔

جیسے: الْمَوْتٰی - صَرْعٰی - طُوْبٰی - اِحْدٰی - اِحْدٰىهُمَا - بُشْرٰىكُمْ - مَجْرٖىهَا - مُرْسٰىهَا وغیرہ۔

استثنا: مگر جس جگہ آخری یا سے پہلے کوئی اور یا واقع ہے، وہاں آخری یا کی جگہ الف مرسوم ہے تاکہ دو مثل یک جا نہ ہوں۔

جیسے: الدُّنْيَا - الْعُلْيَا - الرُّءْيَا - رُءْيَاكَ - رُءْيَايَ - الْحَوَايَا - فَاَحْيَا بِهِ - اَحْيَاهُمْ - اَحْيَاكُمْ - اَحْيَاهَا - مَحْيَاهُمْ - نَمُوْتُ وَنَحْيَا - اَمَاتَ وَاَحْيَا - مَحْيَايَ - سُقْيٰهَا۔

اسی طرح: هُدَايَ - مَثْوَايَ - ان میں دوسری یا ضمیر متکلم ہے، پہلی اصل کلمہ والی کی جگہ الف مرسوم ہو اگر یحییٰ اسم، یا کے ساتھ مرسوم ہے۔

جیسے: يَحْيٰى وَعِيْسٰى - يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ - بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔

اسی طرح یحییٰ فعل، درج ذیل مقامات میں:

۱- يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ۔ انفال- س ۸ ت ۴۲۔

۲- وَلَا يَحْيٰى۔ طٰہ- س ۲۰ ت ۷۴ — اعلیٰ- س ۸۷ ت ۱۳۔

❁ خَطٰيٰنَا - خَطٰيٰكُمْ - خَطٰيٰهُمْ - جہاں بھی واقع ہیں ان میں یا کے بعد الف مرسوم نہیں اور اکثر مصاحف میں طا کے بعد بھی الف مرسوم نہیں۔

سات متفرق کلمات جو ی کی جگہ الف سے مرسوم ہیں۔

۱- مَنْ عَصَانِيْ۔ ابراہیم س ۱۴ ت ۳۶۔

۲- اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا۔ بنی اسرائیل س ۱۷ ت ۱۔

۳- اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ۔ حج س ۲۲ ت ۴۔

۴- مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ۔ قصص س ۲۸ ت ۲۰۔

۵- مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ۔ یس س ۳۶ ت ۲۰۔

۶- سِيْمَاهُمْ۔ فتح س ۴۸ ت ۲۹۔

(باقی جگہوں میں میم کے بعد یا کے ساتھ سِيْمٰهُمْ)

۷- طَغَا الْمَآءُ۔ حاقہ س ۶۹ ت ۱۱۔

❁ اسی طرح كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ (کہف- س ۱۸ ت ۳۳) اور رُسُلَنَا تَتْرَا (مومنون- س ۲۳ ت ۴۴) الف کے ساتھ ہیں۔

❁ لَدَا الْبَابِ (یوسف - س ۱۲ ت ۲۵) باتفاق مصاحف الف کے ساتھ ہے۔ لَدَى الْحَنَاجِرِ (مومن/غافر- س ۴۰ ت ۱۸) اکثر میں یا کے ساتھ ہے۔

❁ عَلٰى - اِلٰى - حَتّٰى - مَتٰى - اَنّٰى - بَلٰى - عَسٰى یا کے ساتھ مرسوم ہیں۔ اسی طرح يٰوَيْلَتٰى - يٰحَسْرَتٰى - يٰاَسَفٰى۔

حذف واو کے مقامات

① چار افعال ایسے ہیں جن کے آخر سے واو کتابت میں محذوف ہے۔

۱- وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ۔ بنی اسرائیل س ۱۷ ت ۱۱۔

۲- وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ۔ شوریٰ س ۴۲ ت ۲۴۔

۳- يَدْعُ الدَّاعِ۔ قمر س ۵۴ ت ۶۔

۴- سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ۔ علق س ۹۶ ت ۱۸۔

② ہمزہ کی رسمی شکل والا واو درج ذیل کلمات میں ہر جگہ محذوف ہے۔ رُءْيَايَ۔ رُءْيَاكَ۔ رُءْيَايَ۔

③ ہمزہ ساکن، ماقبل مضموم ہو تو بشکل واو مرسوم ہوتا ہے مگر ان دو کلمات میں واو مرسوم نہیں تاکہ اجتماع مثلین نہ ہو: ۱- تُـْٔوِيْهِ (احزاب- س ۳۳ ت ۵۱) ۲- الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ۔ (معارج- س ۷۰ ت ۱۳)

④ ایسے کلمات جن میں دو واو ہیں اور دوسرا واو جمع کا ہے، ایک واو محذوف الرسم ہے۔
جیسے: لَا تَلْوٗنَ۔ لَا يَسْتَوٗنَ۔ الْغَاوٗنَ۔ فَاْوٗا۔ لِيَسُـْٔوا وُجُوْهَكُمْ۔

⑤ درج ذیل کلمات جن میں واو جمع سے پہلے ہمزہ ماقبل مفتوح یا مکسور ہے۔ ان میں بھی ایک ہی واو مرسوم ہے۔ ہمزہ کی رسمی شکل والا واو (مثلاً: يَدْرَءُوْنَ) مرسوم نہیں۔
فَادْرَءُوْا۔ يَدْرَءُوْنَ۔ وَلَا يَطَـُٔوْنَ۔ بَدَءُوْكُمْ۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ۔ مُتَّكِـُٔوْنَ۔ فَمَالِـُٔوْنَ۔ الْخَاطِـُٔوْنَ۔ لِيُطْفِـُٔوْا۔ لِيُوَاطِـُٔوْا۔ يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ۔ اور ان کے امثال۔

⑥ اسی طرح جب اصل کلمہ میں دو واو جمع ہو جائیں تو بھی ایک ہی مرسوم ہوگا۔ جیسے: مَاوٗرِيَ۔ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ۔ يَـُٔوْسًا۔ دَاوٗدَ۔ لَا يَـُٔوْدُهٗ۔ (اصل: لَا يَؤُوْدُهٗ)

❀ جب دو واو یکجا ہوں اور دوسرا واو حرف لین ہو یعنی اس کے ماقبل ضمہ نہ ہو تو دونوں واو برقرار رہیں گے۔ جیسے اٰوَوْا (انفال، س ۸ ت ۷۲، ۷۴) لَوَّوْا (منافقون، س ۶۳ ت ۵)۔

اثباتِ واو:

(۱) درج ذیل کلمات میں ہمزۂ مبتدئہ کے بعد واو زیادہ لکھا جاتا ہے، یہ جہاں بھی آئیں۔
اُولٰٓئِكَ، اُولٰٓئِكُمْ، اُولِيْ، اُولُوْا، اُولَاتُ۔

اُولِيْ میں واو کی زیادتی اِلَى سے امتیاز کے لیے اور اُولٰٓئِكَ میں اِلَيْكَ سے امتیاز کے لیے ہے اور باقی انہی پر محمول ہیں۔ گزر چکا ہے کہ اعراب اور نقطوں کی ایجاد اسی طرح ہمزہ بشکلِ سرِ عین (ء) کی ایجاد زمانہ صحابہ کے بہت بعد کی چیزیں ہیں۔

(۲) مصاحف اہل مدینہ و عراق میں درج ذیل کلمات میں بھی ہمزہ کے بعد واو زائد ہے۔

۱- سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ۔ اعراف، س ۷ ت ۱۴۵۔ ۲- سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ۔ انبیا، س ۲۱، ت ۳۷۔

۳- لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ (یہ بعض مصاحف میں ہے) طٰہٰ س ۲۰، ت ۷۱، شعراء، س ۲۶، ت ۴۹۔

حذف یا کے مقامات

کبھی یا کسرۂ ماقبل پر اکتفا کی وجہ سے حذف کر دی جاتی ہے۔ اس کے مقامات یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر	نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۱	بقرہ	۲	وَاِيَّایَ فَارْهَبُوْنِ	۴۰	۲۵	یوسف	۱۲	حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا	۶۶
۲	بقرہ	۲	وَاِيَّایَ فَاتَّقُوْنِ	۴۱	۲۶	یوسف	۱۲	لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ	۹۴
۳	بقرہ	۲	وَلَا تَكْفُرُوْنِ	۱۵۲	۲۷	رعد	۱۳	الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ	۹
۴	بقرہ	۲	دَعْوَةَ الدَّاعِ	۱۸۶	۲۸	رعد	۱۳	وَاِلَيْهِ مَتَابِ	۳۰
۵	بقرہ	۲	اِذَا دَعَانِ	۱۸۶	۲۹	رعد	۱۳	فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ	۳۲
۶	بقرہ	۲	وَاتَّقُوْنِ	۱۹۷	۳۰	رعد	۱۳	وَاِلَيْهِ مَاٰبِ	۳۶
۷	آل عمران	۳	وَمَنِ اتَّبَعَنِ	۲۰	۳۱	ابراهیم	۱۴	وَخَافَ وَعِيْدِ	۱۴
۸	آل عمران	۳	وَاَطِيْعُوْنِ	۵۰	۳۲	ابراهیم	۱۴	بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ	۲۲
۹	آل عمران	۳	وَخَافُوْنِ	۱۷۵	۳۳	ابراهیم	۱۴	وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ	۴۰
۱۰	نساء	۴	وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ	۱۴۶	۳۴	حجر	۱۵	فَلَا تَفْضَحُوْنِ	۶۸
۱۱	مائدہ	۵	وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ	۳	۳۵	حجر	۱۵	وَلَا تُخْزُوْنِ	۶۹
۱۲	مائدہ	۵	وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا	۴۴	۳۶	نحل	۱۶	فَاتَّقُوْنِ	۲
۱۳	انعام	۶	يَقُضِ الْحَقَّ *	۵۷	۳۷	نحل	۱۶	فَاِيَّایَ فَارْهَبُوْنِ	۵۱
۱۴	انعام	۶	وَقَدْ هَدٰىنِ	۸۰	۳۸	بنی اسرائیل	۱۷	لَئِنْ اَخَّرْتَنِ	۶۲
۱۵	اعراف	۷	ثُمَّ كِيْدُوْنِ	۱۹۵	۳۹	بنی اسرائیل	۱۷	فَهُوَ الْمُهْتَدِ	۹۷
۱۶	اعراف	۷	فَلَا تُنْظِرُوْنِ	۱۹۵	۴۰	کہف	۱۸	فَهُوَ الْمُهْتَدِ	۱۷
۱۷	یونس	۱۰	وَلَا تُنْظِرُوْنِ	۷۱	۴۱	کہف	۱۸	اَنْ يَّهْدِيَنِ	۲۴
۱۸	یونس	۱۰	نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ	۱۰۳	۴۲	کہف	۱۸	اِنْ تَرَنِ	۳۹
۱۹	هود	۱۱	فَلَا تَسْئَلْنِ	۴۶	۴۳	کہف	۱۸	اَنْ يُّؤْتِيَنِ	۴۴
۲۰	هود	۱۱	ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ	۵۵	۴۴	کہف	۱۸	عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ	۶۶
۲۱	هود	۱۱	وَلَا تُخْزُوْنِ	۷۸	۴۵	کہف	۱۸	مَا كُنَّا نَبْغِ	۶۴
۲۲	هود	۱۱	يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ	۱۰۵	۴۶	طٰہٰ	۲۰	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ	۱۲
۲۳	یوسف	۱۲	فَاَرْسِلُوْنِ	۴۵	۴۷	طٰہٰ	۲۰	اَلَّا تَتَّبِعَنِ	۹۳
۲۴	یوسف	۱۲	وَلَا تَقْرَبُوْنِ	۶۰	۴۸	انبیا	۲۱	فَاعْبُدُوْنِ	۲۵

* یہ چار ائمہ حمزہ، کسائی، ابو عمرو، ابن عامر کی قراءت میں ہے باقی تین قراء توں میں يَقُصُّ الْحَقَّ ہے۔

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۴۹	انبیا	۲۱	فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ	۳۷
۵۰	انبیا	۲۱	وَ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ	۹۲
۵۱	حج	۲۲	وَالْبَادِ	۲۵
۵۲	حج	۲۲	فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ	۴۴
۵۳	حج	۲۲	وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ	۵۴
۵۴	مومنون	۲۳	بِمَا كَذَّبُوْنِ	۲۶
۵۵	مومنون	۲۳	بِمَا كَذَّبُوْنِ	۳۹
۵۶	مومنون	۲۳	اَنْ يَّحْضُرُوْنِ	۹۸
۵۷	مومنون	۲۳	رَبِّ ارْجِعُوْنِ	۹۹
۵۸	مومنون	۲۳	وَلَا تُكَلِّمُوْنِ	۱۰۸
۵۹	شعرا	۲۶	اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ	۱۲
۶۰	شعرا	۲۶	اَنْ يَّقْتُلُوْنِ	۱۴
۶۱	شعرا	۲۶	سَيَهْدِيْنِ	۶۲
۶۲	شعرا	۲۶	فَهُوَ يَهْدِيْنِ	۷۸
۶۳	شعرا	۲۶	وَ يَسْقِيْنِ	۷۹
۶۴	شعرا	۲۶	فَهُوَ يَشْفِيْنِ	۸۰
۶۵	شعرا	۲۶	ثُمَّ يُحْيِيْنِ	۸۱
۶۶	شعرا	۲۶	وَ اَطِيْعُوْنِ (۸ جگہ)	۱۰۸
ت			ت ۱۱۰، ۱۲۶، ۱۳۱،	
۷۳	شعرا	۲۶	ت ۱۴۴، ۱۵۰، ۱۶۳،	۱۷۹
۷۴	شعرا	۲۶	اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ	۱۱۷
۷۵	نمل	۲۷	وَادِ النَّمْلِ	۱۸
۷۶	نمل	۲۷	حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ	۳۲
۷۷	نمل	۲۷	اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ	۳۶
۷۸	نمل	۲۷	فَمَآ اٰتٰىنِۦَ	۳۶
۷۹	قصص	۲۸	الْوَادِ الْاَيْمَنِ	۳۰
۸۰	قصص	۲۸	اَنْ يَّقْتُلُوْنِ	۳۳
۸۱	قصص	۲۸	اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ	۳۴
۸۲	عنکبوت	۲۹	فَاعْبُدُوْنِ	۵۶
۸۳	روم	۳۰	بِهٰدِ الْعُمْيِ	۵۳
۸۴	سبا	۳۴	كَالْجَوَابِ	۱۳
۸۵	سبا	۳۴	نَكِيْرِ	۴۵
۸۶	فاطر	۳۵	نَكِيْرِ	۲۶
۸۷	یٰس	۳۶	اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ	۲۳
۸۸	یٰس	۳۶	وَلَا يُنْقِذُوْنِ	۲۳
۸۹	یٰس	۳۶	فَاسْمَعُوْنِ	۲۵
۹۰	صافات	۳۷	لَتُرْدِيْنِ	۵۶
۹۱	صافات	۳۷	اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ	۹۹
۹۲	صافات	۳۷	صَالِ الْجَحِيْمِ	۱۶۳
۹۳	ص	۳۸	عَذَابِ	۸
۹۴	ص	۳۸	فَحَقَّ عِقَابِ	۱۴
۹۵	زُمر	۳۹	يٰعِبَادِ	۱۶
۹۶	زُمر	۳۹	فَاتَّقُوْنِ	۱۶
۹۷	زُمر	۳۹	فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ	۱۷
۹۸	مومن	۴۰	عِقَابِ	۵
۹۹	مومن	۴۰	يَوْمَ التَّلَاقِ	۱۵
۱۰۰	مومن	۴۰	يَوْمَ التَّنَادِ	۳۲
۱۰۱	شوری	۴۲	اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ	۳۸
۱۰۲	شوری	۴۲	الْجَوَارِ	۳۲
۱۰۳	زخرف	۴۳	سَيَهْدِيْنِ	۲۷
۱۰۴	زخرف	۴۳	وَاتَّبِعُوْنِ	۶۱
۱۰۵	زخرف	۴۳	وَ اَطِيْعُوْنِ	۶۳

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر	نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۱۰۶	دخان	۴۴	اَنْ تَرْجُمُوْنِ	۲۰	۱۲۴	رحمٰن	۵۵	الْجَوَارِ	۲۴
۱۰۷	دخان	۴۴	فَاعْتَزِلُوْنِ	۲۱	۱۲۵	ملک	۶۷	نَذِيْرِ	۱۷
۱۰۸	ق	۵۰	فَحَقَّ وَعِيْدِ	۱۴	۱۲۶	ملک	۶۷	نَكِيْرِ	۱۸
۱۰۹	ق	۵۰	يَوْمَ يُنَادِ	۴۱	۱۲۷	نوح	۷۱	وَاَطِيْعُوْنِ	۳
۱۱۰	ق	۵۰	الْمُنَادِ	۴۱	۱۲۸	مرسلات	۷۷	فَكِيْدُوْنِ	۳۹
۱۱۱	ق	۵۰	وَعِيْدِ	۴۵	۱۲۹	نازعات	۷۹	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ	۱۶
۱۱۲	ذاریات	۵۱	لِيَعْبُدُوْنِ	۵۶	۱۳۰	کوّرت	۸۱	الْجَوَارِ الْكُنَّسِ	۱۶
۱۱۳	ذاریات	۵۱	اَنْ يُّطْعِمُوْنِ	۵۷	۱۳۱	فجر	۸۹	اِذَا يَسْرِ	۴
۱۱۴	ذاریات	۵۱	فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ	۵۹	۱۳۲	فجر	۸۹	بِالْوَادِ	۹
۱۱۵	قمر	۵۴	فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ	۵	۱۳۳	فجر	۸۹	اَكْرَمَنِ	۱۵
۱۱۶	قمر	۵۴	يَدْعُ الدَّاعِ	۶	۱۳۴	فجر	۸۹	اَهَانَنِ	۱۶
۱۱۷	قمر	۵۴	اِلَى الدَّاعِ	۸	۱۳۵	کٰفرون	۱۰۹	وَلِيَ دِيْنِ	۶
۱۱۸ تا	قمر	۵۴	وَنُذُرِ (۶ جگہ)	۱۶					
۱۲۳	قمر	۵۴	ت ۱۸، ۲۱، ۳۰، ۳۷،	۳۹					

منادیٰ مضاف بیاے متکلم

امام ابوبکر ابن الانباری نے فرمایا: ہر اسم منادیٰ جسے متکلم نے اپنی ذات کی طرف مضاف کیا ہو اس کی یا محذوف ہوتی ہے۔

جیسے يٰقَوْمِ ۔ يٰرَبِّ ۔ رَبِّ ۔ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا (زمر س۳۹ ت۱۰) ۔ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۔ (زمر س۳۹ ت۱۶)

دو جگہیں مستثنیٰ ہیں:

(۱) يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا (عنکبوت س۲۹ ت۵۶) (۲) يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا (زمر س۳۹ ت۵۳)

ان جگہوں میں یا ثابت ہے۔

اِبْرٰهٖمَ: امام عاصم نے فرمایا: ابرھم سورۂ بقرہ میں بغیر یا ہے۔ باقی پورے قرآن میں یا کے ساتھ "اِبْرٰهِيْمَ" ہے۔ امام یعنی مصحف سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اسی طرح ملا۔ (مقنع ص ۴۱)

یاے محذوف باجتماع ساکنین: جس اسم مرفوع یا مجرور کے آخر میں یا تنوین کے ساتھ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے گر گئی ہے، وہ اسم بغیر یا کے لکھا جائے گا۔ جیسے غَيْرَ بَاغٍ ۔ وَلَا عَادٍ ۔ مِنْ هَادٍ

- مِنْ وَّالٍ - غَوَاشٍ - لَیَالٍ -

یکجا دو یا: جس کلمہ کے آخر میں دو یا جمع ہوں تو کتابت میں ایک یا محذوف ہوگی۔ جیسے یُحْیٖ - یَسْتَحْیٖ -

یاے مرسومہ

یا جو فعل کے لام کلمہ کی جگہ ہے یا ضمیر متکلم ہے وہ درج ذیل ۴۰ مقامات میں اصل کے مطابق مرسوم ہے جب کہ یہ یا محذوف یا کے مشابہ ہے۔

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۱	بقرہ	۲	وَاخْشَوْنِیْ	۱۵۰
۲	بقرہ	۲	فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ	۲۵۸
۳	آل عمران	۳	فَاتَّبِعُوْنِیْ	۳۱
۴	انعام	۶	لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ	۷۷
۵	انعام	۶	اَتُحَآجُّوْنِّیْ	۸۰
۶	انعام	۶	یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ	۱۵۸
۷	انعام	۶	اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ	۱۶۱
۸	اعراف	۷	یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ	۵۳
۹	اعراف	۷	لَنْ تَرٰىنِیْ	۱۴۳
۱۰	اعراف	۷	فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ	۱۴۳
۱۱	اعراف	۷	اسْتَضْعَفُوْنِیْ	۱۵۰
۱۲	اعراف	۷	وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ	۱۵۰
۱۳	اعراف	۷	فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ	۱۷۸
۱۴	ھود	۱۱	فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا	۵۵
۱۵	یوسف	۱۲	مَا نَبْغِیْ هٰذِهٖ	۶۵
۱۶	یوسف	۱۲	اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ	۱۰۸
۱۷	ابراھیم	۱۴	فَمَنْ تَبِعَنِیْ	۳۶
۱۸	حجر	۱۵	اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ	۵۴
۱۹	حجر	۱۵	سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ	۸۷
۲۰	نحل	۱۶	یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ	۱۱۱
۲۱	بنی اسرائیل	۱۷	وَقُلْ لِّعِبَادِیْ	۵۳
۲۲	کہف	۱۸	فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ	۷۰
۲۳	کہف	۱۸	فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ	۷۰
۲۴	مریم	۱۹	فَاتَّبِعْنِیْ اَهْدِكَ	۴۳
۲۵	طٰہٰ	۲۰	اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ	۷۷
۲۶	طٰہٰ	۲۰	فَاتَّبِعُوْنِیْ	۹۰
۲۷	نور	۲۴	اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ	۲
۲۸	نور	۲۴	یَعْبُدُوْنَنِیْ	۵۵
۲۹	شعرا	۲۶	اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ	۵۲
۳۰	قصص	۲۸	اَنْ یَّهْدِیَنِیْ	۲۲
۳۱	یٰس	۳۶	وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ	۶۱
۳۲	ص	۳۸	اُولِی الْاَیْدِیْ	۴۵
۳۳	زمر	۳۹	اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ	۲۴
۳۴	زمر	۳۹	لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ	۵۷
۳۵	دخان	۴۴	فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ	۲۳
۳۶	رحمن	۵۵	فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ	۴۱
۳۷	صف	۶۱	لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ	۵
۳۸	صف	۶۱	بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ	۶
۳۹	منافقون	۶۳	لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْ	۱۰
۴۰	فجر	۸۹	فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ	۲۹

جو یا آخر کلمہ میں ساکن ہو اور اگلے کلمہ میں کسی ساکن سے ملنے کی وجہ سے قراءت میں ساقط ہو وہ کتابت میں ثابت رہے گی۔

جیسے وَ مَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَ النُّذُرُ (یونس ۱۰ ت ۱۰۱) اَنِّیْٓ اُوْفِی الْکَیْلَ (یوسف س ۱۲ ت ۵۹) اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ (مریم س ۱۹ ت ۹۳) بِهٰدِی الْعُمْیِ (نمل س ۲۷ ت ۸۱)۔

پندرہ کلمات اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں کہ ان میں یا حذف ہوئی ہے۔ ان کا ذکر یائے محذوفہ کے تحت گزر چکا۔

اثباتِ یا

جو یا کسی وجہ سے کتابت میں زیادہ ثبت ہوئی وہ درج ذیل مقامات میں ہے۔

نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر	نمبر شمار	سورہ	سورہ نمبر	کلمات	آیت نمبر
۱	یونس	۱۰	مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ	۱۵	۷	انبیاء	۲۱	اَفَاۡئِنْ مِّتَّ	۳۴
۲	نحل	۱۶	وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی	۹۰	۸	ذاریات	۵۱	وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ	۴۷
۳	طٰہٰ	۲۰	وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ	۱۳۰	۹	ن والقلم	۶۸	بِاَیِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ	۶
۴	روم	۳۰	وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ	۱۶	۱۰	انعام	۶	مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ	۳۴
۵	شوریٰ	۴۲	مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ	۵۱	۱۱	روم	۳۰	بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ	۸
۶	آل عمران	۳	اَفَاۡئِنْ مَّاتَ	۱۴۴					

۱۲، ۱۳۔ مَلَاۡئِهٖ - مَلَاۡئِهِمْ | قرآن میں جہاں بھی ہوں۔

امام ابو عمرو دانی ان دونوں کلمات سے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کی رسم اسی طرح ہے۔ اب ہو سکتا ہے کہ ان میں یا زائد ہو اور یا سے قبل جو الف مرسوم ہے وہ ہمزہ ہو (امام شاطبی نے عقیلہ میں اسی کو اختیار کیا) اور ہو سکتا ہے کہ جو الف مرسوم ہے وہ بیانِ ہمزہ کے لیے زائد ہو اور یا صورت ہمزہ ہو۔ امام جزری نے اسی کو حتماً اختیار کیا اور یا زائد ماننے پر تعجب کا اظہار کیا۔ (نشر ص ۳۳۸)

ع۶ و ع۷ اَفَاۡئِنْ اور ع۸ و ع۹ بِاَیْىدٍ اور بِاَیِّىكُمُ میں بھی علامہ جزری الف کو زائد اور ی کو صورت ہمزہ مانتے ہیں۔ (نشر ص ۳۴۰)

ع۱۰ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ میں وہ زیادتِ الف اور زیادتِ یا دونوں قول ذکر کر کے زیادتِ الف کو تین وجہوں سے ترجیح دیتے ہیں۔ (النشر فی القراءات العشر للعلامۃ الجزری ص ۳۳۷)

ع۱۱ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ سے متعلق انھوں نے امام سخاوی کے حوالے سے بعض مصاحف میں بِلِقَآء بغیر یا مرسوم ہونا بھی ذکر کیا ہے۔ (نشر ص ۳۳۶)

الّٰیۡ تُظٰهِرُوۡنَ (احزاب س ۳۳ ت ۴) وَالّٰیۡ یَئِسۡنَ - وَالّٰیۡ لَمۡ یَحِضۡنَ (طلاق س ۶۵ ت ۴)۔
اسی طرح یا کے ساتھ مرسوم ہیں، ان سے پہلے الف (الاولی) مرسوم نہیں۔
درج ذیل مقامات میں یا مرسوم نہیں جب کہ یہ مذکورہ زائد الیاء کلمات کے مشابہ ہیں۔
مِنۡ لِّقَآئِ نَفۡسِیۡ وَ اِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ (س ۲۱ ت ۷۳ - س ۲۴ ت ۳۷) مِنۡ لِّقَآئِهٖ (قصص س ۲۸ ت ۳)
مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ (احزاب س ۳۳ ت ۵۳)

وہ مقامات جن میں ایک یا اختصاراً حذف ہوئی

(۱) مصاحف کا اس پر اتفاق ہے جب دو یا یکجا ہوں اور دوسری علامت جمع ہو تو ایک یا محذوف ہوتی ہے۔ جیسے النَّبِیّٖنَ - الۡاُمِّیّٖنَ - رَبّٰنِیّٖنَ - الۡحَوَارِیّٖنَ - وغیرہ۔
مگر "لَفِیۡ عِلِّیِّیۡنَ" (مطففین س ۸۳ ت ۱۸) میں باتفاق مصاحف دو یا ہیں۔
(۲) اسی طرح مُتَّکِـِٔیۡنَ - الۡمُسۡتَهۡزِءِیۡنَ - خٰطِـِٔیۡنَ - وغیرہ میں وہ یا جو ہمزہ کی رسمی شکل ہے، محذوف ہے۔
اسی طرح "اَثَاثًا وَّرِءۡيًا" (مریم س ۱۹ ت ۷۴) میں ہمزہ کی رسمی شکل والی یا محذوف ہے۔
ہمزہ ساکن ما قبل مکسور ہو تو یا کی صورت میں لکھا جاتا ہے مگر یہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں صورت یا محذوف ہے۔
(۳) درج ذیل کلمات اور ان کے امثال جب ضمیر متصل کے ساتھ ہوں تو ان کی رسم دو یا کے ساتھ ہوتی ہے۔ ورنہ صرف ایک یا مرسوم ہوتی ہے جب کہ یا طرف میں واقع ہو۔
دو یا، جیسے: اَفَعَیِیۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ (ق۔ س ۵۰ ت ۱۵)
یُحۡیِیۡكُمۡ - حُیِّیۡتُمۡ - یُحۡیِیۡهَا - یُحۡیِیۡنِ۔
ایک یا، جیسے: نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ - اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسۡتَحۡیٖۤ - اَنۡتَ وَلِیّٖ۔
(۴) درج ذیل کلمات کی رسم بھی ایک ہی یا کے ساتھ ہے۔ مصاحف میں اب دوسری ی اوپر لکھی ہوتی ہے۔
۱- اِنَّ وَلِیّٖۦَ اللّٰهُ ۔ (اعراف، س ۷ ت ۱۹۶) ۲- لِنُحۡیِۦَ بِهٖ بَلۡدَةً مَّیۡتًا ۔ (فرقان، س ۲۵ ت ۴۹)
۳- عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی ۔ (قیامہ، س ۷۵، ت ۴۰)
(۵) درج ذیل کلمات دو یا کے ساتھ مرسوم ہیں۔ پہلی حقیقۃً یا ہے دوسری ہمزہ کی رسمی شکل ہے۔
سَیِّئَةٌ - السَّیِّئَةُ قرآن میں جہاں بھی ہوں۔
وَاٰخَرَ سَیِّئًا ۔ (توبہ، س ۹ ت ۱۰۲) میں بھی دو یا ہے، دوسری یا ہمزہ کی رسمی شکل ہے۔
(۶) ایک یا: السَّیِّاٰتُ - سَیِّاٰتِكُمۡ - سَیِّاٰتِهِمۡ - سَیِّاٰتِهٖ - یہ سب پورے قرآن میں ایک یا - یائے مشددہ - کے ساتھ ہیں۔ یا کے بعد الف اور ت مرسوم ہیں۔
(۷) دو یا: هَیِّئۡ لَنَا ۔ (کہف س ۱۸ ت ۱۰) یُهَیِّئۡ لَكُمۡ ۔ (س ۱۸ ت ۱۶) وَمَكۡرَ السَّیِّیٴِ ۔ الۡمَكۡرُ السَّیِّئُ ۔

(فاطر س ۳۵ ت ۴۳) یہ کلمات بھی دو یا کے ساتھ مرسوم ہیں۔

⑧ الْمُنْشَئٰتُ (رحمٰن، س ۵۵ ت ۲۴) میں تا سے پہلے الف بالاتفاق نہیں۔ ت سے پہلے ہمزہ کی صورت یا، مصاحف عراقیہ میں ہے، دیگر میں نہ یا ہے نہ الف۔ المنشت (الْمُنْشَئٰتُ) مرسوم ہے۔

(المقنع للدانی - و - اتحاف فضلاء البشر فی القراءات الاربعة عشر للدمیاطی)

حذف لام واثبات لام

درج ذیل کلمات میں ایک لام کے حذف پر مصاحف کا اتفاق ہے۔ الَّيْلَ - الَّذِیْ - الَّذَیْنِ - الَّذٰنِ - الَّذِیْنَ - الَّتِیْ - (الّٰتِیْ) الّٰٓئِ (اللَّائی)۔

دیگر کلمات میں اصل کے مطابق دونوں لام کے اثبات پر مصاحف کا اتفاق ہے۔

جیسے: اللّٰعِنُوْنَ - اللَّعْنَةُ - اللّٰعِبِيْنَ - اللَّغْوَ - اللَّهْوِ - اللُّؤْلُؤُ - اللّٰتَ وَالْعُزّٰى - اللَّوَّامَةِ - اللّٰهُمَّ۔

حذف نون نُجِی الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (انبیا، س ۲۱ ت ۸۸)۔ ابن عامر شامی کی قراءت اور ابوبکر شعبہ کی روایت میں یہ نُجِّیْ ایک نون مضموم، جیم مشدد مکسور اور سکون یا کے ساتھ ہے۔ دیگر حضرات کی قراءت اور امام حفص کی روایت میں نُنْجِیْ نون اول کے ضمہ نون ثانی کے سکون، جیم بلا تشدید کے کسرہ اور سکون یا کے ساتھ ہے ــــ مگر رسم باجماع مصاحف ایک نون کے ساتھ ہے۔ اب مصاحف میں اشتباہ دور کرنے اور غلطی سے بچانے کے لیے نونِ اول کے بعد ایک باریک ن اوپر لکھ دیا جاتا ہے، اس طرح: نُۨجِی۔

تاءات تانیث مدوّرہ، مجرورہ

❁ فعل کے صیغۂ مونث کے آخر میں جو تا ہوتی ہے وہ ہمیشہ لمبی لکھی جاتی ہے۔ جیسے فَعَلَتْ۔ فَعَلْتِ۔

❁ اسم کے آخر میں کبھی گول تا ہوتی ہے کبھی لمبی۔ گول تا کو تاے مدوّرہ یا مربوطہ کہتے ہیں۔ لمبی تا کو تاے مجرورہ یا طویلہ کہتے ہیں۔

❁ جمع مؤنث سالم کے آخر میں ہمیشہ لمبی ت ہوتی ہے۔

جیسے مُسْلِمَات - قَانِتَات - کَلِمَات (رسم قرآنی میں: مُسْلِمٰتٍ - قٰنِتٰتٍ - کَلِمٰتٍ۔)

❁ واحد مؤنث بالتاء کبھی مضاف ہوتا ہے کبھی غیر مضاف، جو غیر مضاف ہوتا ہے ہمیشہ گول تا سے لکھا جاتا ہے۔ جیسے فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً - اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ۔

❁ جو مضاف ہوتا ہے کبھی ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے کبھی اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے جو ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے اس میں اتصال ضمیر کی وجہ سے گول تا اور لمبی تا کا فرق نہیں ہوتا۔

جیسے کَلِمَتُهٗ - کلمٰاته - کلمٰته - هَمْزته - هَمَزاته - هَمْزته۔

❁ جو واحد مؤنث بالتاء اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے اس میں بھی اصل یہی ہے کہ تاے مدوّرہ سے لکھا جائے۔ مگر قرآن کریم میں بعض کلمات بعض مقامات پر اس اصل کے برخلاف تاے مجرورہ

(لمبی تا) سے مرسوم ہیں، انہی کی فہرست یہاں دی جارہی ہے۔

تاءات تانیث (مدوّرہ، مجرورہ/طویلہ)

الرحمة "رَحمہ" ہر جگہ گول تا (ۃ) سے ہے۔ مگر سات جگہ لمبی تا (ت) سے ہے:

(۱) اُولٰٓئِکَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰہِ - (بقرہ س ۲ ت ۲۱۸)

(۲) اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ - (اعراف س ۷ ت ۵۶)

(۳) رَحۡمَتُ اللّٰہِ وَ بَرَکٰتُہٗ - (ہود س ۱۱ ت ۷۳)

(۴) ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ - (مریم س ۱۹ ت ۲)

(۵) اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰہِ - (روم س ۳۰ ت ۵۰)

(۶) اَہُمۡ یَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّکَ - (زخرف س ۴۳ ت ۳۲)

(۷) وَ رَحۡمَتُ رَبِّکَ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ - (زخرف س ۴۳ ت ۳۲)

النعمة نعمہ ہر جگہ ھا (گول تا) سے ہے مگر گیارہ جگہ لمبی تا (ت) سے ہے۔

(۱) وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ - (بقرہ س ۲ ت ۲۳۱)

(۲) وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ - (آل عمران س ۳ ت ۱۰۳)

(۳) اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ - (مائدہ س ۵ ت ۱۱)

(۴) بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ کُفۡرًا - (ابراہیم س ۱۴ ت ۲۸)

(۵) وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ - (ابراہیم س ۱۴ ت ۳۴)

(۶) وَ بِنِعۡمَتِ اللّٰہِ ہُمۡ یَکۡفُرُوۡنَ - (نحل س ۱۶ ت ۷۲)

(۷) یَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰہِ - (نحل س ۱۶ ت ۸۳)

(۸) وَاشۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ - (نحل س ۱۶ ت ۱۱۴)

(۹) فِی الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰہِ - (لقمان س ۳۱ ت ۳۱)

(۱۰) اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ - (فاطر س ۳۵ ت ۳)

(۱۱) بِنِعۡمَتِ رَبِّکَ - (طور س ۵۲ ت ۲۹)

السُّنَّہ "سُنَّہ" ہر جگہ ہا سے ہے مگر پانچ جگہ تائے طویلہ سے ہے۔

(۱) فَقَدۡ مَضَتۡ سُنَّتُ الۡاَوَّلِیۡنَ - (انفال س ۸ ت ۳۸)

(۲) فَہَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِیۡنَ - (فاطر س ۳۵ ت ۴۳)

(۳) فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا - (فاطر س ۳۵ ت ۴۳)

(۴) وَ لَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحۡوِیۡلًا - (فاطر س ۳۵ ت ۴۳)

(۵) سُنَّتَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ۔ (مومن س ۴۰ ت ۸۵)

اِمْرَاَۃ ہر جگہ ۃ سے ہے مگر سات جگہ ت ہے۔

(۱) اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ۔ (آل عمران س ۳ ت ۳۵)

(۲) امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ۔ (یوسف س ۱۲ ت ۳۰)

(۳) قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ۔ (یوسف س ۱۲ ت ۵۱)

(۴) وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ۔ (قصص س ۲۸ ت ۹)

(۵) امْرَاَتَ نُوْحٍ۔ (تحریم س ۶۶ ت ۱۰)

(۶) وَامْرَاَتَ لُوْطٍ۔ (تحریم س ۶۶ ت ۱۰)

(۷) امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ۔ (تحریم س ۶۶ ت ۱۱)

الْکَلِمَۃ جہاں بھی بلفظ واحد آیا ہے ۃ سے مرسوم ہے صرف ایک جگہ (اعراف، س ۷ ت ۱۳۷) مصاحف عراقیہ میں ت سے ہے۔ اس کے علاوہ چار جگہ ت سے ہے مگر ان میں واحد و جمع (کَلِمَۃ، کَلِمَاتُ) دونوں قراءتیں ثابت ہیں۔

(۱) وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا۔ (انعام س ۶ ت ۱۱۵)

(۲) وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ الْحُسْنٰی۔ (اعراف س ۷ ت ۱۳۷)

(۳) حَقَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ۔ (یونس س ۱۰ ت ۳۳)

(۴) حَقَّتْ عَلَیْہِمْ کَلِمَتُ رَبِّکَ۔ (یونس س ۱۰ ت ۹۶)

(۵) حَقَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ۔ (غافر س ۴۰ ت ۶)

اللَّعْنَۃ ہر جگہ ۃ سے ہے مگر دو جگہ ت سے ہے۔

(۱) فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔ (آل عمران س ۳ ت ۶۱)

(۲) اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔ (نور س ۲۴ ت ۷)

الْمَعْصِیَۃ ہر جگہ ۃ (گول تا) سے ہے مگر دو جگہ ت سے ہے۔

(۱) وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ۔ (مجادلہ س ۵۸ ت ۸)

(۲) وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ۔ (مجادلہ س ۵۸ ت ۹)

کچھ متفرق کلمات

شجرۃ ہر جگہ ۃ سے ہے مگر ایک جگہ ت ہے۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ (دخان س ۴۴ ت ۴۳)

قرة عين ہر جگہ ۃ سے ہے ایک جگہ ت ہے۔

قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۔ (قصص س ۲۸ ت ۹)

بقية بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ ۔(ہود س ۱۱ ت ۸۶) یہ ایک جگہ ت سے ہے اور بقیۃ سے۔

الجنة - جنّة صیغۂ واحد ہر جگہ ۃ سے ہے مگر ایک جگہ ت سے ہے۔

وَجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۔ (واقعہ س ۵۶ ت ۸۹)

غَيٰبَتِ الْجُبِّ (یوسف س ۱۲) دو جگہ -آیت ۱۰ و ۱۵- لمبی ت سے ہے۔

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بصیغۂ واحد، ایک جگہ سورۂ فاطر (س ۳۵ ت ۴۰) میں لمبی ت سے ہے۔

جِمٰلَتٌ صُفْرٌ مرسلات (س ۷۷ ت ۳۳) میں لمبی ت سے ہے۔

درج ذیل کلمات میں بھی لمبی ت ہے:

مَرْضَاتَ ۔ يٰٓاَبَتِ ۔ ذَاتُ ۔ جہاں بھی ہوں۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ ۔ (مومنون س ۲۳ ت ۳۶)

فِطْرَتَ اللّٰهِ ۔ (روم س ۳۰ ت ۳۰)

لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (ص س ۳۸ ت ۳)

اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۔ (نجم س ۵۳ ت ۱۹)

مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ ۔ (تحریم س ۶۶ ت ۱۲)

مقطوع وموصول

رسم کلمات میں اصل یہ ہے کہ ہر کلمہ منفصل لکھا جائے۔ مگر جب یک حرفی یا دو حرفی کلمہ دوسرے کلمہ کے شروع میں یا آخر میں آملتا ہے تو دونوں کو متصل لکھا جاتا ہے۔

جیسے بِاللّٰهِ - لِلّٰهِ - مِنْكَ - مِنْكُمْ - ظَلَمَكَ - يَرْحَمْكُمْ -

مِمَّا - فِيْمَا - عَمَّا - اِنَّمَا - كَاَنَّمَا -

لِهٰذَا - بِهٰذَا - كَذٰلِكَ -

اس طرح کے بعض کلمات جو عام طور سے مفصول یا موصول لکھے جاتے ہیں قرآن کے بعض مقامات پر رسم عام کے برخلاف قطع یا وصل کے ساتھ مرسوم ہیں۔ انہی کی فہرست یہاں دی جا رہی ہے۔

مقطوع وموصول

اَنْ لَّا : اَلَّا ہر جگہ بغیر نون کے ہے مگر گیارہ مقامات میں اثباتِ نون ہے۔

۱- اَنْ لَّآ اَقُوْلَ اعراف س ۷ ت ۱۰۵

۲- اَنْ لَّا يَقُولُوا — اعراف — س ۷ — ت ۱۶۹

۳- اَنْ لَّا مَلْجَاَ — توبہ — س ۹ — ت ۱۱۸

۴- اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ — ہود — س ۱۱ — ت ۱۴

۵- اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ — ہود — س ۱۱ — ت ۲۶

۶- اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ — انبیا — س ۲۱ — ت ۸۷

یہ اکثر مصاحف میں مقطوع ہے۔ بعض میں موصول۔ (النشر للجزری، ونثر المرجان ۴/۴۲۱)

۷- اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا — حج — س ۲۲ — ت ۲۶

۸- اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ — یٰسٓ — س ۳۶ — ت ۶۰

۹- اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ — دخان — س ۴۴ — ت ۱۹

۱۰- اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا — ممتحنہ — س ۶۰ — ت ۱۲

۱۱- اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ — قلم — س ۶۸ — ت ۲۴

مِنْ مَّا: مِمَّا ہر جگہ موصول ہے۔ اسی طرح مِمَّ خُلِقَ (س ۸۶، ت ۵) مگر مِنْ مَّا تین جگہ مقطوع بھی ہے۔

۱- فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ — نساء — س ۴ — ت ۲۵

۲- هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ — روم — س ۳۰ — ت ۲۸

۳- مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ — منافقون — س ۶۳ — ت ۱۰

(بعض مصاحف میں یہ موصول ہے)

مِنْ مَنْ: مِمَّنْ ہر جگہ حذفِ نون کے ساتھ موصول ہے۔

عَنْ مَا: قرآن میں ہر جگہ "عَمَّا" بغیر نون ہے جیسے عَمَّا قَلِيْلٍ (س ۲۳، ت ۴۰) عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ (س ۷۸، ت ۱) مگر ایک جگہ نون کے ساتھ ہے۔

عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ — اعراف — س ۷ — ت ۱۶۶

اِنْ مَا: یہ ہر جگہ "اِمَّا" موصول ہے، صرف ایک جگہ قطع کے ساتھ اِنْ مَّا ہے۔

اِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ — رعد — س ۱۳ — ت ۴۰

فَاِنْ لَمْ: سورہ ہود (س ۱۱، ت ۱۴) میں وصل کے ساتھ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ ہے۔ اور دیگر مقامات میں قطع کے ساتھ فَاِنْ لَّمْ ہے۔

اَنْ لَنْ: یہ صرف دو جگہ وصل کے ساتھ ہے۔

۱- اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا — کہف — س ۱۸ — ت ۴۸

۲- اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ — قیامہ — س ۷۵ — ت ۳

اس کے سوا ہر جگہ قطع کے ساتھ اَنْ لَّنْ ہے۔

عَنْ مَّنْ: یہ قرآن میں دو ہی جگہ آیا ہے۔ دونوں جگہ قطع کے ساتھ عَنْ مَنْ ہے۔

۱- وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ	نور	س	۲۴	ت	۴۳
۲- عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى	نجم	س	۵۳	ت	۲۹

اَمْ مَّنْ: قرآن میں ہر جگہ "اَمَّنْ" وصل کے ساتھ مرسوم ہے مگر چار جگہ قطع کے ساتھ "اَمْ مَّنْ" ہے۔

۱- اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا	نساء	س	۴	ت	۱۰۹
۲- اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ	توبہ	س	۹	ت	۱۰۹
۳- اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا	صافات	س	۳۷	ت	۱۱
۴- اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا	فصلت	س	۴۱	ت	۴۰

اَمْ مَّا: اَمْ مَا يَبْتَغِىْ اَمِ الَّذِىْ جہاں بھی آیا ہے وصل کے ساتھ مرسوم ہے۔ جیسے:

"اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ" انعام س ۶ ت ۱۴۳ و ۱۴۴۔

فِىْ مَا: "فِىْ مَا" قطع کے ساتھ گیارہ مقامات میں ہے۔

۱- فِىْ مَا فَعَلْنَ فِىْٓ اَنْفُسِهِنَّ	بقرہ	س	۲	ت	۲۴۰
۲- لِيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ اٰتٰىكُمْ	مائدہ	س	۵	ت	۴۸
۳- قُلْ لَّآ اَجِدُ فِىْ مَآ اُوْحِىَ اِلَىَّ	انعام	س	۶	ت	۱۴۵
۴- لِيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ اٰتٰىكُمْ	انعام	س	۶	ت	۱۶۵
۵- فِىْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ	انبیاء	س	۲۱	ت	۱۰۲
۶- فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ	نور	س	۲۴	ت	۱۴
۷- اَتُتْرَكُوْنَ فِىْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ	شعراء	س	۲۶	ت	۱۴۶
۸- فِىْ مَا رَزَقْنٰكُمْ	روم	س	۳۰	ت	۲۸
۹- فِىْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ	زمر	س	۳۹	ت	۳
۱۰- فِىْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ	زمر	س	۳۹	ت	۴۶
۱۱- وَنُنْشِئَكُمْ فِىْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ	واقعہ	س	۵۶	ت	۶۱

اَيْنَ مَا: پانچ جگہ "اَيْنَمَا" وصل کے ساتھ ہے۔ (آخری تین بعض مصاحف میں مقطوع ہیں)

۱- فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ	بقرہ	س	۲	ت	۱۱۵
۲- اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ	نحل	س	۱۶	ت	۷۶
۳- اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ	نساء	س	۴	ت	۷۸
۴- اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ	شعراء	س	۲۶	ت	۹۲
۵- اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا	احزاب	س	۳۳	ت	۶۱

حَیْثُ مَا: دو جگہ آیا ہے۔ سورۂ بقرہ آیت ۱۴۴، و ۱۵۰۔ دونوں جگہ مقطوع ہے۔

نِعِمَّا : بقرہ آیت ۲۷۱، نساء، س ۴، ت ۵۸، میں آیا ہے، دونوں جگہ موصول ہے۔

مَهْمَا : اعراف، س ۷، ت ۱۳۲ میں ہے۔ موصول۔

رُبَمَا : حجر، س ۱۵، ت ۲، رُبَمَا یَوَدُّ۔ موصول۔

اِنَّمَا : صرف ایک جگہ قطع کے ساتھ ہے۔ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ. انعام، س ۶، ت ۱۳۴،
باقی ہر جگہ موصول ہے۔

اَنَّ مَا: صرف دو جگہ قطع کے ساتھ ہے۔

۱- اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ	حج	س	۲۲	ت	۶۲
۲- اَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ	لقمان	س	۳۱	ت	۳۰

وَ لَوْ اَنَّمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ۔ (لقمان س ۳۱، ت ۲۷) میں راجح وصل بلا اختلاف ہے۔ بعض نے قطع کا قول بھی ذکر کیا ہے مگر اس پر کسی مقتدا کا حوالہ نہ دیا۔ (نثر المرجان ج ۵، ص ۳۸ - ۳۳۷)

کَاَنَّمَا: ہر جگہ موصول ہے، جیسے:

۱- کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ	انعام	س	۶	ت	۱۲۵
۲- کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ	انفال	س	۸	ت	۶
۳- فَکَاَنَّمَا خَرَّ	حج	س	۲۲	ت	۳۱

بِئْسَ مَا: صرف تین جگہ وصل کے ساتھ آیا ہے:

۱- بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ	بقرہ	س	۲	ت	۹۰
۲- بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ	بقرہ	س	۲	ت	۹۳
۳- بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ	اعراف	س	۷	ت	۱۵۰

❁ لام کے ساتھ "لَبِئْسَ" کہیں بھی "مَا" سے موصول نہیں۔

کُلَّمَا: کُلَّمَا لام پر تشدید اور فتح کے ساتھ ہر جگہ موصول ہے مگر ابن الانباری ایک جگہ "کُلَّ مَا رُدُّوْۤا اِلَی الْفِتْنَةِ" (نساء، س ۴، ت ۹۱) میں مقطوع بتاتے ہیں۔ ابو عمرو دانی اسے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: بعض اس میں بھی وصل کرتے ہیں۔ دِمیاطی، اتحاف میں اور ارکاٹی، نثر المرجان میں چار جگہ مختلف فیہ بتاتے ہیں۔

۱- کُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَی الْفِتْنَةِ	نسا	س	۴	ت	۹۱
۲- کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ	اعراف	س	۷	ت	۳۸
۳- کُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا	مومنون	س	۲۳	ت	۴۴
۴- کُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ	ملک	س	۶۷	ت	۸

البتہ "مِنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ" (ابراہیم، س ۱۴، ت ۳۴) میں بالاتفاق قطع ہے۔ یہاں "کُلِّ" مجرور ہے۔

لِکَیْلَا: چار جگہ وصل کے ساتھ "لِکَیْلَا" ہے:

۱- لِکَیْلَا تَحْزَنُوْا	آل عمران	س ۳	ت ۱۵۳
۲- لِکَیْلَا یَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ	حج	س ۲۲	ت ۵
۳- لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَیْکَ حَرَجٌ	احزاب	س ۳۳	ت ۵۰
۴- لِکَیْلَا تَاْسَوْا	حدید	س ۵۷	ت ۲۳

یَوْمَ هُمْ: صرف دو جگہ مقطوع ہے:

۱- یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ	مومن	س ۴۰	ت ۱۶
۲- یَوْمَ هُمْ عَلَی النَّارِ یُفْتَنُوْنَ	ذاریات	س ۵۱	ت ۱۳

مَا لِ: چار جگہ "ل" جارہ اپنے مابعد سے مقطوع ہے:

۱- فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ	نساء	س ۴	ت ۷۸
۲- مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ	کہف	س ۱۸	ت ۴۹
۳- مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ	فرقان	س ۲۵	ت ۷
۴- فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	معارج	س ۷۰	ت ۳۶

ابْنَ اُمَّ: اعراف (س۷، ت۱۵۰) میں "قَالَ ابْنَ اُمَّ" قطع کے ساتھ ہے — اور طٰہٰ (س۲۰، ت۹۴) میں "یَبْنَؤُمَّ" وصل کے ساتھ ہے۔

وَیْ كَاَنَّ: ایک ہی آیت میں دوبار آیا ہے، دونوں جگہ یا، کاف سے موصول ہے۔

۱- وَیْكَاَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ	قصص	س ۲۸	ت ۸۲
۲- وَیْكَاَنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ	قصص	س ۲۸	ت ۸۲

وَلَاتَ حِیْنَ: ایک ہی جگہ آیا ہے "وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ" صٓ (س۳۸، ت۳)

اور امام ابو بکر ابن الانباری و امام ابو عمرو دانی نے بعد تحقیق یہ واضح کیا ہے کہ ت اور ح میں فصل پر مصاحف کا اتفاق ہے۔ مگر ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ اس مصحف میں جسے مصحف حضرت عثمان کہا جاتا، اور اس میں خون کے نشانات بھی میں نے دیکھے تا کو حِیْنَ سے موصول پایا، علامہ جزری نے بتایا کہ میں نے بھی اس مصحف میں ایسا ہی دیکھا، نثر المرجان میں اس پر تفصیلی کلام کے بعد حاصل یہ نکالا ہے کہ مصاحف حجازیہ، عراقیہ، شامیہ میں تا، حِیْنَ سے مقطوع ہے اور ایک مصحف "امام مصاحف" میں موصول ہے اور اول زیادہ مشہور ہے۔ (نثر ج۶ ص ۶۳ تا ۶۶)

عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ: (صافات، س:۳۷، ت:۱۳۰) جملہ مصاحف میں ل اور یا کے قطع کے ساتھ ہے۔ اس ذیل میں "كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ" (س۸۳، ت۳) کو بھی ذکر کیا گیا ہے کہ دونوں کلمے موصول، واو کے بعد الف کے بغیر ہیں۔ (مقنع، ص۸۱)

عربی کتابت سے متعلق کچھ مختصر اصول

کلمات کی کتابت کون سے حروف پر ہو؟ اس کے لیے دو حالتوں کو معیار بناتے ہیں: ایک حالت ابتدا اور ایک حالت وقف۔ یعنی اصل یہ ہے کہ کسی کلمہ کو ابتدا میں رکھ کر بولنے پر جو حروف تلفظ میں آئیں انہی حروف کے ساتھ کلمے کی کتابت ہو۔ اسی طرح کسی کلمہ پر وقف کرنے کے وقت جو حروف تلفظ میں آئیں انہی حروف کے ساتھ کلمے کی کتابت ہو۔

اول کی مثال: ہمزۂ وصل ابن، امرأة، اسم، اعلم وغیرہ میں۔ ان کلمات سے اگر ابتدا ہو تو ہمزہ تلفظ میں آئے گا۔ اب اگر یہ کلمات درمیان میں ہوں اور وصل کی وجہ سے ہمزہ تلفظ میں نہ آئے تو بھی کتابت میں رہے گا۔

ابتدا کی مثال : ابنُ مَنْ أنتَ؟ اِعْرِفْ مُنْعِمَكَ، اِسْمُكَ حَسَنٌ.

وصل کی مثال : مَنِ ابْنُكَ؟ مَا اسْمُكَ؟ أَيْنَ امْرَأتُكَ؟

دوم کی مثال: ① اَنَا کا دوسرا الف کتابت میں رہتا ہے اس لیے کہ جب اَنَا پر وقف ہو تو الف ثابت رہتا ہے اگرچہ درمیان میں ادا نہیں ہوتا۔ "اَنَا اَخُوْكَ" میں دوسرا الف ادا نہ ہوگا۔ "اَنَ اَخُوْكَ" کہا جائے گا اور "اَخُوْكَ اَنَا" میں دوسرا الف ادا ہوگا۔

② نون تنوین حالت رفع و جر میں نہیں لکھا جاتا اس لیے کہ ان دونوں حالتوں میں حرف منون کو ساکن کر کے بغیر نون کے وقف ہوتا ہے۔ اور حالت نصب میں یہ نون بصورت الف لکھا جاتا ہے۔ اس لیے کہ حالت نصب میں منون پر الف کے ساتھ وقف ہوتا ہے۔ جیسے عَلِيْمٌ، بِعَلِيمٍ، عَلِيْماً۔

③ ضَرَبَهُ (ضَرَبَهُوْ) مَرَّ بِهِ (بِهِيْ) میں واو اور ی جن کو ضمیر کا صلہ کہتے ہیں حالت وقف میں ادا نہیں ہوتے۔ تو یہ کتابت میں بھی نہیں آتے۔

قاعدۂ وصل: درج ذیل کلمات دوسرے سے موصول لکھے جائیں گے۔

① ہر وہ کلمہ جس سے ابتدا نہیں ہو سکتی — جیسے ضمیر متصل۔ حرف خطاب۔ نون تاکید۔ علامات تانیث۔ علامات تثنیہ و جمع معرب میں ہوں یا مبنی میں۔ اعراب حرفی۔ ہائے سکتہ۔ ہائے تنبیہ جو (اَيُّهَا) میں ہے، یہ ضمیر متصل کے قائم مقام ہو گیا ہے۔

② ہر وہ کلمہ جس پر وقف نہیں ہو سکتا۔

جیسے حروف جر میں ب و ت ل ك۔ اسی طرح لام امر۔ لام جحد۔ لام ابتدا۔ لام استغاثہ۔ لام تاکید جو جواب قسم میں آتا ہے۔ سین استقبال۔ فائے عطف و جزا۔ ما استفہامیہ جس کا الف حالت جر میں محذوف ہو۔ مگر جب تک اس سے ہائے سکتہ نہ لاحق ہو اس پر وقف نہیں ہو سکتا۔

③ ہر وہ کلمہ جو دوسرے کے ساتھ مل کر ایک کلمہ کی طرح ہو گیا۔
جیسے مرکب منع صرف یا مرکب امتزاجی جب اسے غیر منصرف کا اعراب دیا جائے۔ جیسے بعلبك ۔ معدیکرب۔ اس لیے کہ پہلا کلمہ دوسرے کلمہ سے معنی واعراب دونوں کے لحاظ سے یوں مل گیا ہے جیسے زید کا ز اور دوسرا جیسے زید کا دال، اسی پر اعراب ظاہر ہوتا ہے۔
مرکب اضافی، اسنادی، توصیفی، ظرفی اس حکم میں داخل نہیں۔ اس لیے کہ اعراب وبنا کی حرکتیں ان کے ہر جزء پر ظاہر ہوتی ہیں۔
مذکورہ تین اقسام کے ماسوا میں وصل کا حکم نہیں۔
④ ہاں! کچھ ایسے کلمات جو دوسرے سے مل کر ایک کلمہ کی طرح ہو گئے ہیں ان کی کتابت وصل کے ساتھ ہوگی۔
ا- یا تو اس لیے کہ وہ دوسرے کے ساتھ مل کر کسی جزئی معنی کا ادات بن چکے ہیں جیسے مَا کافہ کے ساتھ رُبَّمَا ۔ اِنَّمَا ۔ كَاَنَّمَا ۔ اور جیسے "كُلَّمَا" کہ اب گویا "كُلّ" اور "مَا" دونوں مل کر ایک ادات شرط ہو گئے ہیں۔
۲- یا اس لیے کہ دونوں کو ایک ساتھ لکھنے کا عام رواج ہو چکا ہے۔ جیسے
لِئَلَّا ـ لَئِنْ ـ یَوْمَئِذٍ ـ حِیْنَئِذٍ ـ هٰؤُلَاءِ۔

کتابت کے قاعدۂ کلیہ سے چند اُمور مستثنیٰ ہیں۔ جو چار اقسام میں منقسم ہیں

قسم اول

تلفظ میں آنے والے حروف پر کسی حرف کا اضافہ ـــ یہ اضافہ کہیں الف کا ہوتا ہے کہیں واو کا۔
الف کا اضافہ : ① جب فعل ماضی، فعل امر، فعل مضارع منصوب یا مجزوم سے ضمیر جمع متصل ہو اور اس کے بعد کوئی دوسری ضمیر لاحق نہ ہو۔ جیسے
كتبُوْا ـ اكتبُوْا ـ لن يكتبوا ـ لم تكتبوا بخلاف لم يكتبوه ـ وكتبوكم.
بعض مقامات پر اشتباہ عارض آنے کے پیش نظر واو جمع کے بعد الف زائد لکھنے کو اختیار کیا گیا ہے۔ جیسے لم يقصد و ما فعل۔ واو کے بعد الف نہ ہو تو واو عطف بھی سمجھا جا سکتا ہے۔
② منصوب منون میں جس کے آخر میں تا یا ہمزہ نہ ہو۔ جیسے رأيت أسدًا۔
واو کا اضافہ :
ا- لفظ عمرو جب علم غیر منصوب ہو تو اس میں اور عُمر میں فرق کے لیے واو بڑھا دیا جاتا ہے۔
۲- اولو ، اولی ، اولات ، اولاء میں واو زیادہ کیا جاتا ہے، اس لیے کہ ان الفاظ کی کتابت اسی طرح رائج اور مشہور ہو چکی ہے۔

قسم دوم

تلفظ میں آنے والے حروف میں سے کسی حرف کو حذف کرنا۔ یہ تین طرح ہے:

① ایک کلمہ کے دو حرف جب باہم مدغم ہو جائیں یا ایک کلمہ کی طرح ہو جائیں تو ایک حرف حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور صرف ایک حرف مشدد لکھا جاتا ہے۔

جیسے مَدَّ - عَلَّمَ - یستمدُّ اور جیسے عمَّ اَخذت؟ ممَّ اکلت؟

② درج ذیل کلمات سے لام تعریف حذف کر دیا جاتا ہے۔

۱- الّذی - الّتی - الذین (جمع)

۲- جس کلمہ میں لام جر یا لام تاکید آنے کے بعد تین لام جمع ہو جائیں۔

جیسے لَلّذان - لِلَّذیْنِ - لِلَّیل - لَلّحمُ اغذی من النبات - للّٰه اَرحَمُ بعبادِہٖ۔

مذکورہ کلمات میں پورا "ال" محذوف ہے۔ اصل صورت یہ تھی: لَ ال لَذان - لِ ال لَذیْنِ - لِ ال لیل - لَ ال لحم - لَ ال لہ۔

③ درج ذیل کلمات سے الف حذف کر دیا جاتا ہے۔

اللّٰہ - الرَّحْمٰنِ - الٰہ - لٰکن - اولٰئک - ذٰلک - ذٰلکما - ذٰلکم وغیرہ۔
ھذا - ھذان - ھولاء وغیرہ۔ تسمیہ میں بسم کے اسم سے۔

قسم سوم احکام ہمزہ:

ہمزہ کی کوئی صورت مقرر نہ تھی اس لیے یہ کبھی الف، کبھی یا، کبھی واو کی صورت میں لکھا جاتا۔ بعد میں خلیل ابن احمد نحوی متوفی ۱۷۰ھ نے عین کا سرا (ء) اس کی صورت کے لیے مقرر کیا۔ جہاں ہمزہ واو، الف، یا کی صورت میں نہیں ہوتا، وہاں یہ صورت (ء) بنا دی جاتی ہے۔ اور واو، الف، ی کے ساتھ بھی یہ صورت (ء) لگا دی جاتی ہے۔ الف پر اگر فتحہ یا ضمہ ہو تو صورت ہمزہ (ء) اوپر بناتے ہیں، کسرہ ہو تو نیچے۔ جیسے

أَکْرَمَ - أُکْرِمَ - إِکْرَامٌ۔

کتابت کے لحاظ سے ہمزہ کی تین قسمیں کرتے ہیں۔ مبتدئہ - متوسطہ - متطرفہ - یعنی وہ جو شروع میں ہو۔ وہ جو درمیان میں ہو، وہ جو آخر میں ہو۔

مبتدئہ: جو ہمزہ شروع میں ہو الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے اگرچہ کوئی یک حرفی یا دو حرفی کلمہ اس سے قبل آکر اس سے مل جائے۔ جیسے أَحْمَد - أُنْزِل - إِسْلَام - سَأَصْرِفُ - أَفَأَنْتَ - لِبِإِمَامٍ۔

مگر درج ذیل کلمات میں ہمزہ کی کتابت بشکل یا رائج و مشہور ہو چکی ہے۔ لِئَلَّا - لَئِنْ - حِیْنَئِذٍ - یَوْمَئِذٍ (اور اس کی مثل) اور ھٰؤُلَاءِ میں بشکل واو۔

ہمزۂ متوسطہ: ساکن ہوگا یا متحرک۔

ساکنہ جب ہمزہ متوسطہ ساکن اور ماقبل متحرک ہو تو حرکت ماقبل کے مطابق واو، یا، الف سے لکھا جائے گا۔ جیسے (۱) شُؤم، لُؤم، یُؤدِیْ۔ (۲) ذِئْب، فِئْرَان، اطْمِئْنان (۳) یَأْکل، فأر، ثأر۔

متحرکہ جب متحرک ہو تو اس کی کتابت بتفصیل ذیل عمل میں آئے گی:

بصورت یا: ① جب ہمزہ مکسور ہو، اس کے ماقبل کی حالت جو بھی ہو۔ جیسے: سَئِمَ۔ مُسْتَهْزِئِیْنَ۔ سُئِلَ۔ صَائِمُ۔

② جب ہمزہ مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: شَاطِئُه۔ لاجِئُوْنَ۔ یُنَبِّئُوْنَ۔

③ جب ہمزہ مفتوح ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: اکْتِئَاب۔ مُبطِئَات۔مُستهزِئِیْنِ۔

④ جب ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل یاے ساکنہ ہو۔ جیسے هیْئَة۔ بِیْئَة۔

بصورت واو: ① جب ہمزہ مضموم ہو اور اس کا ماقبل مفتوح یا مضموم یا ساکن ہو۔ جیسے:

۱۔ یَبْدَؤُوْنَ۔ یَؤُمُّ۔ ۲۔ رُؤُوس۔ شُؤُون۔ فُؤُوس۔ ۳۔ تَشَاؤُم۔ تَفَاؤُل۔

② جب ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل مضموم ہو۔

جیسے سُؤَال۔ فُؤَاد۔ زُؤَان۔ مُؤَنٌ۔ یُؤَدِّی۔

بصورت الف: ① جب ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل ساکن یا مفتوح ہو۔

جیسے (۱) مَسْأَلَة۔ مِرْأَة۔ یَسْأَمُ۔ (۲) تَأَخر۔ زَأَرَ۔ رَأَی۔

متوسطہ عارضی وہ ہمزۂ متطرفہ جس کے بعد کوئی ضمیر آجائے۔ جیسے یَبْدَؤُوْنَ کا ہمزہ۔ اس ہمزہ کی کتابت میں دو رائیں ہیں:

۱۔ یہ ہمزہ درمیان میں آگیا اس لیے بقاعدۂ متوسطہ یَبْدَؤُوْن، یَقْرَؤُوْن لکھا جائے۔

۲۔ اصلاً یہ ہمزہ اب بھی متطرفہ ہے اس لیے متطرفہ کے طریقے پر یَبْدَأُون، یَقْرأُوْنَ لکھا جائے۔

متطرفہ عارضی وہ ہمزہ متوسطہ جس کے بعد کوئی ایک حرف تھا، وہ حرف کسی سبب سے حذف ہوگیا اور ہمزہ جو درمیان میں تھا آخر میں آگیا۔

اس کی کتابت میں بھی دو رائیں ہیں:

۱۔ متوسطہ کے طور پر لکھا جائے گا۔ اس لیے کہ اس کا طرف میں واقع ہونا عارضی ہے تو "یَنأیٰ" حالت جزم میں "لم یَنأ" لکھا جائے گا۔ "أنأیٰ" کا اسم فاعل اس طرح "مُنْئِ" لکھا جائے گا۔

۲۔ اسے متطرفہ کے قاعدے پر "لم یَنْءَ"۔ اور۔ "مُنْءِ" لکھا جائے گا۔

اختلاف :

رسم ہمزہ متوسطہ سے متعلق جو قواعد لکھے گئے یہ عام رواج کے مطابق ہیں لیکن اس میں بہت سارا اختلاف بھی ہے سب کا تذکرہ یہاں نہیں ہو سکتا، کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

① جب ہمزہ متوسطہ واو ساکن حرف لین کے بعد مفتوح ہو تو بعض اسے بغیر الف کے اوپر لکھتے ہیں جیسے "سَمَوْءَل" اور جب حرف مدواو یا الف کے بعد مفتوح ہو تو درمیان سطر اسے منفرد لکھتے ہیں جیسے مُرُوْءَة - قِراءَة۔

② جب ہمزۂ متوسطہ مضموم ہو اور اس کے بعد واو مدہ ہو، اور اس کا ماقبل ایسا حرف مضموم یا مفتوح ہو جو مابعد سے ملایا نہیں جا سکتا تو بعض اسے واو یا الف کے بغیر درمیان سطر لکھتے ہیں جیسے رُءُوس - قَرَءُوا - يَبْدَءُون۔

جب کہ عام طور سے رءوس کا ہمزہ واو پر لکھا جاتا ہے "رؤوس" اور قرأوا و يَبْدأون کا ہمزہ الف یا واو پر لکھا جاتا ہے۔

جیسے بَدأوا - بدؤوا - يَمْلأون - يملؤون - قرأوا - قرؤوا۔

③ جب ہمزۂ متوسطہ مضموم ہو اور اس کے بعد واو مدہ ہو اور اس سے قبل ایسا حرف مضموم یا مفتوح یا ساکن ہو جو مابعد سے ملایا جا سکتا ہے تو بعض کاتبین، خاص طور سے اہلِ مصر اسے یا پر لکھتے ہیں۔

جیسے شئُوْن - انشئُوْا - مَسئُول۔

لیکن جب اس کا ماقبل ایسا حرف ساکن ہو جو مابعد سے ملایا نہیں جا سکتا تو اسے کسی حرف علت کے بغیر درمیان سطر میں منفرد لکھتے ہیں جیسے مَرْءُوْس۔

متطرفہ ① جب ہمزۂ متطرفہ کا ماقبل ساکن ہو تو ہمزہ سطر پر منفرد لکھا جاتا ہے جیسے جُزْءٌ - دِفْءٌ - عِبْءٌ - شَيْءٌ۔

② جب ہمزۂ متطرفہ کا ماقبل متحرک ہو تو یہ حرکت ماقبل کے موافق لکھا جاتا ہے یعنی بعد کسرہ یا، بعد فتحہ الف، بعد ضمہ واو۔

جیسے (۱) شاطِئٌ - قارِئٌ - مبادِئُ - يُبدِئُ (۲) تواطُؤٌ - لُؤلُؤٌ (۳) انبأ - يَملأُ - مبدأُ - ملجأٌ۔

مد

① جب الف کی صورت میں مرسوم ہمزۂ مفتوحہ کے بعد ہمزۂ ساکنہ یا الف مدہ آئے تو انھیں مد کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے آکُل (اصل: أَأْكُل) آمِرٌ (اصل: اامر)

② جب فعل میں الف کی صورت پر لکھے ہوئے ہمزہ متطرفہ کے بعد الف تثنیہ آئے تو اکثر

حضرات اسے مد سے نہیں بدلتے۔ یبدأان اور قرأا۔ لکھتے ہیں اور بعض مد سے بدل کر یبدآن اور قرآ لکھتے ہیں۔
لیکن ہمزہ جب الف کی صورت پر نہ ہو تو اس کے بعد الف کو مد سے نہیں بدلتے جیسے قراءات - هیئات - مؤابٍ. (بمعنی: موافق)

قسم چهارم - الف لیّنه

الف ہمیشہ ساکن ما قبل مفتوح ہوتا ہے اس لیے کبھی ابتدا میں نہیں آسکتا وسط یا طرف میں آتا ہے۔ اور اکثر الف اور کبھی یا کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔
① درمیانی الف ہمیشہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے جو الف طرف میں رہا ہو پھر اس کے بعد کوئی کلمہ متصل ہو گیا جس کی وجہ سے الف درمیان میں ہو گیا، وہ بھی متوسطہ ہی کے حکم میں ہے۔
جیسے (۱) قال- باع- خاف - نال (۲) رَماک- هداکم- أنجاکم- أعطاهم-
② طرف والا الف اگر کسی فعل یا اسم معرب میں چوتھی جگہ یا اس سے زیادہ میں واقع ہو تو یا کی صورت میں لکھا جائے گا۔ جیسے أعطیٰ - استعلیٰ - مولیٰ - مصطفیٰ-
لیکن اگر اس سے پہلے یا ہو تو الف کی صورت میں لکھا جائے گا۔ جیسے دُنیا- عُلیا- قضایا- آحْیا- یحیا، فعل۔ (یحییٰ علم، یا سے لکھا جائے گا)۔
اسی طرح اگر تاے تانیث یا ضمیر اس سے متصل ہو تو الف ہی کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے مرضاة - مستثناة - أعطاه - أنجاکم-
③ طرف والا الف اگر کسی فعل یا اسم معرب میں تیسری جگہ ہو تو وہ اگر واو سے بدلا ہوا ہے تو الف کی صورت میں لکھا جائے گا جیسے: دَعَا - عفا - عصا (ڈنڈا، لاٹھی) اور اگر یا سے بدلا ہوا ہے تو یا سے لکھا جائے گا۔ جیسے رَمیٰ - عصیٰ - غِنًی- رَحیً-
اہلِ کوفہ ہر اسم ثلاثی کو جو فِعَل یا فُعَل کے وزن پر ہو یا سے لکھتے ہیں۔ جیسے عِدیٰ - عُلیٰ-
④ صلوٰۃ ، زکوٰۃ ، حیوٰۃ ، مشکوٰۃ ، ربوٰ اور ان کے مثل الفاظ جن کا امالہ واو کی طرف ہوتا ہے۔ بصورت واو لکھے جاتے ہیں اگر تثنیہ یا مضاف نہ ہوں ورنہ بصورت الف لکھے جاتے ہیں۔
جیسے صلاتان و صلاتی ، زکاتان و زکاتی-
واوی مشہور و مستعمل الفاظ (جنھیں الف سے لکھنا ہے) تقریباً ستّر ہیں انھیں حفظ کر لیں تو کتابت میں دشواری نہ ہوگی۔
⑤ عجمی اور معرّب اسما الف سے لکھے جائیں گے مگر موسیٰ-عیسیٰ- کسری - بخاریٰ-
⑥ حروف اور ان کے مشابہ اسماے مبنیہ الف سے لکھے جائیں گے مگر إلی-علی- بلی-

حتی- متی-

⑦ ہر یا جو تلفظ میں یا رہتی ہے اس کے نیچے دو نقطے دیے جائیں گے اور جس یا کا تلفظ الف یا ہمزہ سے ہوتا ہے اس پر نقطے نہ ہوں گے۔ جیسے يَرمِي - يَقضِي - يُرمٰى - يُقضٰى۔

مبتدی طلبہ اگر ان افعال واسما کو یاد کر کے انھیں الف سے لکھیں اور بقیہ کو یا سے لکھیں تو اس باب میں ان کا کام مکمل ہو جائے گا۔

۱. آسَا : دَاوىٰ
۲. آلَا : قَصَّرَ وَ أَبْطَأَ
۳. بَدَا الهِلَالُ
۴. بَلَا : اِخْتَبَرَ
۵. تَلَا : تَبِعَ، قَرَأَ
۶. ثَغَا الْكَبْشُ
۷. جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ
۸. جَسَا الْخَشَبُ أَى صلب
۹. جَفَا : هَجَرَ
۱۰. جَلَا الصَّدْءَ
۱۱. حَبَا : أَعْطىٰ
زَحَفَ عَلَى يَدَيْه و بَطْنِه
۱۲. حَذَا : اِقْتَدىٰ
۱۳. حَشَا : مَلَأَ
۱۴. حَلَا التَّمرُ
۱۵. خَبَا الجَمرُ
۱۶. خَطَا بِرِجلِه خطْوَةً
۱۷. خَلَا الْمَكَانُ
۱۸. دَعَا : نادىٰ ، اسْتَغَاثَ
۱۹. دَنَا : قَرُبَ
۲۰. ذَكَا الْجَمَرُ
۲۱. رَبَا الجِسْمُ والمَالُ
۲۲. رَجَا اللهَ

۲۳. رَسَا الفُلكُ
۲۴. رَغَا الْبَعِيرُ
۲۵. رَفَا الثَّوْبَ
۲۶. رَنَا إِلَيْهِ بنَظرِه. أَدَامَ النَّظرَ
۲۷. زَكَا الْمَالَ
۲۸. سَطَا اللُّصُوْصُ
۲۹. سلا : نَسِيَ وَ هَجَرَ
۳۰. سَمَا مَقَامُه
۳۱. سَهَا فِي الْكَلَامِ
۳۲. شَدَا : أَنْشَدَ
۳۳. الشَّذَا: الرَّائِحَةُ الذَّكِيَّةُ
۳۴. الشَّغَا : اختلافُ نبتَةِ الْأَسْنَانِ
۳۵. شَكَا : تَظَلَّمَ
۳۶. صَبَا إِلَى الْحَبِيْبِ
۳۷. صَحَا الْقَلْبُ عَنِ الحُبِّ
۳۸. صَفَا الزَّمَانُ
۳۹. الصَّلَا : الظَّهْرُ
۴۰. طَفَا عَلَى الْمَاءِ
۴۱. الطَّلَا : ولدُ الظَّبي
۴۲. طَهَا : طَبَخَ
۴۳. عتا الظَّالِمُ

۴۴. عَدَا الفَرَسُ
۴۵. عَرَا الهَمُّ قلبَه
۴۶. الْعَصَا للمؤدِّبِ
۴۷. عطَا : تَنَاوَلَ
۴۸. عَفَا اللهُ
۴۹. عَلَا : اِرْتَفَعَ
۵۰. غَدَا : ذَهَبَ صَبَاحًا
۵۱. غَذَا : اَطْعَمَ
۵۲. غزَا الْأَعْدَاءَ
۵۳. غَفَا الطّرفُ غَفْوةً
۵۴. غَلَا السِّعْرُ
۵۵. فَشَا الخَبرُ
۵۶. القَرَا : الظَّهْرُ
۵۷. قَسَا قَلْبُه
۵۸. كَبَا الجوادُ
۵۹. كَسَا : أَلْبَسَ
۶۰. لَحَا : قَشَرَ
۶۱. لَهَا اللَّاعِبُ
۶۲. الْمَهَا: بَقَرُ الْوَحْشِ
۶۳. نَبَا السَّيْفُ
۶۴. نَجَا مِنَ الْغَرَقِ
۶۵. نَمَا : زَادَ وَ كَثُرَ
۶۶. هَفَا : زَلَّ وَ أَخْطَأَ

علامات وقف وغیرہ

عربی تحریروں میں جو علامتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں ان کا یہاں مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

① نقطہ (.) وقف تام کی علامت ہے۔ جملہ تامہ کے آخر میں رکھا جاتا ہے۔ جیسے: آفةُ العلمِ النسیانُ. المجالِسُ بِالأماناتِ.

② فاصلہ (،) وقف غیر تام کی علامت ہے۔ اس کے مواقع حسب ذیل ہیں:

الف: لفظ منادی کے بعد۔

جیسے یا طالبَ العِلْمِ، اجْتَهِد.

ب: ایسے دو جملوں کے درمیان جو بلحاظ معنی و اعراب ایک دوسرے سے مرتبط ہوں۔

جیسے: خَيْرُ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا، وَ إِنْ قَلَّ.

ج: شرط و جزا کے درمیان قسم اور جواب قسم کے درمیان، اگر جملہ شرطیہ یا قسم طویل ہو جیسے: مَنْ حَسُنَتْ خِصَالُه، طَابَ وِصَالُه، وَمَنْ سَاءَتْ أَخْلَاقُه، طَابَ فِرَاقُه.

د: مفردات معطوفہ کے درمیان جیسے: قَدْ أَفْلَحَ التَّاجِرُ الصَّادِقُ، وَالْعَامِلُ الْمُتْقِنُ لِعَمَلِه، وَالتِّلْمِيْذُ الْمُتَّبِعُ نَصَائِحَ وَالِدَيْه وَ أَسَاتِذَتِه، وَالْمُوَظَّفُ النَّشِيْطُ الْمُخْلِصُ الذِي يُنجِزُ عَمَلَه بِكُلِّ دِقَّةٍ.

③ قاطعہ، وہ فاصلہ جس کے نیچے نقطہ ہو (؛) اس کے مقامات درج ذیل ہیں:

الف: ایسے جملے کے بعد جس کا ما بعد اس کی علت ہو۔ جیسے:

إِيَّاكَ و الحَسَدَ ؛ فإنه يُفسِدُ الدينَ ، و يُضعِفُ اليقينَ ، و يُذْهِبُ المُرُوْءَةَ.

ب: ایسے دو جملوں کے درمیان جو بلحاظ معنی ایک دوسرے سے مرتبط ہوں اور بلحاظ ترکیب الگ الگ ہوں۔ جیسے: إذَا أَحْسَنَ التلميذُ فشَجِّعُوْه؛ وإنْ أخطأ فأَرْشِدُوْه.

④ دو نقطے (:) درج ذیل مقامات میں استعمال ہوتے ہیں:

الف: قول کے بعد، جیسے: قال رسول الله ﷺ: "مَنْ دَلَّ عَلى خَيْرٍ، فَلَه مثلُ أجرِ فاعِلِه."

ب: کسی اجمال کی تفصیل کے موقع پر مثلاً: أيَامُ الدَّهْرِ ثَلاثَةٌ: يَوْمٌ مَضٰى لَايَعُوْدُ إِلَيْكَ، وَيَوْمٌ أَنْتَ فِيْهِ، لَا يَدُوْمُ عَلَيْكَ، وَ يَوْمٌ مُسْتَقْبِلٌ، لَاتَدْرِيْ مَا حَالُه وَ لَاتَعْرِفُ مَنْ أَهْلُه.

السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا : كَانُوْنُ الثاني، شُباط، آذار، نَيْسان، آيّار، حَزِيْران، تَموز، آب، أَيْلُوْل، تِشْرِيْن الأوّل، تِشْرِينُ الثاني، كانونُ الأول.

⑤ علامت استفہام (؟) سوال کے بعد اور جملہ

استفہامیہ کے بعد آتی ہے۔
جیسے: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ كَمْ زَمِيْلًا لَكَ؟

❻ علامت تعجب (!)
ایسے جملے کے آخر میں ہوتی ہے جس سے خوشی، غم، حیرت، تعجب، استغاثہ، دعا یا تأسف کا اظہار مقصود ہو۔ جیسے مَا أَجْمَلَ السَّمَاءَ! وَيْلِيْ! مَاذَا فَعَلْتُ بِنَفْسِيْ؟!

❼ شرطہ (-)
(الف) اول سطر میں رکھا جاتا ہے جب دو شخصوں کی گفتگو ہو رہی ہو اور بار بار نام لکھنے کی حاجت نہ ہو۔
(ب) اعداد جب عنوان ہوں تو ان کے بعد اسے رکھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱-

۲-

۳-

❽ دو شرطے (- -) جملہ کے درمیان کسی جملۂ معترضہ یا کلمۂ معترضہ کو الگ کرنے کے لیے رکھے جاتے ہیں، تاکہ ظاہر ہو کہ ماقبل و مابعد باہم متّصل ہیں۔

جیسے: فِي التَّأَنِّي:-هَدَاكَ اللهُ- السلامةُ.
: إِنَّ الثَّمَانِيْنَ -وَ بُلِّغْتَهَا- قَدْ أَحْوَجَتْ سَمْعِي إِلَىٰ تُرْجُمَانْ

❾ واوین (" ") عربی میں مزدوجین کہتے ہیں۔
الف: دوسرے کی عبارت نقل کی جائے تو دونوں طرف یہ علامت دے دیتے ہیں۔
ب: اپنی عبارت میں کسی لفظ یا جملے کو کسی وجہ سے ممتاز کرنا ہو تو بھی یہ علامت لگا دیتے ہیں۔

❿ قوسین ( ) درمیان کلام کسی لفظ کی تشریح یا دعا یا کوئی فائدہ ذکر کرنے کے لیے لگاتے ہیں۔
کبھی کسی لفظ یا جملے کو ممتاز کرنے کے لیے بھی قوسین کے درمیان لاتے ہیں۔

⓫ معکوفان [ ] عموماً اس وقت لگاتے ہیں جب دوسرے کے کلام میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ کیا جاتا ہے۔

⓬ نقطے .... اس بات کی علامت ہوتے ہیں کہ کچھ عبارت محذوف ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀

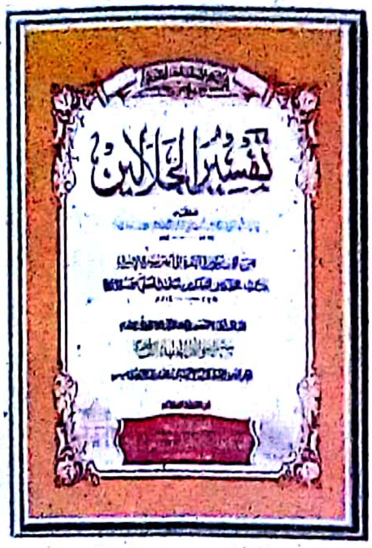
نوٹ: یہ علامات عربی تحریروں کے پیش نظر مختصراً ذکر کی گئی ہیں۔ اردو زبان میں بعض علامات اور اصطلاحات کا فرق ہے۔ اسے اردو قواعد کی کتابوں میں دیکھیں۔

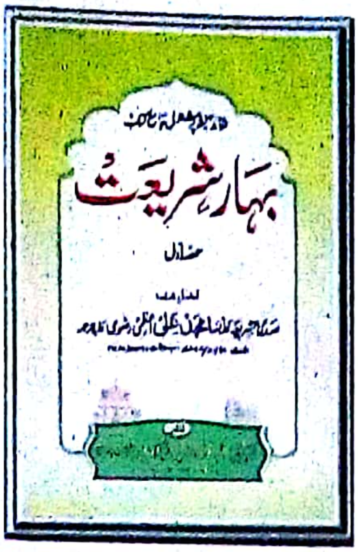
محمد احمد مصباحی

۶ر رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ
۱۶ر اگست ۲۰۱۰ء شب سہ شنبہ

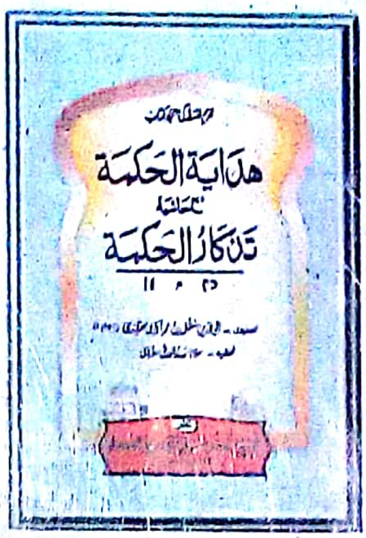
فہرست کتاب

رسم قرآنی اور اصولِ کتابت









MAJLIS-E-BARAKAT JAMIA ASHRA

MUBARAKPUR, DISTT. AZAMGARH (U.P.) 27645

Ph: (05462) 250092, 250148, 250149, Fax: 251448

http ://www.al-jamiatulashrafia.org
E-mail: aljamiatul_ashrafia@rediffmail.com
E-mail: majlisebarakat@yahoo.com